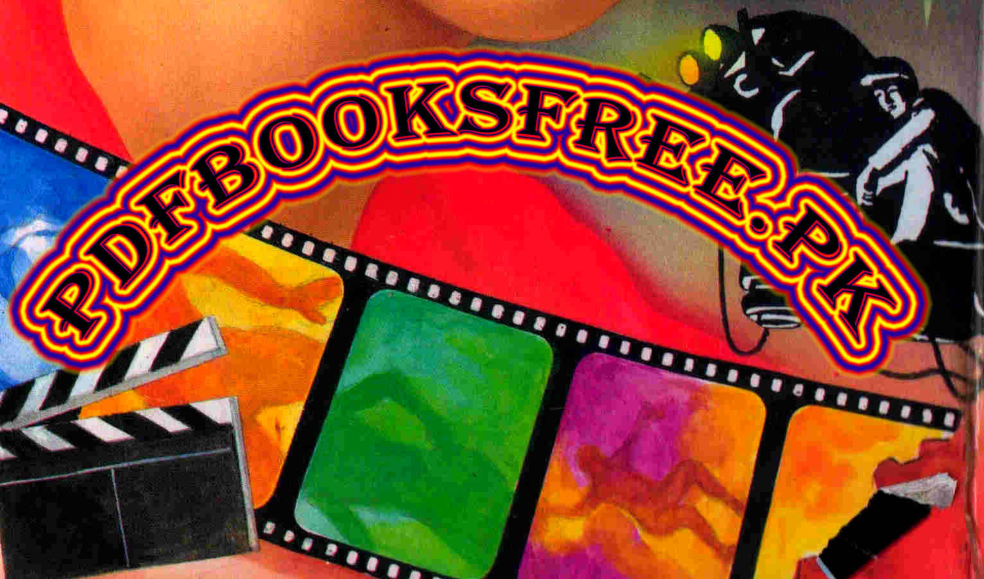
کلاکار

علیم الحق حقی



سطر سطر دلچسپ، ورق ورق شیطانی ذہانت رکھنے والے کلاکار کی

ناقابلِ فراموش کہانی

کلاکار

علیم الحق حقی

ناشر

علی میاں پبلی کیشنز

۲۰- عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون ۷۲۴۷۴۱۴

گناہ جیسی سیاہ رات گزر گئی تھی۔ دیپک پٹیل کو یوں لگا جیسے رات کے ساتھ وہ خود بھی گزر گیا ہے۔ اس نے آنکھیں کھول کر جماہی لی۔ اسے اپنا جسم کھوکھلا محسوس ہوا۔ مسلسل مے نوشی اور اس پر جسمانی آوارگی۔ اگر کھوکھلا ہونے کا احساس نہ ستاتا تو حیرت کی بات ہوتی۔ اس نے بستر پر اپنے برابر بکھری ہوئی بیلا کو دیکھا۔ وہ بہت خوب صورت تھی لیکن دنیا میں خوب صورتی کی کمی نہیں ہے۔ اس لئے صرف خوب صورتی کو اہمیت وہ لوگ دیتے ہیں جنہیں وہ میسر نہیں آتی۔ اس اعتبار سے دیپک پیٹ بھرا تھا۔ بیلا کا حسن اسے اچھا لگا تو صرف اس لئے کہ وہ اس کے دشمن پریم راج کا راز تھا .... اور اس نے گزشتہ شب وہ راز دریافت کر لیا تھا۔ بیلا کے حسن میں اطمینان کا گداز اور سکون کی وہ حدت تھی جو کامیاب انتقام میں ہوتی ہے۔

پریم راج سے دیپک کی نفرت یک طرفہ نہیں تھی۔ محبت ہو یا نفرت، یک طرفہ ہو تو کبھی لطف نہیں دیتی۔ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی۔ یہ شرط لذت صرف محبت تک محدود نہیں۔ پریم راج اور دیپک جب بھی ملتے رسم دنیا کے مطابق مسکرا کر ملتے۔ دیپک کو یقین تھا کہ آئندہ ایسے موقعوں پر اس کی مسکراہٹ میں معنویت ہو گی۔ پریم راج عمر بھر اس معنویت کو سمجھنے کی کوشش میں الجھتا رہے گا اور سمجھ نہیں پائے گا۔ بیلا اسے کبھی بتائے گی نہیں۔ آراستہ فلیٹ اور زندگی کی تمام آسائشات کون گنوانا چاہے گا۔ دیپک خوش تھا کہ جس شراب پر دام پریم راج کے خرچ ہوئے ہیں، اس سے دہری لذت اس نے کشید کی ہے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ آئندہ جب بھی زخم نفرت سے ٹیسیں اٹھیں گی، وہ پریم راج کے خرچ پر لذت کشید کرنے اس فلیٹ پر چلا آئے گا۔ اب پریم راج کے لئے

اس کے پاس ہمیشہ ایک گندی مسکراہٹ ہو گی۔

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ساڑھے چھ بج چکے تھے۔ وہ بستر سے اترا اور باتھ روم کی طرف دوڑ گیا۔ وہ نہانے کے دوران اپنا جسم بری طرح رگڑتا رہا۔ ایسے میں کوئی اسے دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ وہ اپنے احساس جرم سے پیچھا چھڑا رہا ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ دیپک پٹیل احساس جرم سے عاری تھا۔ بچپن نے اس کی تربیت ہی ایسی کی تھی کہ اس کی کھال بہت موٹی ہو گئی تھی۔ زندگی کے ابتدائی سخت برسوں نے اس کے وجود کا آپریشن کر کے اس کا وہ غیر مرئی حصہ نکال لیا تھا' جو ہر انسان کے پاس ہوتا ہے.......... اور جسے احمق لوگ ضمیر کا نام دیتے ہیں۔

وہ باتھ روم سے نکلا اور اس نے ریڈیو آن کر دیا۔ اسی لمحے دروازے کے قفل میں چابی گھومنے کی آواز نے اسے دہلا دیا۔ وہ اس وقت اپنے جسم پر صرف ایک تولیا لپیٹے ہوئے تھا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے بند دروازے کو تکتا رہا جو اب کسی بھی لمحے کھلنے والا تھا۔ وہ بری طرح دہشت زدہ تھا۔ حالاں کہ اس میں دروازہ کھلنے کے بعد کی صورت حال کا تصور کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ دیپک کی سمجھ میں دروازہ نہ کھلنے کی وجہ چند لمحے بعد آئی۔ دروازے کا ہینڈل تو گھوم رہا تھا.......... لیکن بیلا نے اندر سے دونوں کنڈیاں بھی لگائی ہوئی تھیں۔ اس نے سکون کا سانس لیا اور بستر کی طرف پلٹا۔ اگلے ہی لمحے اس نے بیلا کو جھنجوڑ ڈالا لیکن وہ نیند میں عجیب عجیب آوازیں نکالتی رہی۔ دیپک نے اس کے رخساروں پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

دیپک نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور سرگوشی میں پوچھا۔ "اس فلیٹ کی دوسری چابی کس کے پاس ہے؟"

پہلے تو بیلا کی سمجھ میں بھی نہیں آیا وہ پوری طرح بیدار نہیں ہوئی تھی۔ پھر اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ "صرف پریم راج کے پاس ہے اس فلیٹ کی چابی۔ ظاہر ہے' یہ فلیٹ اسی کا ہے۔"

"او بھگوان۔" دیپک نے کراہ کر کہا اور دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔ "مارے گئے بیٹا دیپک۔" اس نے خود سے کہا اور پھر بیلا سے پوچھا۔ "آج یہاں پریم راج کا کیا کام؟"

بیلا پُرسکون ہو گئی۔ "ارے نہیں۔ آج وہ نہیں آ سکتا مجھے معلوم ہے' وہ نہیں آ سکتا۔"

لیکن دیپک کو قرار نہیں تھا۔ وہ تصور میں اخبارات کی سرخیاں دیکھ رہا تھا۔ اس کی شہرت داغ دار ہو رہی تھی۔ کیریئر کو گھن لگنے والا تھا۔ پھر اس کی عافیت بھی خطرے میں تھی۔ پریم راج بہت اچھا فائٹر تھا

اسی وقت اطلاعی گھنٹی بجی۔ بیلا چونک کر اٹھ بیٹھی' جیسے کرنٹ لگا ہو۔ دیپک تیزی سے کپڑے پہننے میں مصروف ہو گیا۔ دروازے کے ہضمی قفل میں چابی پھر گھوم رہی تھی۔ بیلا بری طرح سہم سی گئی۔ دیپک اپنے موزے تلاش کر رہا تھا' جو صوفے کے نیچے سے برآمد ہوئے۔

"تم اتنے پریشان کیوں ہو؟" بیلا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "میں نے پریم راج سے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی خالہ کے گھر جا رہی ہوں۔ تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو۔ مطمئن رہو۔ میں یہاں موجود ہی نہیں ہوں۔"

دیپک کا جی چاہا کہ اس کا منہ توڑ دے۔ کیسی احمقانہ باتیں کر رہی تھی.......... اور پھر خود کو عقل مند سمجھ رہی تھی۔ اس نے جوتوں کے بند باندھتے ہوئے بڑی نفرت سے کہا۔ "تمہیں عقل مند تسلیم کرنے میں میرا کوئی ہرج نہیں۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم اس وقت یہاں موجود نہیں ہو تو اندر کی کنڈی کیسے بند ہے؟"

پہلی بار بیلا دہشت زدہ نظر آئی۔ دیپک نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اسے جلد از جلد اس فلیٹ سے نکلنا تھا۔ وہ نشست گاہ کی طرف لپکا۔ اسی وقت کھڑکی کا شیشہ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی.......... اور اگلے ہی لمحے پریم راج نشست گاہ میں کھلنے والے دروازے کے سامنے تنا کھڑا تھا' وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ دیپک جانتا تھا کہ وہ اس کے فن کی آزمائش کا وقت ہے۔ وہ اپنی جگہ جم کر کھڑا ہو گیا اور پریم راج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اس نے کوشش کی تھی کہ اس کی آنکھوں سے خوف کے بجائے معصومیت جھلکے۔ "ارے پریم راج۔" اس نے بڑی معصومیت سے کہا۔ "تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ جانتا تھا کہ زیادہ بولنا ٹھیک نہیں ہے۔ البتہ پلکیں جھپکائے بغیر پریم راج کی آنکھوں میں دیکھنا ضروری ہے۔

"راجو............ میں بے قصور ہوں۔" اس وقت دہشت زدہ بیلا نے رحم کی اپیل کی۔ "اس نے میرے ساتھ زیادتی کی یقین کرو۔............ زبردستی ...."

"شٹ اپ۔" پریم راج نے غراتے ہوئے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔ وہ فرش پر گر پڑی اور بے آواز رونے لگی لیکن تھپڑ زیادہ زور دار نہیں تھا۔ دیپک کو فوراً ہی اندازہ ہو گیا کہ پریم راج غصے میں ہونے کے باوجود احتیاط سے کام لے رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بات پولیس تک پہنچے یہ بات خود دیپک کے لئے تقویت کا باعث تھی۔

"تت............ تو............ تو یہ تمہاری ہے؟" دیپک نے اپنے لہجے کی معصومیت میں حیرت سموتے ہوئے کہا۔

"یہ راگ مت دیناکہ تمہیں معلوم نہیں تھا۔" پریم راج غرایا۔

"لو............ مجھے کیسے معلوم ہوتا بھلا۔" دیپک نے احتجاج کیا۔ "تمہاری ازدواجی زندگی کی مثال دی جاتی ہے تمہارے تین پیارے پیارے بچے ہیں۔ مجھے کیا معلوم؟ میرے خیال میں تو کسی کو بھی نہیں معلوم ہو گا۔ جو بھی سنے گا' حیرت زدہ رہ جائے گا۔" اس نے نہایت ہوشیاری سے پریم راج کو احساس دلایا کہ ذرا بھی گڑ بڑ ہوئی تو بات عام ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے پتے بہت احتیاط کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

پریم راج کی آنکھیں لڑکھڑا گئیں............ پلکیں بری طرح جھپکیں۔ اس کے تصور میں اخبار کی سرخیاں لہرا گئیں۔ "ابھی میں تمہاری مرمت کروں گا تو ہوش ٹھکانے آ جائیں گے۔" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

لیکن اس کے لہجے میں جان نہیں تھی۔ دیپک جانتا تھا کہ جنہیں مرمت کرنی ہو' وہ مطلع کبھی نہیں کرتے۔ اس نے اپنا معصومیت اور بے خبری کا رول کچھ اور آگے بڑھایا۔

"راجو............ سوچو تو' مجھے کیسے معلوم ہوتا؟"

"ہاں' یہ تو ہے اگر تمہیں پہلے سے معلوم ہوتا تو یہ سب کچھ بہت پہلے ہو گیا ہوتا۔" پریم راج نے طنز کیا۔

"ممکن ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لڑکی ہی مجھے یہاں پھنسا کر لائی ہے۔ اگر اس نے بتا دیا ہوتا کہ یہ تمہاری ہے تو میں............ لیکن اس نے کہا کہ یہ صرف اتوار کے دن آزاد ہوتی ہے۔ پابند کرنے والے کا اس نے نام ہی نہیں بتایا۔"

اتوار کے حوالے نے پریم راج کو چونکا دیا۔ گویا دیپک سچ بول رہا ہے۔ اس نے بیلا کو گھور کر دیکھا جو نظریں چرا کر رہ گئی۔ اتوار کا دن پریم راج ہمیشہ اپنے گھر میں بیوی بچوں کے درمیان گزارتا تھا۔ پریم راج نے نیچے گری ہوئی بیلا کے لات رسید کی۔ فطری طور پر دیپک نے بیچ میں آنے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ایک کرارا ہاتھ اس کے حصے میں بھی آیا۔ وہ چکرا کے رہ گیا۔ پریم راج سمجھا تھا کہ وہ اس پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا ہے۔

"تمہارے خمیر میں ذرا سی شرافت بھی نہیں ہے۔" پریم راج نے ملامت آمیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری طرح۔" دیپک کو بھی غصہ آ گیا۔ "اپنی بیوی کو کتنی کامیابی سے دھوکا دے رہے ہو۔ تمہیں اس سال ہزبینڈ آف دی ایئر کا خطاب ملنا چاہئے۔"

"ابھی بتاتا ہوں۔ تمہارے ہاتھ پیر توڑ ڈالوں گا............"

ایک آواز نے ان دونوں کو چونکا دیا۔ سات بجے والی خبروں کا آغاز ہو گیا تھا۔ پریم راج ریڈیو آف کرنے کے لئے آگے بڑھا' دیپک نے چیخ کر اسے منع کیا۔ پریم راج نے غصے سے پلٹ کر دیکھا۔ اس نے سوچا تھا کہ ریڈیو بند کرنے کے بعد دیپک کی ٹھیک ٹھاک مرمت کرے گا۔ "آج من مورت ایوارڈ کی نامزدگیوں کا اعلان ہو گا۔" دیپک نے جلدی سے وضاحت کر دی۔

اسی وقت خبریں پڑھنے والی آواز نے مزید وضاحت کر دی............ رات من مندر آرٹ اکیڈمی نے من مورت ایوارڈ کے لئے نامزد ہونے والے فنکاروں اور تکنیک کاروں کے ناموں کی فہرست جاری کر دی.....

"آواز بڑھاؤ ذرا۔" دیپک نے فرمائش کی پریم راج نے خاموشی سے آواز بڑھا دی۔

.... بہترین اداکار کے لئے فلم آگ میں اورنگ زیب' فرشتہ میں پریم راج ....

"مبارک ہو تم نامزد ہو گئے" دیپک نے چیخ کر کہا۔

.... اسی فلم میں دیپک پٹیل ....

"واہ............ میں بھی ہوں۔" دیپک ہذیانی لہجے میں چیخا۔

فلم سندرویس میں روپ کمار اور فلم بادشاہ میں رونی نامزد ہوئے ہیں....

"ہم کامیاب ہو گئے .... ہم دونوں ...." پریم راج دیوانہ وار چیخ رہا تھا۔

"مبارک ہو۔"

بیلا کی مبارک باد انہیں حقیقت کی دنیا میں کھینچ لائی' پریم راج کو افسوس ہونے لگا کہ اس کا غصہ سرد ہو چکا ہے۔ دیپک کو افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے انتقام کے لئے کتنا ذلیل حربہ استعمال کیا۔

"مبارک ہو ڈیڈی" دیپک نے فلم فرشتہ کے حوالے سے کہا جس میں پریم راج نے اس کے باپ کا کردار کیا تھا۔ "بھگوان کی قسم' یہ ایوارڈ تمہارا ہے تمہارا کسی سے کوئی مقابلہ نہیں۔"

"یہ کیا بکواس ہے بیٹے۔" پریم راج نے شفقت سے کہا۔ "تم بھی تو نامزد ہوئے ہو۔ مجھ سے زیادہ تمہاری پرفارمنس کو کون سراہے گا۔ وہ فلم تو میری ہی تھی اور اس نے ریکارڈ بزنس کیا ہے مگر تم بھی مجھ سے کم نہیں تھے۔"

"نہیں پاپا! میری بات نہیں بنتی۔ یہ بتاؤ تم نے اوروں کی فلمیں بھی دیکھیں؟"

"بس بادشاہ دیکھی ہے۔ رونی کی پرفارمنس اس کی زندگی کی بہترین پرفارمنس تھی۔"

"یقیناً" ہو گی لیکن اس کے ذاتی کردار کی خامیاں اسے نہیں جیتنے دیں گی۔ ووٹ دینے والوں میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ البتہ مقابلہ اورنگ زیب سے ہے۔ اس نے غضب کا کردار کیا ہے............ ڈھل گیا تھا کردار میں کم بخت۔"

"اوہ ...." پریم راج نے تفکر آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن گھسا پٹا کردار تھا۔ پھر بھی اورنگ زیب نے فلم بینوں کے دل جیت لئے۔ تم جانتے ہو کہ وہ المیہ اداکاری کا بادشاہ ہے۔"

"ہوں .... میں جانتا ہوں۔" پریم راج بے حد ناخوش دکھائی دے رہا تھا۔

دیپک مسکرا دیا۔ اس وقت وہ خود کو فلمی نقاد محسوس کر رہا تھا۔ "لیکن اورنگ زیب کو کوئی جان دار سین نہیں ملا۔ کردار البتہ بہت اچھا تھا۔ کروڑ پتی آدمی' جو خود کشی کا

رجحان رکھتا ہے۔ وجہ؟ اس کے بیوی بچے ایک حادثے میں مر چکے ہیں............ اور وہ ان کی محبت میں لمحہ بہ لمحہ اندر ہی اندر مر رہا ہے۔ وہ دولت چھوڑ کر غربت کی زندگی میں قدم رکھتا ہے اور پہلی بار اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کی زندگی بے مقصد نہیں۔"

"ہاں .... لیکن حقیقت سے دور ہے اور اسے ایسا کلائمکس بھی نہیں ملا' جیسا تمہیں ملا تھا............ گروہ نے تمہیں تمہارے اپنے بیٹے کے قتل پر مامور کیا ہے............ واہ واہ .... کیا سین تھا۔" دیپک نے ہفت روزہ اسکرین کا تبصرہ پورے کا پورا دہرایا۔

"اور اس سین میں تم بھی موجود تھے۔" پریم راج نے سوگوار لہجے میں کہا۔ "تم میرے ہر اچھے سین میں ٹھنسے ہوئے تھے۔"

"بکواس مت کرو۔ تم نے کٹوا کٹوا کر میرے کردار کا ستیاناس کر دیا تھا۔"

"یہ بھی تمہاری تعریف ہے۔" پریم راج کا لہجہ تلخ ہو گیا۔ "تم بہت اچھا کام کر رہے تھے۔ میں تم سے خوف زدہ تھا............ اور کیا کرتا؟ میری جگہ تم ہوتے تو تم بھی یہی کرتے۔"

"ہرگز نہیں۔" دیپک نے سوچے سمجھے بغیر کہا۔ اسے جھوٹ اور سچ سے غرض نہیں تھی۔ وہ دونوں کردار ادا کر سکتا تھا۔ "فن کی محبت اور وقار بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ میں پہلی بار فلمی دنیا میں آیا تو دو دن کے فاقے سے تھا۔ شروع میں مجھے صرف پیسہ نظر آتا تھا۔ پھر اچانک بزنس فن کے درجے پر پہنچ گیا۔ نہیں راجو .... اب میں اپنے پیچھے فنکاری کے یادگار نمونے چھوڑنا چاہتا ہوں۔" فلمی رسالوں کے مضامین سے وہ ہمیشہ فائدہ اٹھاتا تھا۔

"کٹ .... کٹ .... شاٹ او کے۔" پریم راج نے چیخ کر کہا۔

"سوال یہ ہے کہ میرا کیا ہو گا؟"

ان دونوں نے چونک کر بیلا کو دیکھا۔ دیپک دل ہی دل میں اس کے حسن کو سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ تب اس نے پریم راج سے کہا۔ "پاپا .... میں نے اس سلسلے میں جو کچھ کہا سچ تھا۔"

"میرا بھی خیال یہی ہے۔" پریم راج نے بے پروائی سے کہا۔ "بیلا کے بارے میں

دنیش کے سوا کوئی نہیں جانتا.......... اور دنیش پر مجھے بھروسا ہے۔"

"درست ہے۔" دیپک نے کہا۔ دل ہی دل میں وہ کہہ رہا تھا کہ کوئی بھی شخص پوری طرح قابل اعتماد نہیں ہوتا۔

"تم اپنا سامان سمیٹو اور چھ بجے تک یہ فلیٹ خالی کر دو۔" پریم راج نے بیلا سے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو راجو۔" بیلا گڑگڑانے لگی۔

"میں نے کہا نا.......... سب کچھ ختم سمجھو۔ اب میں تمہاری صورت نہیں دیکھنا چاہتا۔"

اچانک بیلا کو غصہ آگیا۔ "یہ نہیں ہو سکتا۔ میں کوئی سین نہیں ہوں، جسے ایڈیٹنگ ٹیبل پر قینچی سے کاٹ دیا جائے۔ میں تمہارے لئے زبردست مشکلات پیدا کر سکتی ہوں۔"

پریم راج کا چہرہ فق ہو گیا۔ دیپک نے اسے بغور دیکھا اور بیلا کی طرف بڑھ گیا۔

"دیکھو پیاری لڑکی ...." اس نے تہدیدی لہجے میں کہا۔ "تم پاپا کے لئے کوئی مشکل کھڑی نہیں کرو گی۔ کیونکہ تمہیں اس شہر میں رہنا ہے پاپا شریف آدمی ہے .... لیکن یقین کرو، میں تمہارا اس شہر میں جینا دوبھر کر دوں گا۔ تم مجھے جانتی نہیں ہو۔ ہم سے بنا کر رکھنے ہی میں تمہاری بہتری ہے، سمجھیں۔"

بیلا خوف زدہ ہو گئی۔ اس کے جسم کی خفیف سی لرزش دیکھ کر دیپک مطمئن ہو گیا۔ وہ پریم راج کا ہاتھ تھام کر دروازے کی طرف چل دیا۔ باہر نکل کر اس نے پریم راج سے کہا۔ "اپنی بے خبری کے باوجود میں معافی مانگتا ہوں پاپا۔ گڈلک۔ میری دعا ہے کہ تم ایوارڈ جیت لو۔"

"جھوٹ مت بولو تم خود ایوارڈ لینا چاہتے ہو گے۔" پریم راج نے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ درست ہے پاپا لیکن میرا کوئی چانس نہیں۔ میں تو تم پر ہی انحصار کروں گا۔"

"تم عجیب آدمی ہو بیٹے! مجھے کبھی تم پر پیار آتا ہے اور کبھی شدید غصہ۔"

"مجھے کبھی کوئی سمجھ ہی نہیں سکا۔" دیپک نے اداس ہو کر کہا۔ وہ فلم انڈسٹری کا سب سے بڑا جھوٹا تھا.......... سب سے حسین اور خوبرو جھوٹا۔ وہ روح کی گہرائی سے

جھوٹ بولتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی آنکھیں بھی اس کے جھوٹ کا ساتھ دیتی تھیں۔ وہ ایوارڈ نہیں جیت سکتا تھا۔ لہٰذا اسے اس سے دلچسپی نہیں تھی کہ کون جیتے گا۔ اسے تو اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی تھی۔ پریم راج پروڈیوسر بھی تھا۔

"کیوں نہ فلم بنائیں۔ اس میں ہم دونوں ہوں .... من مورت ایوارڈ کے دو امیدوار۔ مزہ آجائے گا۔" پریم راج نے پیش کش کی۔

"میں حاضر ہوں پاپا۔"

"ٹھیک ہے میں اسکرپٹ پر کام شروع کراتے ہی تمہیں اطلاع دوں گا۔ اب میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔"

"ٹھیک ہے مُسلے۔ دیکھ لوں گا تجھے بھی۔" پریم راج کے جانے کے بعد دیپک بڑبڑایا۔ حالانکہ پریم راج سے اس کی نفرت کا سبب پریم راج کا مسلمان ہونا ہرگز نہیں تھا۔ پریم راج اگر اسلام الدین تھا تو اس سے اسے کیا فرق پڑتا تھا۔

وہ ٹیکسی کی تلاش میں آگے بڑھ گیا۔ ظاہر ہے وہ پریم راج کی محبوبہ کے گھر اپنی کار میں تو نہیں آ سکتا تھا۔

○------○------○

من مندر اکیڈمی آف آرٹس کا قیام فلمی صنعت کے لئے ایک انقلابی قدم تھا۔ پندرہ سال پہلے چند سرپھروں کی بدولت اس کا قیام عمل میں آیا تھا۔ من مورت ایوارڈ کے سلسلے میں تمام ضوابط اور طریق کار آسکر ایوارڈ سے لئے گئے تھے۔ اکیڈمی کے لئے باقاعدہ ممبر سازی کی گئی تھی۔ .... اور اس میں ہر طبقہ فکر کے لوگ شامل تھے۔ اب ملک بھر میں اس کے اراکین کی تعداد ۲۵ ہزار تھی۔ ایوارڈ ہر سال دیئے جاتے تھے۔ طریق کار کے مطابق تمام شعبوں کے ماہرین کی انجمنیں ہر شعبے میں پانچ بہترین فنکاروں اور تکنیک کاروں کے نام ۲۰ فروری تک اکیڈمی کو دے دیتی تھیں۔ اداکاروں کا انتخاب اداکاروں کی، ہدایت کاروں کا انتخاب ہدایت کاروں کی انجمن کرتی تھی۔ اسی طرح ہر شعبے کی انجمن کی مدد سے یہ پہلا مرحلہ انجام پاتا تھا۔ ۲۷ تاریخ کو نامزدگیوں کا اعلان ہوتا تھا۔ ۱۷ مارچ تک اکیڈمی کے اراکین منتخب فلمیں دیکھتے تھے۔ ۱۸ مارچ کو تمام اراکین کے نام بیلٹ

پیپر بذریعہ ڈاک بھیج دیئے جاتے تھے۔ بیلٹ پیپرز کی وصولی اور گنتی کے بعد ایوارڈز یافتگان کا فیصلہ ہوتا تھا لیکن اسے تقسیم ایوارڈ کی تقریب تک خفیہ رکھا جاتا تھا۔

اب من مورت ایوارڈ کو سب سے بڑا ایوارڈ سمجھا جاتا تھا۔ اس کا سبب غیر جانب داری تھا۔ ایسی ہی اہمیت تقسیم ایوارڈ کی تقریب کو حاصل تھی۔ کسی بھی فنکار کے لئے من مورت ایوارڈ حاصل کرنا عظمت کے مترادف تھا۔ من مورت ایوارڈ ہر فنکار کا خواب تھا۔

○-------○-------○

ناشتہ کرنے کے لئے قریب ترین جگہ ٹی وی کینٹین تھی۔ دیپک خود کو اس کینٹین میں بہت تنہا محسوس کر رہا تھا۔ وہاں کوئی اسے پہچانتا نہیں تھا۔ چنانچہ من مورت کے لئے نامزدگی پر مبارک باد دینے والا بھی کوئی نہیں تھا۔ وہ ناشتے میں مصروف تھا کہ اس نے ایک انتہائی حسین لڑکی کو اپنی میز کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ خوابوں کی طرح خوب صورت تھی۔

"دیپک صاحب۔" اس نے قریب آ کر کہا۔ دیپک اٹھنے لگا تو اس نے کہا۔ "پلیز بیٹھے رہیے کھانے کے دوران نہیں اٹھتے ہیں۔"

دیپک پھر بھی اٹھ گیا۔ "میں اتنا خوش اطوار نہیں ہوں۔" دیپک نے کہا۔

"آپ مجھے نہیں جانتے۔ میں نے بھی فرشتہ میں کام کیا تھا لیکن ہمارا سامنا کبھی نہیں ہوا۔" لڑکی نے کہا۔ "بیٹھئے نا۔"

"یہ تو پریم راج نے بڑی زیادتی کی میرے ساتھ۔ اس جرم میں تو مجھے اسے قتل کر دینا چاہئے کہ میں ایک ہی فلم میں کام کرنے کے باوجود آپ سے متعارف نہیں ہو سکا۔ بیٹھئے نا۔" دیپک نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سوری دراصل مجھے جانا ہے۔"

"آپ کا ٹی وی سے تعلق ہے؟"

"جی ہاں۔"

"بیٹھئے نا کچھ دیر' میں بہت تنہائی محسوس کر رہا ہوں۔" دیپک نے کہا۔ "آپ کا نام کیا ہے؟"

"کامنی۔" لڑکی نے جواب دیا۔ "میں آپ کو ایوارڈ کے لئے نامزد ہونے پر مبارک

باد دینا چاہتی تھی۔" دیپک نے اپنے چہرے کو بے تاثر رکھا۔ "آپ کو نہیں معلوم؟" لڑکی نے حیرت سے کہا۔

دیپک نے فوراً" مزید اداکاری کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ ویسے بھی وہ اپنی اداکاری سے زیادہ اس حسین لڑکی میں دلچسپی لینے پر مجبور ہو گیا تھا۔ لڑکی کی آنکھیں بے حد خوبصورت تھیں .... سچی' شفاف آنکھیں۔ "جی ہاں' ابھی کچھ دیر پہلے مجھے پتہ چلا۔ آپ نے زحمت کی میں شکر گزار ہوں آپ کا۔"

"گڈلک .... اب میں چلتی ہوں۔" لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس میں خوش قسمتی کا دخل نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ مجھے یہ ایوارڈ مل سکتا ہے۔"

لڑکی پھر بیٹھ گئی۔ "ایسا نہ کہیں۔ آپ جیت سکتے ہیں۔ میں نے اتنی اچھی پرفارمنس کبھی نہیں دیکھی۔ میرے خیال میں آپ کے ایوارڈ جیتنے کا امکان ہے لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ آپ کو اپنی کارکردگی پر اعتماد ہونا چاہئے۔ آپ کے یقین کی بہت زیادہ اہمیت ہے اس یقین کے بغیر ایوارڈ جیتنا بھی آپ کے لئے بے لطف رہے گا۔ یقین کیجئے' آپ نے بہت اچھا کام کیا تھا۔" وہ اٹھ گئی۔

"پھر ملیں گی؟"

"بے سود ہے ملنا۔" لڑکی نے اداس لہجے میں کہا۔ "میں آپ کے ٹائپ کی نہیں ہوں۔"

"بھگوان سے ڈریئے۔ یقین کیجئے' آپ میرے ٹائپ کی ہیں اور مجھے بے حد اچھی لگی ہیں۔ میں آپ سے دوبارہ ملنا پسند کروں گا۔"

"میں نے کہا نا' بے کار ہے۔" لڑکی نے کہا اور دروازے کی طرف چل دی۔ اس کے جانے کے بعد دیپک کو احساس ہوا کہ اب ناشتہ کرنے کو جی نہیں چاہ رہا ہے۔

○-------○-------○

اپنے ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہی دیپک کو احساس ہو گیا کہ حمید گھر میں موجود ہے۔ کیونکہ کچن کی طرف سے آملیٹ کی خوشبو آ رہی تھی۔ حمید کو انڈوں کا خبط تھا۔

دیپک کا جی خوش ہو گیا۔ گویا اس کے لئے اداکاری کا بہترین موقع موجود تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اپنی جیکٹ ایک طرف اچھال دی۔ چہرے پر اضمحلال کا تاثر طاری کر لیا۔

حمید ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ شاید وہ ناشتے کا منتظر تھا۔ دیپک پر پہلے اوم ناتھ کی نظر پڑی۔ اس نے جلدی سے کافی پاٹ میز پر رکھا اور جھپٹ کر دیپک کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ دیپک ہائیں ہائیں کرتا رہ گیا۔ پھر اوم ناتھ کو اپنی بے تکلفی کا احساس ہوا۔ اس نے دیپک کو چھوڑ دیا اور شرمسار لہجے میں بولا۔ "صاب .... صاب جی .... آپ نے کمال کر دیا۔"

دیپک کو اوم ناتھ سے اس گرم جوشی اور بے تکلفی کی توقع نہیں تھی۔ وہ اداکاری کرنا بھول گیا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اسے یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ اس وقت وہ فلمی اداکاری سے بہتر اداکاری کر رہا ہے۔ "ککک........... کیا ہو گیا!" اس نے حمید سے پوچھا اور پھر اوم ناتھ سے مخاطب ہوا۔" اس سالے لنگور کو کیا ہو گیا۔ ابے، یہ مجھے اتنی محبت سے کیوں دیکھ رہا ہے۔ میں کوئی لونڈیا ہوں خبیث۔"

اوم ناتھ جھینپ کر کچن کی طرف چلا گیا۔ دوسری طرف حمید منہ کھولے اسے بڑی بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ اٹھا اور بانہیں پھیلاتے ہوئے بولا۔ "بس پیارے اب اپنے دن پھرنے والے ہیں۔"

"ہاں .... وہ تو میں دیکھ رہا ہوں۔" دیپک نے آہ بھر کے کہا۔ اداکاری کا مرحلہ شروع ہو گیا تھا۔" سالے .... تم نے اسے باوا جان کا گھر سمجھ رکھا ہے۔ تم اسی حساب سے کھاتے رہے تو مجھے یہ مکان رہن رکھوانا پڑے گا۔"

"ککک .... کیا .... یہ کیا بکواس ہے پاگل ہو گئے ہو کیا؟" حمید نے دہاڑ کر کہا۔ پھر وہ دیپک کے پیچھے لپکا، جو بیڈ روم میں چلا گیا تھا۔ "باؤلے ہو گئے ہو؟" وہ پھر دہاڑا۔

"آخر بات کیا ہے؟" دیپک نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"تم بہترین اداکار کے لئے نامزد ہوئے ہو۔" حمید نے بتایا۔

"ہیں .... تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔" دیپک نے لہجے میں تشویش کا تاثر ابھارنے کی کوشش کی۔

"دیپو .... خدا کی قسم یہ سچ ہے۔ تم ایوارڈ کے لئے نامزد ہوئے ہو۔"

"مت بکواس کرو۔ کیا صبح ہی صبح چڑھا لی ہے۔"

حمید کو غصہ کم ہی آتا تھا لیکن اس وقت اس نے اخبار رول کر کے دیپک کے کھینچ مارا۔ دیپک جھکائی دے گیا۔ "خود پڑھ لو مردود۔" حمید غرایا۔

دیپک نے خبر پڑھی۔ خبر کے ساتھ پانچوں اداکاروں کی تصویریں بھی تھیں۔ دیپک کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس کی تصویر سب سے اچھی تھی۔ "اومائی گاڈ........... سچ مچ۔"

حمید نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔ "ذلیل آدمی........... تمہیں معلوم تھا .... پہلے ہی سے معلوم تھا۔"

"تم اداکاری کر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ یہ تمہارا ہی قول ہے نا کہ اداکاری پارٹ ٹائم جاب نہیں، فل ٹائم جاب ہوتی ہے۔ تمہیں معلوم تھا۔ ورنہ اتنی بڑی خبر پر اتنی بے پروائی ...."

دیپک کو احساس ہو گیا کہ اس کی اداکاری میں جھول تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر حمید کو لپٹا لیا اور اپنے جسم میں لرزش پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ "دوست..........." اس نے لرزیدہ آوازہ میں کہا۔

"بس بس .... یہاں کوئی کیمرا نہیں ہے۔" حمید نے خود کو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کر رہے ہو تمہارے سامنے میں اداکاری کروں گا۔ کیوں کرنے لگا۔" دیپک نے صفائی پیش کی۔

"میں جانتا ہوں۔ تمہیں اداکاری کرنے میں مزہ آتا ہے۔"

"خواہ مخواہ کا لفڑا نہ کرو۔ سچ کہہ رہا ہوں، مجھے علم نہیں تھا م........... مجھے .... یا .... یقین.......ن........... نہیں آتا۔" دیپک نے پھر آواز پر لرزہ طاری کرنے کی کوشش کی۔

حمید کو کچھ کچھ یقین آنے لگا۔ "واقعی....... یقین تو مجھے بھی نہیں آتا لیکن یہ حقیقت ہے۔" اس نے سنسنی آمیز لہجے میں کہا۔ "تم خوش قسمت ہو۔ اب تمہاری باکس آفس ویلیو بڑھے گی۔ تم اپنی ذاتی فلم کمپنی بناؤ گے۔ ہم دولت میں کھیلیں گے۔ دیپ فلمز

کے بینر تلے فلمیں بنیں گی۔ کامیاب ہوں گی اور تم یہ احمقوں کی طرح سر جھٹکنا بند کرو احمق! کمپنی کے مالک ایسے ....“

”بس.......... بس کرو ہیمی۔“ دیپک حلق کے بل چیخا۔ ”اوم ناتھ.......... ابے او لنگور، ہمارے لئے جام بنا کر لا ورنہ کم از کم میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔“

”صاب جی.......... تین جام بنالوں؟“ اوم ناتھ نے پوچھا۔

”بنالے....... بنالے یہ بھی سہی۔“ دیپک نے چیخ کر کہا پھر حمید سے پوچھا۔ ”یہ فلم کمپنی کا کیا چکر ہے؟ میرے بس کا کہاں ہے یہ کمپنی و مپنی چلانا۔“

”تمہیں کیا ضرورت ہے۔ کمپنی میں چلاؤں گا۔“ حمید نے چیخ کر کہا۔ ”تم کوئی فکر نہ کرو۔ میں موجود ہوں۔ میری کاروباری صلاحیتوں کا تو ابھی کسی کو علم ہی نہیں ہے۔“

ایکٹ ختم ہو گیا تھا۔ چنانچہ دیپک نے سکون کا سانس لیا۔ اب اسے اپنی نامزدگی کا علم سرکاری طور پر ہو گیا تھا۔ یہ بات نہیں کہ اس کی یہ حیرت کی اداکاری آخری ہو لیکن وہ جانتا تھا کہ وقت گزرتے گزرتے اداکاری کرنا دشوار سے دشوار تر ہو جائے گا۔ اب فون کی گھنٹی مسلسل بجے گی .... ٹیلی گرام آئیں گے اور بھگوان جانے کیا کیا ہو گا۔ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔

”اوم ناتھ .... یاد رکھ، اگلی خبریں آنے تک میں موجود نہیں ہوں۔“ دیپک نے گرج کر کہا۔

”اچھا صاب جی۔“ اوم ناتھ نے سرہلا کر کہا، جیسے سب کچھ جانتا ہو۔ فون کی گھنٹی بجتی رہی اور وہ اپنے جام سے چسکیاں لیتا رہا۔

”میں تمہارا شکر گزار ہوں ہیمی۔ جو کچھ ہوا اس میں تمہارا بڑا ہاتھ ہے۔“ دیپک نے کہا۔ ”تم نے فرشتہ کی ریلیز کے فوراً بعد مہم شروع کر دی تھی۔ اخباروں میں تبصرے اور جانے کیا کیا لفڑا۔“ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا، اس کے خیال میں اس میں تھوڑی سی صداقت تھی اور باقی اس کی رنگ آمیزی۔ ”تم نے اس بات کو کہ اس سال مجھے ایوارڈ ملنا چاہئے، اتنا اچھالا کہ بالآخر میں نامزد ہو گیا۔ مجھے تو پہلی بار پریس کی طاقت کا اندازہ ہوا ہے۔“

”لیکن میں نے جو کچھ کہا، سچ تھا۔ فرشتہ میں تمہاری پرفارمنس لازوال تھی۔“ حمید

نے اصرار کیا۔ ”اور میں نے کوئی مہم نہیں چلائی۔ اس طرح تو تمہارے امکانات ختم ہو جاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ اہم لوگوں نے تمہاری کارکردگی کو سراہا.......... از خود سراہا۔ جسونت اور رینا جیسے صحافیوں اور ناقدوں کے تبصرے اتنی آسانی سے نظر انداز نہیں کیے جا سکتے۔ جب بھی کوئی اور اچھی پرفارمنس سامنے آئی، ارجن نے تمہاری پرفارمنس کا حوالہ ضرور دیا۔“

”اور ان لوگوں کی، بالخصوص ارجن کی مجھ میں دلچسپی کا کیا راز تھا؟“

”صرف اور صرف تمہاری غیر معمولی پرفارمنس۔“ حمید نے بے حد سادگی سے کہا۔ ”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں فن اداکاری سے عشق ہے۔ میں خود دل سے یقین رکھتا ہوں کہ تمہاری اداکاری بے مثال تھی۔“

”شکریہ ہیمی۔“ دیپک نے بستر پر لیٹ کر آنکھیں موند لیں۔ ”لیکن ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے۔ مجھے ایوارڈ ملنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔“

”ایسی بات نہیں۔ ہم سب مل کر کام کریں گے.......... کوشش کریں گے۔ ویسے ایک بات بتاؤ دیپو! تم نے کبھی کسی سے نفرت کی ہے؟ یہ انڈسٹری تو نفرت کی روایتوں سے بھری پڑی ہے۔“

دیپک نے حیرت سے اسے دیکھا کہ یہ نفرت کا تذکرہ کہاں سے نکل آیا۔ ”نہیں، بہت سے لوگوں کو ناپسند بھی کرتا ہوں لیکن نفرت نہیں کرتا۔ البتہ پریم راج مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ مسلمان ہے۔“

”نہیں دوست۔ مسلمان تو میں بھی ہوں۔ وہ تم سے اس لئے نفرت کرتا ہے کہ تم اس سے بہتر اداکار ہو۔ وہ معزز ہے اور تم لفنگے ہو۔ وہ لفنگا پن کرنا چاہتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔ اس محرومی کی بنا پر بھی وہ تم سے نفرت کرتا ہے۔“

فون کی گھنٹی بجی۔ اوم ناتھ نے ریسیور اٹھایا۔ ”جی مسٹر دنیش مجھے افسوس ہے کہ..........“

دیپک نے جملہ پورا نہیں ہونے دیا۔ ”لاؤ.......... مجھے دو۔“ اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر ماؤتھ پیس میں چہکا۔ ”کیا حال ہے دنیش بابو۔“

”تمہاری نامزدگی اپنی جگہ، لیکن دوستوں کو تو اس طرح نہیں کاٹا جاتا۔“ دوسری

طرف سے دنیش کی آواز ابھری۔

"ایسی بات نہیں۔ اسی لئے تو میں نے کال ریسیو کی ہے۔" دیپک نے صفائی پیش کی۔

"کاؤنٹی فلمز والوں کی ایک آفر ہے تمہارے لئے۔ معاوضہ ڈیڑھ لاکھ۔ میں نے ان سے کہا کہ اب تمہارا معاوضہ دو لاکھ ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ تمہیں ایوارڈ ملتے ہی وہ دو لاکھ دے دیں گے' فی الوقت ڈیڑھ لاکھ۔"

"یہ تو مناسب نہیں ہے۔" دیپک نے مایوسی سے کہا۔

"یہ دیکھنا میرا کام ہے تمہارا نہیں۔" دنیش نے اسے یاد دلایا۔ "میں تمہارا ایجنٹ ہوں۔"

"تو تمہارے خیال میں مجھے یہ آفر قبول کر لینی چاہئے؟"

"یہ بتاؤ کہ فی الوقت تمہارے پاس کتنی رقم ہے؟"

"۳۵ ہزار کے قریب ہو گی۔"

"اور انکم ٹیکس کے واجبات؟"

"میرا خیال ہے' ۱۷ ہزار کے لگ بھگ.........."

"تب تمہیں یہ آفر قبول کر لینی چاہئے۔"

"میں اسکرپٹ دیکھنا چاہتا ہوں۔" دیپک نے تپ کر کہا۔

"جنہیں رقم کی ضرورت ہو' وہ اسکرپٹ نہیں دیکھتے۔ چھ ہفتے میں فلم مکمل ہو جائے گی اور تمہارا مالی دباؤ بھی کم ہو جائے گا میں ابھی فون کر کے.........."

"نہیں دنیش بابو' سائن نہیں کروں گا۔" دیپک نے اپنے ایجنٹ کی بات کاٹ دی۔

"دیکھو دیپک' احمقانہ باتیں مت کرو۔ تم حکومت کے مقروض ہو' تم ایجنسی کے مقروض.........."

"اوہ تو تم اس لئے پریشان ہو رہے ہو۔ یہ بات ہے۔" دیپک نے تند لہجے میں کہا۔

"ہرگز نہیں لیکن واجبات بہت پرانے ہیں اور تم جانتے ہو کہ اب میں خود مختار نہیں ہوں۔ مجھے وکٹر کو بھی مطمئن رکھنا ہے۔ یہ وقت بھی اچھا ہے اور کاؤنٹی والوں کی آفر بھی۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے۔"

"ابتدا میں تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی ورنہ یہ قرض تو میں پہلے ہی اتار دیتا۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس وقت بات اور تھی لیکن وکٹر کی ایجنسی سے میرے انضمام کے بعد صورت حال مختلف ہو گئی ہے۔ وکٹر روپے پیسے کے معاملے میں بہت سخت ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ تم قرض نہیں اتارو گے۔"

"میں کتنے کا مقروض ہوں؟"

"۲۹ ہزار کوئی بڑی رقم نہیں۔ ایک فلم سے تمہارا ہاتھ بھی کھل جائے گا اور بوجھ بھی اتر جائے گا۔"

"ایک فلم پورا سیٹ اپ برباد کر سکتی ہے۔ میں ایوارڈ کے چکر میں ہوں۔" دیپک نے بلا ارادہ کہا۔ حمید کی باچھیں کھلتی دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ اس نے کیا کہا ہے۔ وہ ہل کر رہ گیا۔ ایوارڈ کے بارے میں اس نے اب تک سنجیدگی سے نہیں سوچا تھا۔ شاید اس لئے کہ چاروں حریفوں کے مقابلے میں اس کا کردار چھوٹا بھی تھا اور ثانوی بھی۔ پریم راج سے بات کرتے وقت اس نے سنجیدگی سے کہا تھا کہ پریم راج کے جیتنے کا امکان ہے لیکن اچانک اسے کیا سوجھی تھی کہ وہ ایوارڈ جیتنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ کیا دنیش کی وجہ سے؟ نہیں۔ دنیش نے اس کی انا کو ٹھیس ضرور پہنچائی تھی لیکن اس تبدیلی کا سبب وہ نہیں تھا۔

"تمہارا کوئی چانس نہیں ہے بیٹے۔" بالآخر دنیش نے کھل کر کہہ دیا۔

"نامزدگی سے پہلے نہیں ہو گا اب میں ان بیسیوں اداکاروں سے بہتر ہوں' جنہیں نامزدگی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ اس شہر میں ایسے ایجنٹ موجود ہیں' جو تمہارا قرض اتار سکتے ہیں اور مجھ سے وصول بھی نہیں کریں گے۔ نامزدگی بھی چھوٹا اعزاز نہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے جیتنے کا چانس نہیں مجھے اپنی فارمنس پر اعتماد ہے۔"

"بات سنو' یہ کسی پرانے دوست سے بات کرنے کا کون سا طریقہ ہے کیا۔ تم اپ سیٹ ہو؟" دنیش کے لہجے میں خفگی محسوس ہوئی۔

"بالکل اپ سیٹ ہوں کوئی اور تجویز؟ دیپک نے بھنا کر کہا۔

"ایسا کرو' آفس آ جاؤ' سکون سے بیٹھ کر..........؟"

"میں گزشتہ تین سال سے تمہارے اس مرگھٹ میں نہیں آیا ہوں تو کیا اب نامزدگی

کے بعد وہاں آؤں گا؟"

"اچھا براؤن بار میں مجھ سے ملو........... ساڑھے بارہ بجے۔"

"ٹھیک ہے۔" دیپک نے کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ پھر وہ دیر تک غصے میں بڑبڑاتا رہا۔

"مجھے حیرت ہے۔ دنیش اچھا اور پرانا دوست ہے۔ وہ تمہاری صلاحیتوں پر یقین بھی رکھتا تھا..........." حمید نے کہا۔

"تم ماضی کی بات کر رہے ہو؟" دیپک نے اسے ٹوکا۔

"ہاں میں جانتا ہوں اور میں حیران ہوں کیوں کہ دنیش بکنے والا آدمی نہیں ہے۔" حمید بولا۔ "لیکن وکٹر سے انضمام کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ تمہارا پریم راج وکٹر ہی کا موکل تھا.......... چنانچہ اب دنیش کا بھی ہے۔ وکٹر پریم راج کو سپورٹ کر رہا ہو گا۔ اس پارٹنر شپ میں دنیش کی پوزیشن کمزور ہے۔ ظاہر ہے وہ وکٹر کا اور اس کے توسط سے پریم راج کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گا۔"

"دیپک نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ حمید جانتا تھا کہ ایسا صرف غصے میں ہوتا ہے۔ ورنہ دیپک فل ٹائم اداکار تھا۔ ایسے میں دیپک کچھ بھی کر سکتا تھا۔ "تم ایوارڈ کے سلسلے میں بھی سیریس تھے۔ سچ کہہ رہے تھے نا؟"

"میں صرف سوچ رہا تھا۔ اب بھی سوچ رہا ہوں۔"

"تم نے کہا.........."

"مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے کیا کہا تھا۔" دیپک نے تند لہجے میں کہا۔

حمید سہم گیا اسے لڑنا جھگڑنا کبھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ "میرا مطلب ہے دوست کہ اگر تم سنجیدہ ہو تو ہمیں کام شروع کر دینا چاہئے۔ اشتہار تیار کرنا ہو گا ...."

"میں نے ابھی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔"

"اس طرح وقت برباد کرنے سے فائدہ؟"

"میرے سر پر سوار ہونے کی ضرورت نہیں۔" دیپک نے کہا۔ "فی الوقت میں سو رہا ہوں۔ بارہ بجے مجھے جگا دینا۔ میں دنیش سے ملوں گا۔"

O-------O-------O

دنیش کمار اس دور کی یادگار تھا' جب نہ رنگین فلمیں بنتی تھیں اور نہ اداکاروں کے ایجنٹ ہوتے تھے۔ وہ خود بھی فلموں میں کام کر چکا تھا۔ اچھے کردار اور خوش اخلاقی کی وجہ سے اسے فلمی صنعت ہی میں نہیں بلکہ شہر بھر میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ براؤن بار کے ویٹر نے اسے بڑی عزت اور احترام سے بٹھایا پھر اس نے دیپک کو نامزدگی پر مبارک باد دی۔ دنیش نے اپنے لئے جوس منگوایا۔

مشروبات رکھنے کے بعد ویٹر چلا گیا۔ دنیش نے بات شروع کی۔ "ہاں تو میرے دوست...."

"ہم اسی سلسلے میں فیصلہ کرنے کے لئے ملے ہیں۔" دیپک نے سرد لہجے میں کہا۔ "کیا تم واقعی میرے دوست ہو؟"

"اتنے عرصے کے تعلق کے بعد تم یہ فیصلہ اس ملاقات کے بغیر بھی کر سکتے تھے مسٹر دیپک پٹیل۔" دنیش نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ اس کے لہجے میں اجنبیت بھی تھی اور دکھ بھی۔

دیپک چند لمحے اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ دنیش کے انداز میں برہمی تھی۔ دیپک نے اسے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ ایک لمحے کو دیپک خوف زدہ ہو گیا لیکن پھر اس کی فطرت نے اسے سنبھالا دیا۔ "تم مجھے کیا سمجھتے ہو دنیش باپو! مجھے تم نے کسی نالی سے نہیں اٹھایا اور نہ میں تمہاری قربانیوں کی وجہ سے اسٹار بنا ہوں۔ بے شک' تم میرے دوست ہو۔ ممکن ہے' میں غلطی پر ہوں اور مجھے ہو' کے بجائے تھے کہنا چاہئے۔ بہرحال تم نے میری کامیابی سے مالی فائدہ بھی حاصل کیا ہے۔ اب تم میرا ساتھ دینے سے بچ رہے ہو۔ ایک بات یاد رکھو' تمہاری دنیا اور تھی' میری دنیا اور ہے۔"

"ہاں' تم جانور ہو اور تمہاری دنیا جنگل ہے۔" دنیش نے نفرت سے کہا۔

"درست ہے۔ یاد ہے' پہلی ملاقات میں شنکر نے بھی یہی کہا تھا مجھ سے........... تمہارے سامنے۔ اس وقت میں بچہ تھا.......... اب پورا شیر ہوں۔ یہ اور بات کہ تم مجھے گیدڑ دیکھنا چاہتے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں دوسروں کا جھوٹا کھاؤں اور ہڈیوں کے پیچھے لپکوں تاکہ اس میں سے کچھ تمہیں مل جائے لیکن میں شیر ہوں۔ مجھے بڑا شکار کرنا ہے۔"

اس نے دنیش کو دیکھا جو اب اس سے نظریں چرا رہا تھا۔ اس نے نرم لہجے میں سلسلہ کلام

جوڑا۔ "یہ درست ہے کہ تم دوسرے ایجنٹوں کی طرح مزاجاً "گدھ نہیں ہو لیکن تمہارا پارٹنر وکٹر گدھ ہے اور وہ تمہیں استعمال کر رہا ہے۔"

"میں یہ خرافات نہیں سننا چاہتا۔" دنیش نے کہا۔

"اور میں ہر آفر قبول نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے اپنی نئی پوزیشن کا خیال رکھنا ہے۔"

"تمہیں رقم کی ضرورت ہے۔ یہ میری مخلصانہ رائے ہے لیکن شاید تم خلوص پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ خلوص کا مطلب ہی نہیں سمجھتے۔"

"درست ہے۔ اس دنیا میں ہر شخص خلوص کا دعویٰ کرتا ہے جب کہ مخلص کوئی نہیں ہے' میں اپنے سوا کسی پر یقین نہیں کرتا.......... اعتماد نہیں کرتا۔"

"میں اس آفر کے حق میں اس لئے تھا کہ اس سے تمہارا ریٹ بڑھے گا۔ تم بڑے اداکاروں میں شمار کئے جانے لگو گے۔" دنیش نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔

"مذاق مت کرو۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے نزدیک پریم راج زیادہ اہم ہے۔ اس لئے کہ وہ مسلمہ طور پر مجھ سے بڑا اداکار ہے .... باکس آفس کے نکتہ نظر سے۔ تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے اس لئے تم پریم راج کا ساتھ دے رہے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تم مجھے پہلی آفر قبول کرنے پر مجبور کر رہے ہو۔ کچھ اس لئے بھی کہ تمہیں مجھ سے رقم وصول کرنی ہے۔"

دنیش کی نظریں جھکی رہیں۔ دیپک کا تجزیہ بڑی حد تک درست تھا اور اسی لئے وہ شرمسار تھا۔ وہ احساس جرم کے بوجھ تلے دب گیا۔ چند لمحے بعد اس نے سر اٹھا کر نرم لہجے میں کہا۔ "دیپو.......... پلیز' حقیقت پسند بن کر سوچو۔ تمہارے لیے کوئی چانس نہیں ہے ایوارڈ حاصل کرنے کا۔ مہم چلانے کے لئے تمہیں روپیہ درکار ہو گا۔ میں اور وکٹر تمہیں مزید قرض نہیں دے سکتے۔ ویسے بھی تمہارا مقابلہ دیو قامت فنکاروں سے ہے۔ تمہیں ابھی کچھ اور انتظار کرنا ہو گا۔ تم اورنگ زیب' پریم راج' روپ کمار اور رونی کے ساتھ کھڑے کر دیئے گئے ہو لیکن تم ابھی ان کی صف میں ہو نہیں۔ تم ان میں سے کسی کے ہم پلہ نہیں ہو۔"

"ہاں۔ اس ایوارڈ کے لئے مجھے بڑھاپے کا انتظار کرنا ہو گا۔" دیپک نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اچھا.......... ایوارڈ کو چھوڑو تم میری خاطر یہ فلم قبول کر لو۔ یہ حقیقت ہے کہ مجھے رقم کی ضرورت ہے۔ مجھے ۲۹ ہزار روپے چاہئیں۔"

"تو پھر؟"

"بھگوان کی قسم' اس وقت مجھے شدید ضرورت ہے۔ یقین کرو.........."

"مجھے یقین ہے۔ ہر بات پر نہیں۔ کسی کسی بات پر لیکن میں وہ فلم ہرگز سائن نہیں کروں گا۔ اب شاید مجھے اپنے لئے دوسرے ایجنٹ کو بھی تلاش کرنا ہو گا۔ ایسا ایجنٹ' جس کا کوئی موکل میرا حریف نہ ہو۔"

"بے کار ہے بچے! کیوں دیوار سے سر ٹکراتے ہو' میں تم سے بڑا ہوں.......... تم سے زیادہ دنیا دیکھی ہے میں نے۔ تمہارا کوئی چانس نہیں۔ ابھی تم اتنے بڑے نہیں ہوئے ہو۔ البتہ دوسری نامزدگی پر صورت حال اور ہو گی۔"

دیپک نے طویل سانس لیا وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ دنیش بھی سمجھ رہا تھا۔ وہ اسے سمجھانے کے لئے کوئی پرانا حوالہ تلاش کر رہا تھا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے غلط موقع پر صحیح بات کہہ دی ہے۔ دیپک اس وقت حقیقت کا سامنا کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"ہمیں وقتی طور پر نہیں.......... دوبارہ ملنے کے لئے نہیں' ہمیشہ کے لئے جدا ہونا چاہئے۔" دیپک نے کہا۔

"لیکن تم معاہدے کے پابند ہو۔" دنیش نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ "معاہدے کی رو سے ابھی تمہیں تین سال.........."

"تین سال تو جب ہوں گے' جب تم زندہ رہو" دیپک نے تند لہجے میں کہا۔

دنیش دہل گیا۔ "تم مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہو؟"

"مجھے کیا پڑی ہے دھمکی دینے کی۔ تین سال کم نہیں ہوتے اور تمہاری صحت تین سال چلنے والی نہیں لگتی۔ کیا پتا تمہیں کینسر ہو جائے۔ میری خاطر موت سے نہ لڑنا۔ اب میں زندگی میں تو تم سے ملنا نہیں چاہتا مرگھٹ میں ملاقات ہو گی۔"

دنیش اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر صدمے کا تاثر تھا۔ اس نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ "تم نئے فلم اسٹار کتنی جلدی سب کچھ بھول جاتے ہو دیپو۔" پھر وہ پلٹ کر

دروازے کی طرف چل دیا۔

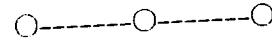
دیپک کی کیفیت کچھ عجیب تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا ویٹر قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے یقیناً" تمام گفتگو سنی ہو گی۔ دیپک نے اشارے سے اسے بلایا۔ "کیا میں ضرورت سے زیادہ سخت برتاؤ کر گیا؟" اس نے پوچھا۔

"آپ کا ذاتی معاملہ ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"اس نے مجھے دھوکا دیا۔" دیپک نے کہا۔ ویٹر نے سر کو تفہیمی جنبش دی لیکن اس کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا۔ "میں نے جو کچھ کہا سچ کہا۔" دیپک نے ویٹر کو نوٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کم از کم ایک بات تو سچ ہی کہی۔" ویٹر نے کہا۔ "وہ کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ابتدائی اسٹیج ہے۔"

دیپک لرز کر رہ گیا۔ "اوہ بھگوان" اس کے منہ سے نکلا۔ "لیکن مجھے کیا پتا تھا۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا ویسے بھی ایک دن سب کو مرنا ہے" وہ بار سے نکل آیا۔



دیپک اپنی شیش محل نما خواب گاہ میں بستر پر لیٹا آہیں بھر رہا تھا۔ خواب گاہ کی دیواریں اور چھت.... ہر طرف آئینے جڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنا ہر انداز دیکھتا رہتا تھا بستر پر کسی زاویے سے بھی لیٹا جائے' اپنا عکس دیکھنے سے بچنا ناممکن تھا اور بچنا بھی کون چاہتا تھا! یہ بات ہوتی تو وہ آئینے لگواتا ہی کیوں؟ اس نے جھنجلا کر آنکھیں بند کر لیں۔

اس کے کانوں میں دنیش کا آخری جملہ گونج رہا تھا' تم کتنی جلدی سب کچھ بھول جاتے ہو' دیپو' لیکن وہ بھولا کہاں تھا۔ بھول ہی نہیں سکتا تھا۔ اسے بچپن بھی یاد تھا۔ جس میں ہر لمحے ہیمی اس کے ساتھ شریک رہا تھا۔ وہ تنگ و تاریک کھولی یاد تھی جس میں وہ دادی ماں کے ساتھ رہتا تھا۔ ماں باپ دونوں بچپن میں مر گئے تھے۔ فٹ پاتھ کی وہ زندگی بھی یاد تھی' جو بھوک سے عبارت تھی۔ وہ چھوٹی موٹی چوریاں یاد تھیں' جو اس نے کامیابی سے کی تھیں۔ وہ دن... اور وہ واقعہ یاد تھا جب ہیمی اس کا بندہ بے دام بنا تھا۔ اس روز وہ شیو رام روڈ کے نکڑ پر کھڑے تھے۔ ان دونوں کی تفریح یہی تھی کہ وہ گزرتی ہوئی

کاروں کو پتھر سے نشانہ بنائیں۔ اس روز ہیمی کی باری تھی۔ ہیمی کو پتھر مارنا تھا اور اسے گاڑی پر تھوکنا تھا۔ ان دونوں نے اپنے اپنے کام کیے ہی تھے کہ کسی نے پیچھے سے ان کی گدیاں پکڑ لیں۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ ایک پولیس والا تھا۔

یوں وہ پہلی بار تھانے پہنچے۔ تھانے دار نے دادی ماں اور ہیمی کے باپ کو بھی پکڑ بلوایا۔ دیپک کو ہیمی کے باپ کا چہرہ یاد تھا' جو اس لمحے فق پڑ گیا تھا۔ اس لئے کہ وہ غربت کے باوجود شریف آدمی تھا۔ دیپک کو وہ ہمیشہ بہت اچھا لگا تھا۔ شاید اس لئے کہ اس نے کبھی باپ کی صورت بھی نہیں دیکھی تھی............ اور ہیمی کا باپ بہت شفیق آدمی تھا۔ اس سے بھی بڑی محبت کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ اسے پریشان دیکھ کر اس روز دیپک دہل گیا۔ اسے احساس ہوا کہ ہیمی کے باپ کی پریشانی کا سبب وہی ہے۔ دوسری طرف دادی اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ہیمی بری طرح سہا ہوا تھا۔

"اب بتاؤ............ سچ سچ بتاؤ کیا کر رہے تھے تم لوگ؟" تھانے دارے نے ہیمی سے پوچھا۔ ہیمی گھگھیا کر رہ گیا۔

"میں بتاتا ہوں جناب۔" دیپک نے کہا۔

"یہ کیا بتائے گا جی۔" اس پولیس والے نے کہا جس نے انہیں پکڑا تھا۔ "یہ گاڑیوں پر پتھراؤ کر رہے تھے۔"

"دونوں نہیں کر رہے تھے جناب۔" دیپک نے جلدی سے کہا۔

"ہم میں سے ایک پتھر مار رہا تھا اور دوسرا گاڑیوں پر تھوک رہا تھا۔"

"واہ بچو واہ۔ اچھا یہ بتاؤ پتھر کون مار رہا تھا اور تھوک کون رہا تھا؟" تھانے دار نے پوچھا۔

"میں پتھر مار رہا تھا اور یہ تھوک رہا تھا جناب۔" دیپک نے کہا اور حمید کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ وہی لمحہ تھا' جب وہ ہمیشہ کے لئے دیپک کا غلام ہو گیا تھا۔ تھانے دار نے سچ بولنے کی وجہ سے ان کی جاں بخشی کر دی تھی۔ سعید صاحب بھی خوش ہو گئے تھے لیکن اس روز دادی ماں نے اسے کھانا نہیں دیا تھا۔

پھر اسے وہ دن بھی یاد آیا' جب اس نے پہلی بار دنیش کو دیکھا تھا۔ وہ بہت اذیت ناک دن تھا اس کا پیٹ بھی جیب کی طرح خالی تھا۔ ایک وقت کے کھانے کے لئے کیا کچھ

نہیں کرنا پڑتا تھا۔ ایسے میں اسے دنیش کی طرف سے بلاوا ملا تھا' جو ان دنوں بہت بڑا ایجنٹ تھا۔ وہ دنیش کے آراستہ آفس کو دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔ آفس میں دنیش کے علاوہ شنکر بھی تھا' جو اس دور کا ایک بہت بڑا ہدایت کار تھا۔

"بیٹھ جاؤ دیپک پٹیل۔" دنیش نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دو میگزین اٹھا لئے تھے۔ "یہ تمہاری تصویریں ہیں؟" اس نے دونوں کے سرورق دیپک کو دکھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

دیپک کا چہرہ شرمندگی کے احساس سے تمتما اٹھا۔ وہ تصویر اس کی تھی' جس میں وہ صرف ایک انڈرویئر پہنے کھڑا تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں اس کی وجہ بتا..........." اس سے شرمندگی کے مارے بولا بھی نہیں گیا۔

"میں نے تمہیں اس کی وجہ جاننے کے لئے نہیں بلایا ہے۔" دنیش نے نرم لہجے میں کہا۔ "بیٹھ جاؤ۔"

"آپ اس کی وجہ سے میرے بارے میں غلط نہ سوچیں.........."

"بات صرف اتنی سی ہے کہ شری شنکر تمہیں اپنی فلم میں کاسٹ کرنا چاہتے ہیں۔" دنیش نے وضاحت کی پھر شنکر سے پوچھا۔ "میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔"

"ہرگز نہیں۔ واقعی اس میں جانوروں کی سی.........."

دیپک پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے غصے سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ "بھوک سب کچھ کرا دیتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں جانور ہوں۔"

"میرا بھی یہ مطلب نہیں تھا۔" شنکر نے کہا۔ "میرا اشارہ تمہاری جنسی کشش کی طرف تھا۔ میں تمہیں اپنی فلم میں کاسٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

"کس قسم کی فلم؟" دیپک بری طرح بدکا ہوا تھا۔

"ویسی نہیں جیسی تم سمجھ رہے ہو۔" شنکر نے جلدی سے کہا۔

"اس فلم کی نمائش سینماؤں میں ہو گی اور وہ سنسر سے پاس بھی ہو گی۔"

"کوئی ایجنٹ ہے تمہارا؟" دنیش نے پوچھا۔ دیپک نے نفی میں سر ہلایا تو وہ بولا۔ "ٹھیک ہے آج سے میں تمہارا ایجنٹ ہوں۔"

دیپک حیران رہ گیا۔ "جناب.......... لیکن آپ تو.......... آپ تو فلم انڈسٹری کے سب سے بڑے ایجنٹ ہیں۔"

"ہاں....... یہ تو ہے لیکن اب تم میری نگرانی میں ہو۔"

"اور میں تمہیں اسٹار بناؤں گا" شنکر نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "لیکن دنیش .... اس لڑکے کو میرے ساتھ کم از کم پانچ فلموں کا معاہدہ کرنا ہو گا۔"

"دیکھا تم نے۔" دنیش نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ "تم اداکار بننا چاہتے تھے نا؟"

دیپک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "لیکن میرا رول کیا ہو گا جناب؟"

"شاباش.......... تم پیدائشی اداکار معلوم ہوتے ہو۔" شنکر نے ستائشی لہجے میں کہا۔ "دیکھا دنیش' اس نے معاوضے کے متعلق نہیں' کردار کے متعلق پوچھا ہے۔"

"ظاہر ہے۔" دنیش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "معاوضے کی فکر کرنے کے لئے میں جو موجود ہوں۔"

شنکر نے اسے کردار کے متعلق بتایا اور آخر میں کہا۔ "سرلا دیوی ہیروئن ہے۔ وہ تمہیں پسند کر لے اور تم اسکرین ٹیسٹ پاس کر لو۔ اس کے بعد معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔"

دیپک مایوس ہو گیا۔ "سرلا دیوی.......... وہ مجھے کیوں پسند کریں گی۔ وہ تو بہت بڑی اداکارہ ہیں۔"

"اور مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں پسند کئے بغیر نہیں رہے گی۔" شنکر نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"لیکن جناب.......... میں.......... مجھے.........."

"رقم درکار ہو گی۔" دنیش نے شفقت سے کہا۔ دیپک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دنیش نے پرس کھول کر اس میں سے سو کا نوٹ نکالا اور دیپک کی طرف بڑھا دیا۔ دیپک نے نوٹ نہیں لیا۔ اس کے ہونٹ لرز رہے تھے۔ "کیوں.......... اور چاہئے؟" دنیش نے پوچھا۔

"نہیں جناب' مجھے کھلا چاہئے۔ میرے ہاتھ میں سو کا نوٹ دیکھ کر لوگ سمجھیں گے کہ میں نے چوری کی ہے۔ میں بھوکا ہی رہوں گا بلکہ ہو سکتا ہے' رات حوالات میں گزرے مجھے کھلا چاہئے جناب۔"

دنیش نے اسے دس دس کے نوٹ دے دیئے۔

اسے اسکرین ٹیسٹ بھی یاد تھا۔ اس کی دانست میں پردے پر وہ بہت بد صورت نظر آیا تھا.......... لیکن جب پروجیکشن روم میں موجود ہر شخص نے تعریف کی اور شنکر نے اس کے حق میں فیصلہ سنایا تو وہ حیران رہ گیا۔ سرلا دیوی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی بلکہ اس کے حق میں رائے دی تھی۔ یوں وہ اداکار بن گیا تھا۔

○-------○-------○

وہ اٹھا تو اندھیرا ہو چکا تھا۔ حمید اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ "میرا اندازہ درست تھا۔" حمید نے کہا۔ "وکٹر' پریم راج کو سپورٹ کر رہا ہے۔ وہ ایوارڈ کے لئے مہم چلانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔"

دیپک نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا۔ وہ ذہن صاف ہونے کے بعد یہ تفصیل سننا چاہتا تھا۔ اس نے اوم ناتھ کو پکار کر چائے لانے کی ہدایت کی۔ "میں رات کا کھانا گھر پر ہی کھاؤں گا۔ حمید بھی میرے ساتھ ہو گا۔" اس نے چیخ کر کہا۔

"مجھے تو آج کہیں جانا ہے۔" حمید نے کہا۔

"نہیں۔ آج کی رات بہت اہم ہے ہمی! مجھے اور تمہیں بہت کچھ طے کرنا ہے۔"

"چلو.......... ٹھیک ہے۔"

"اب بتاؤ' کیا کہہ رہے تھے تم؟"

حمید نے وکٹر اور پریم راج کی بٹر فلائی میں ملاقات اور گفتگو کے متعلق تفصیل سنا ڈالی۔ اتنی دیر میں اوم ناتھ چائے بنا لایا۔ وہ دونوں چائے بھی پیتے رہے۔ "دونوں متفق تھے کہ پریم راج کے سوا کسی کو ایوارڈ ملنے کا امکان نہیں۔" حمید نے کہا۔ "پریم راج نے دلائل کے ذریعے تمہیں چھوڑ کر تینوں حریفوں کو مسترد کیا۔ تم کسی گنتی میں نہیں تھے یہ کہہ کر حمید نے دلائل بھی سنا ڈالے۔

"سب کچھ وہی ہے' جو صبح میں نے اس سے کہا تھا اس نے وہی کچھ دہرایا ہے۔" دیپک نے کہا۔

"لیکن یہ احمقانہ بات ہے۔ رونی میں ایک اخلاقی برائی ہے' یہ اپنی جگہ لیکن بادشاہ میں اس کی پرفارمنس قابل دید تھی۔ اس کے علاوہ وہ خوش اخلاق ہے اور اس کے

دوستوں کا حلقہ وسیع ہے۔ ایک اخلاقی برائی کی بنیاد پر اس کی کارکردگی کی اہمیت کو نظرانداز کرنا میرے نزدیک حماقت ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں نے مان لیا۔ آگے چلو۔"

"مختصر یہ کہ انہوں نے ہر اداکار کو مسترد کر دیا۔ انہیں یقین ہے کہ ایوارڈ پریم راج کو ملے گا۔ ان کے خیال میں تمہیں ایوارڈ ملنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ بلکہ یہ امکان تو قابل غور بھی نہیں ہے.........."

اسی لمحے اوم ناتھ بہت سے ٹیلی گرام لے کر نازل ہوا۔ اس نے وہ پلندہ میز پر رکھ دیا۔ "اور صاب جی.......... فون پر بھی پیغامات آئے ہیں جی۔"

"بعد میں بات ہو گی لنگور۔ اس وقت دفع ہو جا۔" دیپک نے غرا کر کہا۔

"رونی صاب کا فون بھی آیا تھا جی۔" اوم ناتھ بولا۔

"اچھا' کیا پیغام ہے اس کا؟" دیپک دلچسپی لئے بغیر نہ رہ سکا۔

"انہوں نے کہا.......... وش یو گڈ لک بٹ گڈ ہیلتھ۔" اوم ناتھ نے دہرایا۔ "اور انہوں نے آپ کو لنچ کی دعوت بھی دی۔ کہہ رہے تھے' یہ ہارنے والوں کا لنچ ہو گا کیونکہ ایوارڈ نہ تم جیت سکتے ہو نہ میں۔ اور صاب جی' مس بیلا کا فون بھی آیا تھا۔ انہوں نے اپنا نیا پتہ نوٹ کرایا ہے۔"

"بس' ٹھیک ہے بعد میں دیکھوں گا۔ بھاگ یہاں سے۔"

حمید اٹھا اور ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ "میں اپنی ملاقات تو ملتوی کر دوں۔" اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"ہے کون آخر؟ کس کے ساتھ آوارہ گردی کر رہے ہو ان دنوں؟" دیپک نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ آوارہ گردی کا چکر نہیں۔" حمید نے زور دے کر کہا۔ "بہت پیاری لڑکی ہے۔ کامنی نام ہے۔" دیپک اپنا رد عمل نہ چھپا سکا۔ "خدا کی پناہ.......... تو کیا تم.......... وہ تمہاری.........." حمید نے گڑبڑا کر کہا۔

"ایسی بات نہیں۔ اس سے آج صبح ہی تو ملاقات ہوئی ہے۔" دیپک نے کہا۔

"واقعی ...بہت پیاری لڑکی ہے.......... بہت مختلف کچھ پُر اسرار لگتی ہے۔ پکارتی ہوئی

معلوم ہوتی ہے کہ آؤ......... مجھے کھوجو۔"

"قلم سات دن کے مکالمے۔" حمید نے منہ بنا کر کہا۔ "خیر......... میں اسے فون کردوں کہ میں نہیں آ سکتا۔"

"کوئی ضرورت نہیں۔ ہم دونوں چلیں گے۔"

"ہم دونوں؟"

"اوم ناتھ! بھول جا کھانے کو۔ اب تو باہر ہی ہو گا۔" دیپک نے کہا۔

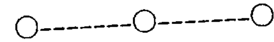
"بہتر صاب جی۔"

"ہم دونوں؟" حمید نے بڑے تحمل سے دہرایا۔

"ہاں۔ میرا مطلب ہے' تم اسے تاج محل ہوٹل لے جاؤ میں اتفاقاً" وہاں پہنچ جاؤں گا۔ پھر تم کسی کام سے نکل جانا۔ باقی سب کچھ میں سنبھال لوں گا۔"

"یہ اچھی مصیبت ہے یعنی میں جو کچھ بھی کروں' تمہارے کھاتے میں چلا جاتا ہے خیر......... خیر.........." حمید نے آہ بھر کے کہا۔

"بس اب چل دو۔ آٹھ بجے تاج محل میں ملنا۔" دیپک نے اسے دھکیلا۔



ہوٹل تاج محل کے ڈائننگ ہال میں رنگوں اور خوشبوؤں کا حسین ترین امتزاج تھا۔ آنچل لہرا رہے تھے کہ ہوتے ہی لہرانے کے لئے ہیں۔ لہرانے کی ضرورت نہ ہو تو اتار پھینکے جاتے ہیں۔ دیپک چند لمحے ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ بالآخر اسے ایک گوشے میں وہ دونوں نظر آ گئے۔ کامنی سرخ ساری میں تھی اور بہت اچھی لگ رہی تھی۔ دیپک میزوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ ہال میں فلمی لوگ بھی تھے کچھ نے ہاتھ اٹھا کر اسے وش کیا۔ وہ انگلیوں سے وی کا نشان بناتا آگے بڑھتا رہا۔ "اے......... اے......... میرے ستارے۔" اس نے حمید کے قریب پہنچ کر کہا۔ "واہ......... میری خوش قسمتی۔ میں بہت تنہا تھا۔"

"اب میں تنہا ہو گیا ہوں۔" حمید نے دردناک لہجے میں کہا۔

دیپک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ کامنی نے اس سے پوچھا۔ "آپ کو پتا نہیں تھا کہ ہم

یہاں ہوں گے؟"

"مجھے کیسے پتا چلتا۔ یہ سالا مجھے کبھی کچھ بتاتا ہے۔ میں تو اسی کی تلاش میں نکلا تھا۔" دیپک نے حمید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پھر وہ حمید سے مخاطب ہوا۔ "رپورٹر اور ورائٹی والوں فون کا آیا تھا.........."

حمید چند لمحے اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اس کی سمجھ میں بات آ گئی۔ "اوہ......... مجھے اشتہار دینے ہیں۔ خدا کی پناہ......... میں تو بھول ہی گیا تھا۔ یہ نامزدگی پر شکریے کا اشتہار بھی ایک عجیب رسم ہے اشتہار کل آنا ہے تو مجھے ابھی جانا ہوگا۔ مس کامنی......... یقین کیجئے' میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ دیپک کے ساتھ بیٹھیں۔ میں یہ کام نمٹا کے آتا ہوں۔"

"اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔" کامنی نے کہا۔

"اعتراض کیسا......... یہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے۔" دیپک نے چہک کر کہا۔

"بے وقوف ہیں۔"

دیپک نے جیب سے طے کیا ہوا ایک کاغذ نکال کر حمید کی طرف بڑھایا۔ "اشتہار کا مضمون۔" اس نے وضاحت کی۔ "یہ ہے وہ اشتہار جو کل کے رپورٹر اور ورائٹی میں چھپے گا۔"

حمید نے اشتہار پڑھا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کا سا تاثر تھا۔ "پاگل ہو گئے ہو؟" چند لمحے بعد اس نے کہا۔ "میرا خیال تھا کہ تم یہ ایوارڈ جیتنا چاہتے ہو۔"

"یقیناً" جیتنا چاہتا ہوں۔"

"تو یہ اشتہار......... یہ تو ایوارڈ پر لات مارنے دینے کے مترادف ہے۔ دیکھو......... میں ابھی دوسرا اشتہار لکھ دیتا ہوں۔"

کامنی بڑی حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ "ہرگز نہیں یہی اشتہار چھپے گا۔" دیپک کے لہجے میں قطعیت تھی۔

"دیکھو۔ میں یہ معاملات تم سے بہتر طور پر سمجھتا ہوں۔ یہ کام مجھ پر چھوڑ دو........."

"میں پڑھ سکتی ہوں اسے؟" کامنی نے پوچھا۔ دیپک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ حمید

نے اشتہار کامنی کی طرف بڑھا دیا۔ کامنی نے اشتہار پڑھا اور حمید کو واپس دے دیا۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ اس نے ان دونوں کے پوچھنے کے باوجود کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

"میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ میرے ذہن میں یہ ایوارڈ جیتنے کا مکمل منصوبہ ہے۔" دیپک نے زور دے کر کہا۔ "اس طرح میرے ووٹ بڑھیں گے۔ جذباتی لوگ' جو ہمیشہ کمزور کی مدد کرنا چاہتے ہیں' مجھے ووٹ دیں گے دوسری طرف ان انٹیلیکچوئل لوگوں کے ووٹ بھی ملیں گے' جو عالی ظرفی کے شیدائی ہیں۔"

"بشرطیکہ انہیں عالی ظرفی پر یقین آئے۔" کامنی نے کہا۔

"انہیں یقین کرنا پڑے گا۔ اس طرح من مورت ایوارڈ سے کوئی دست بردار ہو سکتا ہے.......... میرے سوا؟"

"دیکھو دیپو.......... جلد بازی نہ کرو۔ ہم باقاعدہ ایوارڈ کی مہم ترتیب دیں گے۔ وقت کی کمی تو نہیں۔ سوچ سمجھ کر.........." حمید نے کہا۔

"میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔" دیپک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "اور میری بات دھیان سے سنو۔ یہ ایوارڈ مجھے اور صرف مجھے ملے گا۔"

"اس طرح تو نہیں مل سکتا۔" حمید نے اشتہار کی طرف اشارہ کیا۔

"اسی طرح ملے گا۔ یہ اشتہار کل چھپ جانا چاہئے۔"

حمید نے اسے بغور دیکھا۔ جانتا تھا کہ اب وہ کسی بھی طرح دیپک کو نہیں سمجھا سکتا۔ اس نے اشتہار جیب میں رکھا اور بغیر کچھ کہے چل دیا۔

دیپک نے کامنی سے کہا۔ "کیا خوب صورت اور خوشگوار اتفاق ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔"

"میرے خیال میں یہ اتفاق نہیں ہے۔" کامنی نے کہا۔ اس کے لہجے میں' اس کی آنکھوں میں گہری اداسی تھی نہ جانے کیوں۔

"میں آپ سے خلوص پر مبنی دوستانہ تعلق رکھنا چاہتا ہوں۔"

"میرا خیال ہے' ہمارے درمیان کسی بھی قسم کا تعلق ممکن نہیں۔"

"آپ اسے اتفاق تسلیم کرنے پر تیار نہیں.........."

"یہ اتفاق نہیں' سب کچھ میرے منصوبے کے مطابق ہوا ہے۔ صبح کی ملاقات البتہ

اتفاقیہ تھی۔ اسے چھوڑ کر.......... میں جانتی تھی کہ حمید صاحب آپ سے بہت قریب ہیں مجھے معلوم تھا کہ جلد یا بہ دیر ان کے ذریعے میں آپ تک پہنچ جاؤں گی۔ میں یہ بھی جانتی تھی کہ آپ اپنی عادت کے مطابق مجھ پر ڈورے ڈالیں گے۔ سب کچھ میرا سوچا سمجھا تھا۔ بس واقعات کی رفتار بہت تیز ہو گئی۔"

"لعنت...."

"آپ ناراض ہیں؟"

"نہیں۔ البتہ میرا سینہ پھول گیا ہے۔"

ویٹر آیا اور کھانے کا آرڈر لے کر چلا گیا۔

"آپ بہت خوش لگ رہے ہیں!" کامنی نے پوچھا۔

"ہاں....... لیکن وجہ مجھے معلوم نہیں۔" دیپک نے جواب دیا۔ حالانکہ وجہ وہ جانتا تھا۔ وہ جو صرف لینے کا قائل تھا' محبت کے ہاتھوں دینے پر مجبور ہو رہا تھا اور عین موقع پر اسے پتا چلا تھا کہ دوسری طرف طلب کی شدت اس کی طلب سے سوا ہے۔ اگر یہ بات نہ کھلتی تو اس وقت اس کے مکالمے کچھ اور ہوتے۔

"مجھے وجہ معلوم ہے۔" کامنی نے کہا۔ دیپک نے چونک کر اسے دیکھا۔ "آپ کا سینہ پھول گیا ہے۔" کامنی نے اپنی بات پوری کی۔

کھانے کے دوران خاموشی رہی۔ کافی کی پیالی سے پہلا گھونٹ لینے کے بعد دیپک نے کامنی سے پوچھا۔ "تمہارا تعلق کہاں سے ہے کے؟"

"کے!" کامنی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کے فار کامنی۔"

"اوہ.......... میرا تعلق سی سے ہے۔" کامنی نے بتایا۔

"سی!"

"سی فار کلکتہ۔" کامنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ویسے ہم تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ سی فار می اینڈ کے فار کلکتہ۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سی کہوں گا۔ سی' تم کالج میں پڑھی ہو؟"

"ہاں' میں کے فار کالج میں پڑھی ہوں۔"

"اور مجھے بمبئی کے فٹ پاتھوں نے تعلیم دی ہے' ٹھوکریں میرا مضمون تھیں۔ میں ایک سیلف میڈ آدمی ہوں۔" دیپک نے فخریہ لہجے میں کہا۔ وہ نگاہوں میں اداسی لئے اسے تکتی رہی۔ "اور میں تمہیں بھی سمجھ گیا ہوں' میرا خیال ہے تم نے ایم اے کیا ہے اور اب ایب نارمل سائیکولوجی میں پی ایچ ڈی کر رہی ہو۔ اپنے پرچے میں مجھ پر.........."

"پرچا نہیں' تھیسس کہو۔" کامنی نے تصحیح کی۔

"ہاں.......... تم مجھ پر تھیسس لکھو گی۔ تمہیں مجھ سے زیادہ ایب نارمل آدمی کہیں نہیں ملے گا۔" دیپک نے کہا۔ "ایک بات بہرحال الجھانے والی ہے۔"

کامنی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"صبح میں نے تم سے دوبارہ ملنے کو کہا تو تم نے انکار کر دیا۔ تم نے کہا کہ تم میرے ٹائپ کی نہیں ہو اور اب .... میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم مجھ سے کیوں ملیں۔"

"سچی بات یہ ہے کہ مجھے نہیں معلوم یا شاید اب اس کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے لیکن مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ حقیقت کا سامنا کر سکوں۔ آپ .... آپ میرے لئے بہت پریشان کن ہیں۔"

"اچھے سینس میں یا.........."

"بہت بری سینس میں۔" کامنی نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ "لیکن میں وضاحت نہیں کر سکتی۔"

"تمہارا مطلب ہے.......... تم مجھے پسند نہیں کرتیں؟"

ان بڑی بڑی خوب صورت آنکھوں نے اسے دیکھا.......... بغیر کسی جذبے کے۔ پھر وہ آہستہ سے بولی۔ "آپ میں ہر وہ خصوصیت موجود ہے جس سے مجھے کراہت آتی ہے' جس سے میں نفرت کرتی ہوں۔" دیپک نے بڑے تعجب سے اسے دیکھا۔ پھر اس نے سر جھکا۔ اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ غصے سے اس کا چہرہ تمتما اٹھا ہے پھر وہ اٹھا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بل ادا کیا۔ بیرے کو ٹپ دی اور کامنی کی طرف دیکھے بغیر ڈائننگ ہال سے نکل گیا۔

○————○————○

اورنگ زیب نے معمول کے مطابق پی تھی... اور بہت زیادہ پی تھی۔ آکاش ہوٹل میں اس کا قیام تھا۔ وہ مقررہ وقت تک باہر نہیں آیا تو ایجنسی کا نمائندہ جسے بالخصوص اس کام پر مامور کیا گیا تھا' ڈپلی کیٹ چابی کے ذریعے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے پہلے نرمی سے .... اور پھر جھنجوڑ جھنجوڑ کر اورنگ زیب کو اٹھانے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی وہ زبانی اپیلیں بھی کر رہا تھا۔

بالآخر اورنگ زیب نے آنکھیں کھول دیں لیکن اسے نظر پھر بھی کچھ نہیں آ رہا تھا۔ "تم کون ہو جی؟" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب.......... میں جمی ہوں۔ ایجنسی والا۔ مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ آپ کو اشتہاروں کے متعلق بتاؤں۔"

"دفع ہو جاؤ.......... لیکن دفع ہونے سے پہلے شراب کی ایک بوتل بھجوا دو۔"

جمی اپنے مقدر کو کوسنے لگا۔ ایجنسی میں لوگوں کی کمی تو نہیں تھی پھر یہ شخص اسی کے مقدر میں کیوں آیا۔ "آپ یہ اشتہار سنیں جناب.........." اس نے کہا۔ پھر رپورٹر اور ورائٹی میں شائع ہونے والا دیپک پٹیل کا اشتہار سنا دیا۔

اورنگ زیب نے بہت غور سے سنا پھر مسکراتے ہوئے بولا۔ "ٹھیک ہے اب بوتل لاؤ۔"

"آپ مزید نہیں پی سکتے جناب! خود کو سنبھالیے جو کچھ میں نے پڑھا' آپ نے سن لیا؟"

"ہاں۔ میرا خیال ہے' دیپک نے بزدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اب لاؤ بوتل۔"

"باس کا خیال ہے کہ دیپک اس اشتہار میں مخلص نہیں ہے۔ بہرحال' ہمیں آپ کو ایوارڈ دلوانا ہے۔ آپ اس وقت کے سب سے بڑے اداکار ہیں۔ جناب مجھے حکم دیا گیا ہے کہ .... جناب آئی ایم سوری' میں آپ کو بوتل نہیں دے سکتا۔ مجھے آپ کو اپنے ساتھ ایجنسی کے دفتر لے کر چلنا ہے' اٹھ جائیں جناب۔"

اورنگ زیب نے آہ بھری اور تکیے کے نیچے ہاتھ ڈال کر ریوالور نکال لیا۔ اس نے ریوالور نوجوان جمی پر تان لیا۔ "میرے خیال میں اب تمہیں مزید ایک لمحہ بھی جینے کا حق نہیں۔" اس نے کہا۔ "تم جیسے سفاک' حریص اور غیر انسانی صفات والے انسان اس دھرتی

پر بوجھ ہوتے ہیں... اور میں دھرتی کا بیٹا ماں کے سینے پر کوئی بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔"

جمی کی گھگی بندھ گئی۔ پھر وہ پلٹ کر ایسا بھاگا کہ ایجنسی کے دفتر ہی جا کر رکا۔

اس کے نکلتے ہی اورنگ زیب نے ریوالور کو بد مزگی سے دیکھا' اس کی نال منہ میں ڈالی اور ٹرائیگر دبا دیا۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی خالی ریوالور آہ بھر کے رہ گیا۔ اورنگ زیب ہوش کے عالم میں اپنا ریوالور ہمیشہ خالی رکھتا تھا جانتا تھا کہ کسی دن نشے میں وہ خود کو ہلاک کر لے گا۔ درحقیقت اسے زندگی سے محبت نہیں رہی تھی۔ ایک بے وفا لڑکی کی محبت نے اسے دنیا کی ہر محبت سے محروم کر دیا تھا۔

اس نے فون اٹھایا اور روم سروس سے شراب کی ایک بوتل طلب کر لی۔

○-------○-------○

رونی کو اپنی کج روی .... بے راہ روی کا احساس تھا۔ اس نے بارہا اس سے لڑنے کی کوشش کی تھی لیکن ہمیشہ ہار گیا تھا۔ ہر صبح کی طرح اس صبح بھی وہ اپنے آپ پر .... اپنی کمزوری پر کڑھ رہا تھا۔ اسی لمحے اس کی بے راہ روی کا ثبوت ناشتے کی ٹرے لئے بیڈ روم میں آ گیا۔ اس کا نام موہن تھا اور عمر ۱۸ سال تھی۔ وہ انڈے بہت اچھے تلتا تھا۔

فلمی حلقے رونی کی بے راہ روی سے بخوبی واقف تھے۔ وہ بدنام آدمی تھا۔ احساس گناہ نے اس کے مزاج میں عجیب سا انکسار پیدا کر دیا تھا۔ لوگ اس کی خوش اخلاقی کے گن گاتے تھے۔ ایسے لوگ بھی تھے' جو انسانی کمزوریوں کے حوالے سے اسے معاف کر دیتے تھے لیکن رونی اپنے طور پر بہت محتاط رہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کمزوری نے اس کے لئے زندگی کو بہت دشوار بنا دیا ہے.......... تمام تر آسائشات کے باوجود۔

وہ ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ موہن بیٹھا اخبار پڑھتا رہا۔ اچانک اس کے منہ سے 'ارے' نکلا اور اس نے اخبار رونی کی طرف بڑھا دیا۔ "یہ اشتہار پڑھیں۔ ذرا۔"

"میں اپنے اشتہار چھپنے کے بعد کبھی نہیں پڑھتا۔" رونی نے سرد لہجے میں کہا۔ احساس جرم کی وجہ سے صبح کے وقت اس کا موڈ بہت خراب رہتا تھا۔

"یہ آپ کا اشتہار نہیں ہے۔ یہ دیپک پٹیل کا ہے۔ میرا خیال ہے' پاگل ہو گیا ہے

بے چارہ۔ پڑھئے تو۔" موہن نے اصرار کیا۔

رونی نے وہ اشتہار پڑھا اور ناشتہ بھول بیٹھا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"ہے نا عجیب چیز؟" موہن نے پوچھا۔

لیکن اس اشتہار نے حساس رونی کے دل کے انجانے گوشوں کو چھو لیا تھا۔

"شاندار۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیپک نے ہم سب کو بہت بڑا اخلاقی درس دیا ہے۔" اس نے ستائشی لہجے میں کہا۔

○-------○-------○

روپ کمار خود کو بھارت ماتا کا عظیم سپوت قرار دیتا تھا۔ اس کی تمام فلموں کا موضوع بھارت کی عظمت ہوتا تھا۔ وہ جنگی فلمیں ہوتی تھیں جن میں وہ فوجی کردار میں ناممکن قسم کے کارنامے انجام دیتا اور دشمنوں کے کشتوں کے پشتے لگاتا نظر آتا تھا۔ حقیقت میں بھی وہ بے حد جان دار آدمی تھا۔ طویل القامت اور قوی الجثہ' بڑے بڑے ہاتھ پیر۔ البتہ اب اس کا پیٹ نکل آیا تھا۔ پھر بھی عام زندگی میں لوگ اس کے غصے سے خوف زدہ رہتے تھے۔ غصے میں اسے کچھ ہوش نہیں رہتا تھا اور وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

اس روز وہ اسٹوڈیو میں تھا کہ اس کے سیکرٹری سندر نے اسے وہ اشتہار دکھایا۔ اس نے وہ اشتہار پڑھا اور اخبار ایک طرف پھینک دیا۔ "بزدل کہیں کا۔ ایسے لوگ بھارت ماتا کے لئے کلنک کے ٹیکے کی حیثیت رکھتے ہیں۔" اس نے نفرت سے کہا۔ "بھگوڑا کہیں کا۔ ویسے اس بدمعاش کا کوئی چانس بھی نہیں تھا۔"

سندر آہ بھر کے رہ گیا۔ وہ باس کو کیسے سمجھاتا۔ تاہم اس نے ہمت کر کے پوچھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے باس! وہ جھوٹ تو نہیں بول رہا ہے؟"

"ہرگز نہیں۔ اس کا واقعی کوئی چانس نہیں تھا۔ تم دیکھنا.......... اس مورتی کو تم ہی چمکایا کرو گے۔ وہ مورتی صرف بھارت ماتا کے سپوتوں کے لئے ہے.......... میرے لئے ہے۔" روپ کمار نے سینے پر ہاتھ مار کے کہا۔

سندر نے ایک اور طویل آہ بھری۔ اب تو کچھ کہنا فضول ہی تھا۔ کون سنتا ہے فغان درویش۔

○-----○-----○

پریم راج میک اپ روم میں تھا اور میک اپ مین سے دیپک کے اشتہار ہی کے سلسلے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ "آپ کے خیال میں دیپک نے سنجیدگی سے یہ اشتہار دیا ہے؟" میک اپ مین نے پوچھا۔

"ہاں.......... اس نے کل ذاتی طور پر بھی مجھے یہی بتایا تھا۔ اس نے یہاں تک کہا تھا کہ وہ مجھے سپورٹ کرے گا۔" پریم راج نے جواب دیا۔

"لیکن آپ جانتے ہیں کہ وہ آدمی ناقابل اعتبار ہے۔"

"یہ حقیقت ہے میں اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا لیکن مجھے اس کے اشتہار پر بھروسا ہے۔ ویسے بھی اس کا کوئی چانس نہیں تھا۔"

"لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ بیلٹ پیپر پر تو اس کا نام رہے گا۔" میک اپ مین نے اعتراض کیا۔ وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے خیال میں ایوارڈ کا مستحق دیپک پٹیل ہی تھا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا۔" پریم راج نے بے پروائی سے کہا۔ "میں دیپک کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بے حد انا پرست آدمی ہے۔ اگر وہ سنجیدہ نہ ہوتا تو یہ اشتہار کبھی نہ چھپواتا۔ ویسے بھی وہ میرے ساتھ مزید کام کرنا چاہتا ہے اس طرح اسے مزید شہرت حاصل ہوگی اور دولت بھی۔ مجھے اس کا یہ ایثار پسند آیا ہے۔"

○-----○-----○

ناشتے کے بعد دیپک نے اوم ناتھ سے پرکاش کا نمبر ملانے کو کہا اور اخبار میں اپنا اشتہار دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر اسے اطمینان ہوا کہ حمید نے اشتہار میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ حرف بہ حرف وہی کچھ چھپا تھا جو اس نے لکھا تھا۔ اس نے اشتہار پڑھا اور اس کا جی خوش ہو گیا۔ اشتہار کا تاثر بھرپور تھا۔ بس رنگ آمیزی کی کمی محسوس ہوتی تھی۔ کاش اس نے یہ اشتہار کسی اور سے لکھوایا ہوتا.......... کاش

اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے اس کا اکاؤنٹنٹ ونود بول رہا تھا۔ "تم من مورت ایوارڈ کیوں چھوڑ بھاگے دیپک؟" ونود نے

پوچھا۔

"ہارنا تو تھا۔ میں نے سوچا کیوں نہ شان سے ہارا جائے۔" دیپک نے جواب دیا۔

"تم اچھے خاصے مقروض ہو اور جو لوگ مقروض ہوں وہ ایوارڈ جیتنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ من مورت ایوارڈ لینے کے بعد آدمی راتوں رات لکھ پتی بن جاتا ہے لیکن ابھی کچھ نہیں بگڑا۔ تمہارے اشتہار میں اتنا خلوص ہے کہ میرے خیال میں تمہارے ووٹوں میں کچھ اضافہ ہی ہو جائے گا۔ وش یو گڈ لک۔"

"ان دیو قامت فنکاروں کے سامنے قسمت کیا ساتھ دے گی۔ تم نے ساری فلمیں دیکھی.........."

"کوئی ایک بھی نہیں دیکھی۔" ونود نے خشک لہجے میں کہا۔ "لیکن تمام فلمیں تو ووٹ دینے والوں نے بھی نہیں دیکھی ہوں گی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے دیکھی بھی ہوں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ووٹ دینے والے بھی انسان ہیں۔ پسند ناپسند بھی چلتی ہے۔ آدمی وہی کچھ دیکھتا ہے جو دیکھنا چاہتا ہے' اس کے نزدیک وہی بہترین ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ وہ تمہیں پسند کریں گے تو تمہیں ووٹ دیں گے۔ اگر وہ تمہارے حریفوں کو پسند نہیں کرتے۔ تب بھی تمہیں ووٹ دیں گے۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ تمہیں اپنے اس احمقانہ اشتہار سے فائدہ ہو سکتا ہے' لیکن سنو.......... مجھے اچانک خیال آیا ہے۔ تم نے یہ اشتہار یہی سوچ کر چھپوایا ہے۔"

دیپک نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"پہلے میں سمجھا تھا کہ تم نے احمقانہ حد تک مخلص ہونے کا ثبوت دیا ہے مگر ابھی ابھی میری سمجھ میں بات آئی ہے۔ تم ایسے سادھو سنت تو نہیں ہو۔ تو ہو نا کسی چکر میں؟"

"ہاں.......... ہوں تو" دیپک نے جواب دیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ مجھے نہ بتانا۔ میں تمہارے چکروں سے بے خبر ہی رہنا چاہتا ہوں۔" ونود کے لہجے میں مسرت تھی۔

دیپک نے ریسیور رکھ دیا اور ایوارڈ جیتنے کے متعلق سوچنے لگا۔ یہ حقیقت تھی کہ ایوارڈ ملتے ہی اس کی مارکیٹ ویلیو کہیں کی کہیں پہنچ جاتی۔ رات وہ یہی سوچتا رہتا تھا۔ اسے ایوارڈ یقینی طور پر جیتنے کی ترکیب کرنی تھی۔ کوئی موثر منصوبہ بنانا تھا۔ اس کے پاس

مہم چلانے کے لئے سترہ دن تھے' جن میں سے ایک دن گزر گیا تھا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ حمید کمرے میں داخل ہوا۔ "گڈ مارننگ سر۔" اس نے خراب لہجے میں کہا.......... اس کا چہرہ اترا ہوا تھا اور موڈ بھی خراب معلوم ہوتا تھا۔ شاید اس نے رات زیادہ ہی پی لی تھی۔

"آج تم نے کوئی گڑبڑ کی تو میرے تمہارے درمیان فاصلہ بڑھ جائے گا۔" دیپک نے بھی خراب لہجے میں کہا۔ "میری طرف سے میرے چاروں حریفوں کو لنچ پر مدعو کرو۔ کہنا کہ یہ شکست خوردہ امیدوار کی طرف سے پُر خلوص دعوت ہے۔۔۔ سمجھے؟"

"سمجھ گیا۔ تم نے روبی کا آئیڈیا چرایا ہے لیکن مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ ہم تم زندگی بھر اچکا پن کرتے رہے ہیں۔ میں تمہارے گھٹیا پن پر حیران ہوں۔ تم تو اپنا انداز.......... اپنی انفرادیت بھی گنوا رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم ذہین ہو۔ اس ذہانت کو استعمال کیوں نہیں کرتے۔ تخلیقی اپج پیدا کرو۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟"

"تمہیں تکلیف کیا ہے آخر؟"

"میری روح بے چین ہے۔ میرے ضمیر پر بوجھ ہے۔" حمید نے سنجیدگی سے کہا۔ "اسے میں نے شراب میں غرق کرنے کی کوشش کی تھی۔" اگلے ہی لمحے وہ سہم کر رہ گیا۔ دیپک نے اس کا گلا دبوچ لیا تھا اور اب بڑی نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"جو آدمی بوجھ رکھنا چاہے' وہ ہر صورت میں بوجھ ہی کماتا ہے۔ تم بزدل آدمی! تم نے اتنی بکواس کیوں کی' تم اس وقت خود کو بہت بڑا آدمی سمجھ رہے ہو' یہ بکواس کر کے۔ یہ بھول رہے ہو کہ تم کاکروچ کی طرح حقیر اور پست ہو۔ آئیڈیلز اتنے بڑے اور حوصلہ صفر۔ لعنت ہو تم پر۔ تمہارا ٹھکانا یہاں بھی نرکھ ہے اور وہاں بھی نرکھ۔ اب سنو.......... تمہارے ذہن پر اگر اور کوئی بوجھ بھی ہے تو وہ بھی اتار دو.........." اس نے جھٹکے سے حمید کو چھوڑ دیا۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا۔" حمید نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ اس کا جسم بری طرح لرز رہا تھا۔

"تو بہتر ہے' دوسرے کمرے میں جا کر رو لو۔ بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ یہ دن مصروفیت کا ہے۔ ہمیں بہت کام کرنا ہے اور کام آسان نہیں ہے۔ تمہارا ضمیر اسے اور دشوار بنا

دے گا۔ بہتر ہو گا کہ فیصلہ کر لو۔ میرا ساتھ دینا ہے یا نہیں۔ آخری فیصلہ تمہارا ہی ہو گا۔"

حمید دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ اوم ناتھ سہما سہما کمرے میں آیا۔ "صاب جی.......... کھانا کھائیں گے؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"کیوں نہیں کھاؤں گا لنگور۔ لیکن تھوڑی دیر بعد۔"

فون کی گھنٹی بجی۔ دیپک نے ریسیور اٹھایا۔ "اوہ.......... دنیش بابو! میں ابھی تمہیں ہی فون کرنے والا تھا۔" اس نے گرم جوشی سے کہا۔ لطف یہ کہ اس بار وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ اسے در حقیقت دنیش کی مدد کی سخت ضرورت تھی۔ "بھگوان کی قسم دنیش بابو! میں تمہیں فون کرنے والا تھا۔ یقین کرو۔"

"مجھے یقین ہے۔" دوسری طرف دنیش نے آہ بھر کے کہا۔ "میں جانتا تھا۔ انسانی دوستی اتنی کچی نہیں ہوتی کہ وقتی غصے کی بھینٹ چڑھ جائے۔"

"بالکل بالکل۔ ایک سچے دوست کی خاطر درجنوں ایوارڈ گنوائے جا سکتے ہیں۔"

"تم نے میرا دل خوش کر دیا بچے۔" دنیش کے لہجے میں محبت تھی۔ "صبح میں نے تمہارا اشتہار دیکھا۔ میں نے خود سے کہا.......... دیپک میں اتنا ظرف ہے کہ وہ اپنی غلطی علی الاعلان تسلیم کر رہا ہے۔ میرے بچے میں اتنا حوصلہ ہے کہ وہ فلم انڈسٹری میں اتنی سر بلندی کے ساتھ سچ بولنے کی روایت قائم کر رہا ہے تو کیا مجھ میں اپنی غلطی تسلیم کرنے کا ظرف نہیں ہے.......... اور میں اپنے کل کے رویے پر معذرت کر رہا ہوں بیٹے۔"

ایسی باتیں دیپک کو ہمیشہ بور کر دیتی تھیں تاہم خوش آئند بات یہ تھی کہ دنیش اس اشتہار کے جھانسے میں آ گیا تھا۔ "تم نے ٹھیک کہا تھا میرے لئے ایوارڈ حاصل کرنے کا کوئی چانس نہیں۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "چنانچہ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اسپورٹس مین اسپرٹ کا مظاہرہ کروں۔"

"تو میں کاؤنٹی والوں سے ہامی بھر لوں؟" دنیش نے خوش ہو کر پوچھا۔

"فی الوقت نہیں۔" دیپک نے محتاط انداز میں کہا۔ "میں تمہارا مقروض ہوں۔ لیکن میرے خیال میں ہمیں انتظار کرنا چاہئے۔ ممکن ہے' ایک دو ہفتے میں اس سے بہتر کوئی آفر مل جائے۔"

"ممکن ہے۔ آج صبح میٹرو والوں نے بھی فون کیا تھا۔ میں ان سے پھر بات کروں

گا۔"

"بہت خوب ویسے باپو' میں سوچ رہا ہوں کہ ہتھیار تو میں نے ڈال ہی دیئے ہیں۔ کیوں نہ اس نامزدگی سے کچھ فائدہ اٹھاؤں' کچھ پبلسٹی مل جائے تو کیا برا ہے۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا؟"

"ایسا کرو کہ.......... میں شکست خوردہ لنچ ارینج کر رہا ہوں.......... کل تاج محل میں۔ تم میرے چاروں حریفوں کو میری طرف سے لنچ پر مدعو کر لو میں انہیں مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا دیپو! ضروری نہیں کہ وہ دعوت قبول ہی کر لیں۔"

"ممکن ہے' نہ کریں لیکن میرے ایثار کے جواب میں انہیں اتنا تو کرنا ہی چاہئے۔ تمہیں یہ کام کرنا ہو گا باپو۔"

"سودے بازی کر رہے ہو؟" دیپک نے سرد لہجے میں پوچھا۔ "دیکھو دیپو.......... بہتر ہے' میں تمہیں حقیقت بتا دوں۔ ان دنوں میرا ہاتھ تنگ ہے۔ وکٹر مجھے ایجنسی سے الگ کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔ دوسری طرف میری صحت ٹھیک نہیں...... اور علاج بھی مہنگا ثابت ہو رہا ہے۔ میں بڑی مشکل میں ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ تمہاری خاطر میں یہ بھی کر لوں گا باپو۔"

"شکریہ بچے۔ میں تمہاری خاطر ان چاروں کو یکجا کرنے کی کوشش کروں گا.........."

"نہیں باپو.......... کوشش نہیں' تمہیں یہ کام کرنا ہو گا.......... یقینی طور پر۔"

"اوکے بوائے۔ آئی ول ڈو اٹ۔" رابطہ منقطع ہو گیا۔

دیپک نے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور سکون کا سانس لیا۔ وہ اس گفتگو کے نتائج سے خوش تھا۔ اس کا معمولی قسم کی آفر قبول کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ تاہم وہ دینش کے ساتھ ٹال مٹول سے کام لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ بڑی بات یہ تھی کہ اس نے صرف وعدے کے زور پر دینش کو پٹا لیا تھا۔

وہ کھانا کھانے بیٹھا ہی تھا کہ پرکاش آ گیا۔ وہ ایکسٹرا سپلائر تھا لیکن در پردہ اور بھی بہت کچھ کرتا تھا۔ اوم ناتھ نے دیپک کی ہدایت کے مطابق فون کر کے اسے طلب کر لیا

تھا۔

"کہو ہیرو! کیسے یاد کیا۔ خیریت تو ہے؟" اس نے پوچھا۔ "نامزدگی مبارک ہو۔ جیتنے کا ارادہ بھی ہے کہ نہیں؟"

"ہاں ارادہ تو ہے۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں ایوارڈ کے بیلٹ سسٹم کے متعلق کچھ علم ہے؟"

"نہیں ویسے میرا خیال ہے' تم نے مجھے اپنی کامیابی یقینی بنانے کے سلسلے میں کام کرنے کے لئے بلوایا ہے۔ یہی بات ہے نا؟"

"تم جو چاہو فرض کر سکتے ہو؟"

پرکاش بڑی شیطنت سے مسکرایا۔ "یہ ممکن نہیں ہے پرنس۔"

"تمہارا مطلب ہے' میں ایوارڈ نہیں جیت سکتا؟"

"نہیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ تم ایوارڈ جیتنے کی گارنٹی حاصل نہیں کر سکتے۔ ویسے تم پہلے امیدوار نہیں ہو جسے ووٹ خریدنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔"

"میرے ذہن میں دور دور تک ایسا کوئی خیال نہیں۔ نہ تو میں کروڑ پتی ہوں اور نہ میرے خیال میں ووٹ خریدے جا سکتے ہیں۔ یہ سیاست کا نہیں' فن کا اکھاڑا ہے۔"

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں ووٹرز کے جذبات سے کھیلنا چاہتا ہوں۔ ان کے دل جیتنا چاہتا ہوں۔"

"دشواری یہ ہے کہ تمہارے حریف بھی تم جیسے ہیں۔ وہ بھی دلوں پر راج کرتے ہیں۔ اس صورت میں تم کیا کرو گے۔ یہ ثابت کرو گے کہ روپ کمار اندر سے چنگیز خاں اور پریم راج در حقیقت ہٹلر ہے؟"

دیپک نے اس گھٹیا ایکسٹرا سپلائر کو کبھی پسند نہیں کیا تھا لیکن اس وقت اسے اس سے کام لینا تھا۔ چنانچہ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تم خاصے قریب پہنچ گئے ہو۔ کچھ اور سوچو۔"

"کیا بات کر رہے ہو..........؟"

"اگر میرے لئے کام کرنا چاہتے ہو تو خاموشی سے میری بات سنو۔ ۱۳ مارچ کو اکیڈمی کے ممبرز کے نام بیلٹ پیپرز پوسٹ کئے جائیں گے جن کی واپسی کی آخری تاریخ ۱۳ اپریل ہے لیکن آدھے سے زیادہ بیلٹ پیپرز ابتدائی پانچ روز میں فائنل ہو جاتے ہیں۔ یعنی ووٹرز

کو متاثر کرنے کے لئے مہم ۲۵ مارچ تک موثر رہتی ہے۔ یعنی اس عرصے میں مجھے پرستار چرانے ہیں' روپ کمار کے' رونی کے' پریم راج کے اور اورنگ زیب کے پرستار۔ صرف اس صورت میں' میں جیت سکتا ہوں۔"

"اور اس دوران وہ تمہارے پرستار چرانے کی کوشش کریں گے۔" پرکاش نے کہا۔ "خیر تمہارے ذہن میں کوئی منصوبہ ہے؟"

"ہاں' اسی لئے تو تمہیں بلایا ہے تمہیں پریم راج پر کام کرنا ہے۔"

"وہ تو تم پہلے ہی کر چکے ہو۔ میں نے تمہیں بیلا کا پتا دیا تھا۔ ہم وہاں پولیس کا چھاپا ...."

"نہیں' بیلا کو مردہ سمجھ لو۔ پریم راج نے مجھے وہاں پکڑ لیا تھا۔ اب اس کا بیلا سے کوئی تعلق نہیں۔" دیپک نے کہا اور پوری تفصیل سنا دی۔

پرکاش کچھ دیر ہنستا رہا پھر بولا۔ "ٹھیک ہے' میں پانچ ہزار لوں گا۔"

"یہ تو بہت زیادہ ہیں۔"

"نہیں' مجھے کسی نہ کسی طور پر پریم راج کو ٹریپ کرنا ہے' پھنسانا ہے اور یہ کام خطرناک ہے۔ اب یہ نہ کہنا کہ من مورت ایوارڈ کی اوقات پانچ ہزار کی بھی نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے' اب یہ بتاؤ کہ کام کیسے کرو گے؟" دیپک نے کہا۔

"دیکھیں گے۔ پریم راج بہت محتاط آدمی ہے' آسانی سے ہاتھ نہیں آئے گا۔ نامزدگی کے بعد تو وہ اور محتاط ہو جائے گا۔ بہت مشکل کام ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ کوئی لغزش کرے گا' اس کے لئے جال بچھانا ہو گا۔"

"تو کچھ سوچو نا۔"

"سوچوں گا۔ دوسرے تین حریفوں کے متعلق کیا خیال ہے ؟"

"ان سے میں نمٹ لوں گا' ویسے بھی مجھے صرف پریم راج سے خطرہ ہے۔"

"ٹھیک ہے پرنس لیکن ایک بات سمجھ لو' کامیابی کی گارنٹی نہیں ہے' تمہارا کام ہو یا نہ ہو مجھے پانچ ہزار ملیں گے۔" پرکاش نے کہا۔

"یہ تو میں نے سمجھ لیا لیکن ایک بات تم بھی سمجھ لو۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کی صورت میں ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں ملے گا تمہیں۔"

"ایسی بات نہیں' کوشش تو میں سر توڑ کروں گا' آگے بھگوان جانے۔"

"اور اگر ایوارڈ مجھے مل گیا تو سوچو کہ میرے دوستوں کو کیا کچھ نہیں ملے گا۔ میں اپنی پروڈکشن قائم کروں گا۔ میرے دوست فائدے ہی میں رہیں گے۔"

"میرا شمار اپنے دوستوں ہی میں کرنا پرنس' تم فکر نہ کرو' میں پوری کوشش کروں گا۔ او کے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "اور سنو! میں چیک نہیں' کیش لوں گا۔"

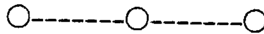
دیپک ہچکچایا۔ ونود کا کہنا تھا کہ ہر ادائیگی چیک کے ذریعے ہو تاکہ حسابات ٹھیک ٹھاک رہیں پھر کچھ سوچ کر اس نے کیش ادائیگی کی حامی بھر لی۔

اس کے جانے کے بعد دیپک نے اوم ناتھ کو بلا کر برتن سمیٹنے کی ہدایت کی اور اخبار میں اپنا اشتہار دیکھنے لگا۔

ایک کھلا خط از طرف دیپک پٹیل' نامزدگی برائے بہترین اداکار۔ بنام ممبران
من مندر آرٹس اکیڈمی

"میں اداکاروں کی انجمن کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اس اہم ترین ایوارڈ کے لئے نامزدگی کا اعزاز بخشا۔ دلی شکریہ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ میں اداکاری کے اعتبار سے' آگ میں' اورنگ زیب' بادشاہ' میں رونی' فرشتہ' میں پریم راج اور' سندر دیس' میں روپ کمار جیسے عظیم فنکاروں کی ہمسری کر سکتا ہوں۔ میری التجا ہے کہ اس سلسلے میں ووٹ دیتے وقت ان چاروں میں سے کسی ایک کو منتخب کریں۔ شاید کسی دن میں بھی آپ کے ووٹ کا مستحق ٹھہروں گا کیونکہ ابھی مجھے بہت آگے جانا ہے۔"

آپ کا مخلص۔ دیپک پٹیل



اس کی آنکھ کھل گئی۔ کوئی بری طرح دروازہ پیٹ رہا تھا۔ اس نے سوتی ہوئی بیلا کو بدمزگی سے دیکھا۔ دروازہ اب بھی پیٹا جا رہا تھا۔ "کون ہے بے؟" اس نے دہاڑ کر کہا۔

"میں حمید ہوں یار' دروازہ کھولو' بارہ بج رہے ہیں۔"

"میں اٹھ گیا ہوں' ابھی آتا ہوں' تم ڈرائنگ روم میں میرا انتظار کرو۔" اس نے چیخ کر کہا پھر جھنجوڑ کر بیلا کو اٹھا۔ "بس' اب تم چل دو یہاں سے۔"

پندرہ منٹ بعد وہ باہر نکلا۔ "غضب خدا کا! گھوڑے بیچ کر سوتے ہو۔ دینش نے فون کیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ اورنگ زیب کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ باقی سب نے مجوزہ لنچ کی دعوت قبول کر لی ہے۔"

"میں نے کہا تھا کہ چاروں............"

"درست ہے لیکن اورنگ زیب جیسے پیکڑ آدمی کے بارے میں تو کبھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" حمید نے اس کی بات کاٹ دی۔ "اور پھر کون جانے' اورنگ زیب آ ہی جائے۔"

"اسے بھی آنا پڑے گا۔" دیپک نے غرا کر کہا۔ "وہ اس دور کا سب سے بڑا اداکار ہے' وہ نہیں آیا تو گڑ بڑ ہو جائے گی۔ سب سے زیادہ آسانی سے ووٹ وہی حاصل کر سکتا ہے۔"

"تو تم کیسے کاٹ لو گے اس کے ووٹ؟"

"یہ حقیقت ہے کہ میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔" دیپک نے بے بسی سے کہا۔ "لیکن وہ دعوت میں آگیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ مزاج کے اعتبار سے راجا ہی ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم ووٹوں کے بجائے حریفوں کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

"ایک بات بتاؤں۔" دیپک کے انداز میں راز داری تھی۔ "تم بور بہت کرتے ہو۔ بھگوان کے لئے میرا پیچھا چھوڑ دو۔ تم اپنے اس ہتھیار سے مجھے ہلاک بھی کر سکتے ہو۔"

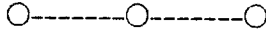
"میں جانتا ہوں' تم کس چکر میں ہو۔" حمید نے منہ بنا کر کہا۔ درحقیقت دیپک کے گھٹیا پن سے اسے وحشت ہونے لگی تھی۔

"اب تم کہو گے کہ تم مجھے مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ تمہیں میرے گھٹیا منصوبے کے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ میں تم سے ایک سیدھی سی بات کہوں گا۔" دیپک نے چند لمحے توقف کیا پھر بولا۔ "صرف یہ بتاؤ کہ تم میرے ساتھ ہو یا نہیں' اب میں تمہارا لیکچر نہیں سنوں گا............ نہ آج' نہ کل اور نہ آئندہ کبھی۔"

حمید چند لمحے سوچتا رہا۔ میں............ میں............ میں تمہارے ساتھ ہوں۔" اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

"مرتے دم تک؟"

حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



تاج محل کے ڈائننگ ہال کی پوزیشن دیپک کے لئے آئیڈیل تھی۔ ہال کے ایک سرے پر بار تھا اور بار کے اس طرف بار کی نشستیں تھیں۔ وہاں کا ماحول نیم تاریک اور رومان پرور تھا لیکن دیپک کو اس کی رومان پروری سے کوئی غرض نہیں تھی۔ اہم بات یہ تھی کہ وہاں درجنوں رپورٹرز بھی چھپا دیئے جاتے تو اس کے حریفوں کو پتا نہ چلتا۔ لنچ ڈائننگ ہال میں ہونا تھا۔ یعنی رپورٹر ان لوگوں کو دیکھ اور سن سکتے تھے جبکہ وہ لوگ رپورٹروں کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔

دیپک کو ہیڈ ویٹر نے اندر داخل ہوتے ہی بتا دیا کہ روپ کمار آ چکا ہے اور گول بار کے ڈائننگ ہال کی سمت والے گوشے میں موجود ہے۔ دیپک اس کا شکریہ ادا کر کے آگے بڑھ گیا۔ اسے جلد از جلد روپ کمار کا کام تمام کرنا تھا۔ وقت بہت تھوڑا تھا۔ کسی بھی وقت باقی حریف بھی آ سکتے تھے۔ اس نے روپ کمار کے برابر والے' اسٹول پر بیٹھتے ہوئے اس کے کندھے تھپتھپائے' "ہیلو چیمپ۔" اس نے کہا۔

روپ کمار نے کڑے تیوروں سے اس کی طرف دیکھا پھر اس کے ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ نظر آئی۔ "لڑکے کہاں ہو تم؟" اس نے بناوٹی گرم جوشی سے کہا۔ "کیا منگواؤں تمہارے............؟"

"فضول باتیں مت کرو' تم یہاں میرے مہمان ہو۔" دیپک نے لہجے میں خلوص سموتے ہوئے کہا۔ اس وقت بار ٹینڈر نے اس کے سامنے جام لا کر رکھ دیا۔ "دادا! میں چاہتا ہوں کہ اوروں کے آنے سے پہلے تمہارے سامنے دل کا بوجھ ہلکا کر دوں۔" دیپک نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

روپ کمار نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس نے دیپک کے لئے اپنی ناپسندیدگی چھپانے

کی کوشش کی تھی پھر بھی وہ آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔

"ہم کبھی قریب نہیں رہے، ہماری کبھی دوستی نہیں رہی۔" دیپک نے جذباتی لہجے میں کہا۔ "پتا نہیں کیوں، ہمارے درمیان ہمیشہ فاصلہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں، وہ کہنا میرے لئے مشکل ہے، میں صرف اتنا کہوں گا کہ میں اور میرے دوست اس ایوارڈ کے لئے تمہیں سپورٹ کریں گے، تمہیں ووٹ دیں گے۔"

روپ کمار کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے رخسار تمتمانے لگے اور آنکھوں میں جیسے سورج اتر آیا۔ "میں............ کیا............؟"

"ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی ہے دادا! میں نے زندگی میں ایسی عظیم پرفارمنس نہیں دیکھی، جیسی تم نے سندر دیس میں دی ہے۔ تم نے لوگوں کو بھارت ماتا کے حقیقی سپوتوں کا روپ دکھایا ہے۔ اس ایوارڈ کی شکل میں تمہاری فتح بھارت ماتا کی فتح ہوگی۔ اوہ، میں جذباتی ہو گیا لیکن بھارت ماتا کے معاملے میں جذباتی ہونا میں نے تم سے ہی سیکھا ہے، اس لئے میں ایوارڈ کے مقابلے سے دستبردار ہوا ہوں۔"

"لعنت ہو مجھ پر۔" روپ کمار نے پوری قوت سے دیپک کا کندھا پکڑ لیا۔ اسے اپنی گرفت کی سختی کا احساس بھی نہیں تھا۔ "میں تمہیں بتاؤں............؟" اس نے چیخ کر کہا۔

"ششش............ ذرا آہستہ۔" دیپک نے اپنا کندھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"سننے دو سب کو، میں چاہتا بھی یہی ہوں کہ سب سن لیں۔" روپ کمار نے چیخ کر کہا۔ "دیپک پٹیل، تم ایک عظیم انسان ہو........ بھارت ماتا کے عظیم سپوت۔"

"شکریہ دادا! یہ الفاظ تمہاری زبان سے ادا ہونے کی وجہ سے اور زیادہ قیمتی ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں تم سے بہتر فیصلہ کون کر سکتا ہے۔"

"میں اس فلمی دنیا میں برسوں سے ہوں۔ تم پہلے شخص ہو جس میں کچھ کہنے کا حوصلہ نظر آیا ہے مجھے۔ یہ میں تمہارے اشتہار کی وجہ سے نہیں کہہ رہا ہوں وہ تو کوئی بھی چھپوا سکتا ہے لیکن تم نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سچ بولا ہے۔"

"شکریہ دادا!" دیپک نے آہستہ سے کہا اور کن انکھیوں سے بار کے دوسری طرف

دیکھا جہاں حمید چند صحافیوں کے ساتھ ایک میز پر بیٹھا تھا۔ روپ کمار کی آواز وہاں تک یقیناً پہنچی ہوگی جب کہ وہ خود آہستہ بول رہا تھا۔

"دیپو! آج سے ہم تم دوست ہیں............ جگری دوست" روپ کمار نے کہا۔

"اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ آج تک میں تمہیں غلط سمجھتا رہا ہوں لیکن اب اس کی تلافی بھی کروں گا، سنا تم نے؟"

"سن رہا ہوں۔"

"میں تمہیں اپنی ایک فلم میں کاسٹ کروں گا۔ پریم راج کی طرح ثانوی کردار میں نہیں۔ مرکزی کردار تمہارا ہوگا۔ ہم دنیا کو دکھائیں گے کہ تم کیا ہو۔"

"لیکن دادا! اتنا بڑا خطرہ کیوں مول لو، مرکزی کردار تم کرنا۔"

"ارے نہیں دیپو، کیسی باتیں کرتے ہو۔ دنیا جانتی ہے کہ فرشتہ کس کے زور پر چلی تھی۔ تمہارا کردار مختصر تھا............ ثانوی تھا، اس کے باوجود تم پوری فلم پر چھائے ہوئے تھے۔ تم بہت بڑے اداکار ہو، سچے فنکار، سچے دوست اور میں ذاتی طور پر تمہارے ایوارڈ سے دستبردار ہونے کے حق میں نہیں ہوں، میں تمہیں ووٹ دوں گا، رام جی کی سوگند، میرا ووٹ تمہارے حق میں جائے گا۔"

دیپک نے کن انکھیوں سے صحافیوں کو دیکھا، جن کی پنسلیں متحرک تھیں۔ "شکریہ دوست۔" اس نے بہ آواز بلند کہا۔ اسی لمحے اسے رونی آتا نظر آیا۔

"اور یہ حقیقت ہے کہ تمہاری کردار نگاری لازوال تھی" روپ کمار نے چنگھاڑ کر کہا۔

دیپک نے فیصلہ کیا کہ اتنا کافی ہے۔ "میں ابھی آیا۔" اس نے روپ کمار سے کہا۔

"رونی آگیا ہے اور میزبان ہونے کی حیثیت سے، تم سمجھ رہے ہو نا دادا؟"

"لعنت بھیجو رونی پر۔"

"میں میزبان ہوں دادا!!"

"اچھا چلو، تمہاری دوستی کی خاطر یہ بھی سہی۔ میں یہ بھی برداشت کر لوں گا۔" روپ کمار نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا۔

"تم اپنے لئے اور جام بنواؤ، میں ابھی آیا۔" دیپک نے کہا اور رونی کی طرف چل

دیا۔ بار کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے حمید کو آنکھ ماری۔ تمام رپورٹرز چوکس بیٹھے تھے۔ ان کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔

"آؤ رونی' کیا حال ہے' آمد کا شکریہ۔" دیپک نے چہک کر کہا۔

"تم سناؤ کیسے ہو؟" رونی نے گرم جوشی سے کہا۔ "لیکن بچو............ یہ شکست خوردہ کی طرف سے لنچ کا آئیڈیا تو میرا تھا۔"

دیپک نے رونی کے لئے ڈرنک کا آرڈر دیا پھر وہ رونی سے مخاطب ہوا۔ "بے شک' آئیڈیا تمہارا تھا لیکن حق میرا تھا۔ شکست خوردگی تو میری یقینی تھی۔"

"بہرحال' تمہاری چوری مجھے پسند آئی۔ میں خود بھی اس معاملے میں کم نہیں ہوں۔" رونی نے ہنستے ہوئے کہا۔ دیپک کو وہ بہت اچھا لگا۔ پھر رونی نے روپ کمار کی طرف دیکھا اور بولا۔ "اس طرح تنہا چھوڑنے پر دادا تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا بچو!"

دیپک کو اندازہ ہو گیا کہ رونی کے لئے اسے حکمت عملی تبدیل کرنا پڑے گی۔ وہ روپ کمار کی طرح جذباتی اور بے وقوف نہیں تھا۔

"تم نے بزدلی تو نہیں دکھائی نا؟ میرا مطلب ہے' تم دہشت کی وجہ سے میدان چھوڑ کر تو نہیں بھاگے ہو؟" رونی نے پوچھا۔

"ارے نہیں' بات صرف اتنی سی ہے کہ پہلے کبھی کسی نے اتنی جرات کا مظاہرہ نہیں کیا۔" دیپک نے کہا۔ "میرے جیتنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے دیانت داری کو ترجیح دی۔ حقیقت سے آنکھیں چرانا حماقت ہے۔ میں نے سوچا کیوں نہ اس شخص کا ساتھ دوں جو اس ایوارڈ کا صحیح معنوں میں مستحق ہے۔"

"اور تمہارا اشارہ یقیناً میری طرف ہے۔" رونی نے مضحکانہ لہجے میں کہا

"تمہارا اندازہ درست ہے۔" دیپک نے آہستہ سے کہا۔

"لیکن تم یہ بھی جانتے ہو کہ میرا بھی کوئی چانس نہیں ہے۔"

"یہاں میں تم سے متفق نہیں ہوں۔" دیپک نے کہا۔ "میں اور میرے حلقے کے تمام لوگ تمہیں ووٹ دیں گے۔ میں اس کی وجہ بتا دوں۔ سب سے اچھی پرفارمنس درحقیقت تمہاری ہے۔"

رونی کی آنکھوں سے شکست کا تاثر ڈھل گیا اور اس کی جگہ شکرگزاری نے لے

لی۔ "تم سچ کہہ رہے ہو؟"

"ظاہر ہے' مجھے تم میں سے کسی کی فلم میں بھی کام نہیں کرنا۔ میرا تم سے کوئی مفاد وابستہ نہیں' پھر میں جھوٹ کیوں بولوں۔"

"سچ تو یہ ہے بچو کہ تم اس وقت میرے دل میں اتر گئے ہو۔ خواہ مجھے ایوارڈ نہ ملے' میں تمہاری محبت اور خلوص کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔"

"ایوارڈ تمہیں ہی ملے گا۔" دیپک نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ رپورٹرز کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے۔

"تب تو بہتر ہے کہ میں بھی اعتراف کر لوں۔" رونی نے اپنے جام سے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "میری رائے یہ ہے کہ تم نے بچپنا دکھایا ہے' وہ اشتہار چھپوا کر غلطی کی ہے۔"

"کیوں؟" دیپک نے منہ بناتے ہوئے اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کی۔

"میں اتنا انا پرست نہیں کہ فن کی قدر دانی کو نظرانداز کر دوں۔" رونی نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "میں نے وہ پانچوں فلمیں دیکھی ہیں....... تم نے دیکھیں؟"

"نہیں' ساری تو نہیں دیکھیں۔" دیپک نے پوری سچائی سے کہا۔

"کون سی نہیں دیکھی؟"

"سندر دیس۔" دیپک نے روپ کمار کی طرف دیکھتے ہوئے۔

"روپ کمار۔" رونی نے پرُخیال لہجے میں کہا۔ "ردی' وہ تو ایسا تھا' جیسے کسی چوہے نے دیو کو نگل لیا ہو۔ معمول کے مطابق اور ناقابل یقین نعرہ ہی نعرہ۔ ملی فلم ہونے کی وجہ سے وہ نامزد ہو گیا ورنہ اس کی پرفارمنس ہمیشہ کی طرح اس فلم میں بھی بے جان تھی۔ جہاں تک پریم راج کا تعلق ہے' سچی بات یہ ہے کہ لگتا تھا وہ ہدایات یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہے اسے بھول جاؤ۔ البتہ اورنگ زیب کا معاملہ مختلف تھا۔ مجھے اس کا کام بہت پسند آیا۔ اس نے ڈوب کر اداکاری کی لیکن اس کا کردار حقیقت سے بعید تھا پھر تم ہو........"

"میں تمہیں کیسا لگا؟" دیپک نے سانس روک کر پوچھا۔

"شاندار........ لازوال........ بے مثال۔"

"مذاق کر رہے ہو؟"

"میرا بھی تم سے کوئی مفاد وابستہ نہیں۔" رونی نے نرم لہجے میں کہا۔ "لیکن مجھے فن سے محبت ہے۔ میں لازوال پرفارمنس کو لازوال ہی کہوں گا۔ میری رائے یہ ہے کہ ہم پانچوں میں نمبر ایک تم رہے ہو' اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ تمہیں ڈٹے رہنا چاہیے تھا۔ میں بھی خود پسند ہوں لیکن میں تمہیں ووٹ دیتا۔ سچائی کے آخری لمحے میں یہ بھی بتا دوں کہ اب بھی تمہیں ہی ووٹ دوں گا۔ یہ تمہاری حماقت کے خلاف احتجاج ہو گا۔"

"ہش............ تم نے وہ سب کچھ کہہ دیا جو میں تمہارے لئے کہنا چاہتا تھا' واقعی تم چور ہو............ میری طرح............ مجھ سے بھی بڑے۔"

رونی بے حد متاثر ہوا۔ اس نے دیپک کا کندھا تھپتھپایا اور حمید کے ساتھ بیٹھے ہوئے رپورٹرز سے مخاطب ہوا۔ "میں اعلان کر رہا ہوں کہ بہترین اداکاری کے ایوارڈ کے لئے میرا انتخاب دیپک پٹیل ہے۔"

رپورٹرز مسکرا دیئے لیکن دیپک دہل کر رہ گیا۔ گویا رونی کو رپورٹرز کی موجودگی کا علم تھا۔ شاید اس نے آتے ہی دیکھ لیا تھا۔ اس کا مطلب ہے' اس نے جو کچھ کہا' سچ تھا۔

اسی وقت پریم راج نمودار ہوا۔ وہ میک اپ میں بلکہ کاسٹیوم میں تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ سیدھا اسٹوڈیو سے چلا آ رہا ہے۔ اس نے آتے ہی کہا۔ "اس ڈرامے پر شرمندہ ہوں۔" اشارہ اپنے میک اپ اور کاسٹیوم کی طرف تھا۔ "دراصل میں نے بڑی مشکل سے اس دعوت کے لئے وقت نکالا ہے۔"

دیپک جا کر روپ کمار کو بھی لے آیا۔ وہ چاروں کھانے کی میز کی طرف بڑھ گئے۔ وہ بیٹھے ہی تھے کہ اورنگ زیب آتا نظر آیا۔ ہیڈ ویٹر نے اسے سلام کیا اور نامزدگی پر مبارک باد دی پھر وہ اسے ٹیبل تک لے آیا۔ وہ چاروں اٹھ گئے۔ "مجھے تمہاری آمد سے دلی مسرت ہوئی ہے۔" رونی نے پرخلوص لہجے میں کہا۔ اورنگ زیب فلم انڈسٹری میں راجا کے نام سے مشہور تھا۔

"راجا میں آپ کا شکر گزار ہوں۔" دیپک نے کہا۔

"شکریہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا چاہئے دیپک پٹیل۔" اورنگ زیب نے سرد لہجے میں کہا۔

○--------○--------○

کھانے کے دوران خاموشی رہی۔ دیپک خوش تھا کہ اس کا مشن پورا ہو گیا۔ اورنگ زیب بھی آ گیا' جس کی کوئی امید نہیں تھی لیکن اورنگ زیب نے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اس نے اپنے لئے اسکاچ کی بوتل منگائی تھی اور مسلسل پیتا رہا تھا' باقی چاروں حریف خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔

کھانے کے بعد ویٹر نے میز صاف کر دی پھر کافی سرو کی گئی مگر اورنگ زیب بدستور پی رہا تھا۔ وہ اس دعوت میں صرف اس لئے آیا تھا کہ یہ بالکل انوکھی بات تھی۔ اسی وقت فوٹو گرافرز نازل ہو گئے۔

پریم راج سنبھل کر بیٹھ گیا۔ "یہ تمہارا آئیڈیا ہے دیپک؟" اس نے دیپک کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" دیپک نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

"من مورت ایوارڈ کے نام پر۔" فوٹو گرافر نے جھوٹ بولا۔

"تب تو ٹھیک ہے۔" پریم راج نے کہا۔

کچھ دیر تصویریں کھینچی جاتی رہیں پھر اچانک روپ کمار نے اورنگ زیب سے پوچھا۔ "تم کسے ووٹ دو گے راجا؟"

اورنگ زیب نے اسے گھور کر دیکھا۔ "کیا تم سیکرٹ بیلٹ سسٹم کو چیلنج کرنا چاہتے ہو؟" اس کا لہجہ درشت تھا۔

روپ کمار نے قہقہہ لگا کر بات کو مذاق میں ٹالا۔ دیپک گھبرا گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس یادگار دعوت کا اختتام جھگڑے پر ہو۔ "دراصل راجا کچھ دیر پہلے ہم لوگ اسی سلسلے میں بات کر رہے تھے۔" اس نے وضاحت کی۔ "لیکن تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بہرحال ' اپنا ووٹ بہترین اداکار کو دوں گا۔ بہترین پرفارمنس کی بنیاد پر۔" اس نے باری باری روپ کمار' پریم راج' اور رونی کو دیکھا جیسے انہیں یقین دلا رہا ہو کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ اورنگ زیب کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ نظر آئی۔

"حقیقت یہ ہے کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک خود کو ووٹ دے گا۔" اورنگ زیب نے کہا۔

"ہرگز نہیں۔" رونی نے سب سے پہلے تردید کی۔

"تمہارا اندازہ غلط ہے راجا۔" روپ کمار بولا۔

"اور تم پریم راج؟" اورنگ زیب نے پریم راج سے کہا۔ "تم تردید نہیں کر رہے ہو۔"

"کیوں کروں میں تو خود کو ہی ووٹ دوں گا۔" پریم راج نے بے پروائی سے کہا پھر اسے احساس ہوا کہ اس کے لہجے میں بلا کی خود پسندی تھی "میرے خیال میں سب سے اچھی پرفارمنس میری ہے لیکن میں نے ساری فلمیں نہیں دیکھی ہیں۔"

دیپک ہونٹ کاٹ کر رہ گیا۔ پریم راج اپنی جگہ سے ہلنے کو تیار نہیں تھا۔ دوسری طرف اورنگ زیب نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ ان سب کو آرپار دیکھ رہا ہے۔

"میں نے ساری فلمیں دیکھی ہیں۔" اورنگ زیب نے کہا۔

"اور تم خود کو ووٹ دو گے.......... یقیناً"" پریم راج نے جوابی وار کیا پھر اسے احساس ہو گیا کہ اورنگ زیب اب اسے پن چبھوئے بغیر نہیں مانے گا۔ "اگر میں نامزد نہ ہوا ہوتا.........." اس نے مزید کہا۔ "تو میں دیپک کو ووٹ دیتا' اس کی پرفارمنس بہت اچھی تھی۔"

"بہت خوب۔" اورنگ زیب نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

پریم راج جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں چلتا ہوں' مجھے اسٹوڈیو بھی پہنچنا ہے۔"

"دیکھو پریم۔" اورنگ زیب نے کہا۔ "حقیقت یہ ہے کہ تم ایک بار اور میں دو بار

.... ہم دونوں ہی یہ ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ نامزدگیوں کی تو تعداد بھی یاد نہیں رہی۔ اس اعتبار سے ہم سینئر اور بڑے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ جو مستحق ہے ہم اسے جیتنے کا موقع دیں.........."

"راجا مجھے جانا ہے۔" پریم راج بولا۔

"ہم پر واجب ہے کہ ہم بہترین پرفارمنس کو ووٹ دیں۔ یہ خیال کئے بغیر کہ ہم نامزد کئے گئے ہیں۔ اس اسپرٹ کے بغیر فلم ایوارڈ کی کوئی اہمیت نہیں۔ بات صرف ایوارڈ حاصل کرنے کی نہیں' فن کی سربلندی بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے ایثار کرنا پڑتا ہے۔ فن کی آبرو اسی میں ہے کہ فنکار اسے دیانت داری سے سراہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ نامزدگی' صرف نامزدگی بھی بہت بڑا اعزاز ہے جہاں تک تعلق ووٹ کا ہے۔ اب ممبرز کا رجحان بدل گیا ہے کبھی کبھی تو مجھے شک ہوتا ہے کہ ان کے بچے' ان کے ملازم ان کی طرف سے بیلٹ پیپرز پر نشان لگا کر اسے بھیج دیتے ہیں۔ یہ دیکھا جاتا ہے کہ مقبول کون ہے۔ حالانکہ یہ الیکشن نہیں' سیلکشن ہے۔"

پریم راج نے پہلو بدلا۔ وہ انڈسٹری کے سب سے بڑے سب سے سینئر آرٹسٹ کو رپورٹرز کے سامنے نظرانداز کر کے رخصت ہونے کی حماقت نہیں کر سکتا تھا۔

"سو یہ ہماری ذمے داری ہے پریم راج کہ سینئر آرٹسٹ ہونے کے ناتے ہم بہترین پرفارمنس کو ووٹ دیں تاکہ فن کی آبرو قائم رہے۔ اچھی پرفارمنس کے مقابلے میں کمزور پرفارمنس پر ایوارڈ ملنے سے ایوارڈ کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔ یہ ذمے داری من مندر آرٹس اکیڈمی کے اراکین پر بھی عائد ہوتی ہے جو شائد فن سے محبت اور فن کی قدر کرنا بھول گئے ہیں۔ پریم.......... تمہیں اور مجھے ذمے داری نباہنی چاہئے۔"

"تم درست کہہ رہے ہو راجا! اچھا' اب میں چلتا ہوں۔"

"ایک منٹ رکو۔" اورنگ زیب نے کہا۔

"کیا بات ہے راجا' مجھے دیر ہو رہی ہے۔" پریم راج کے لہجے میں جھنجلاہٹ تھی۔

میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں بہترین پرفارمنس کس کی ہے اور میں کسے ووٹ دوں گا۔"

"پھر کبھی سہی' خدا حافظ۔" پریم راج نے کہا اور پلٹ کر چل دیا۔ اسے احساس ہو

رہا تھا کہ یہ لنچ اسے بے حد مہنگا پڑا ہے اور اس کی پوزیشن خاصی خراب ہو گئی ہے۔

پریم راج کے جانے کے بعد کچھ دیر خاموشی رہی۔ اورنگ زیب بدستور پیتا رہا۔

"راجا' تمہیں اکیڈمی پر اس طرح تنقید نہیں کرنا چاہئے تھی۔" دیپک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ روپ کمار اور رونی نے اس کی تائید کی۔

"مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں میں نے جو سچ سمجھا' محسوس کیا' وہی کہا اور اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا ہونا چاہئے' لیکن کیا ہو گا۔"

وہ سب سانس روک کر بیٹھ گئے۔ رپورٹرز بھی ساکت و صامت تھے۔

"میں نے پانچوں کی اداکاری دیکھی ہے۔ ان میں صرف ایک کارکردگی ایسی ہے جو بے پناہ صلاحیتوں کی آئینہ دار ہے۔ میں اسے غیر معمولی کارکردگی قرار دیتا ہوں اور وہ پرفارمنس ہے دیپک پٹیل کی' جسے میں پوری دیانت داری سے اپنا ووٹ دوں گا۔"

خاموشی گہری ہو گئی کتنے ہی منہ حیرت سے کھل گئے۔ دیپک تو پتھر کا مجسمہ بن گیا۔ اتنی بڑی کامیابی اس کے سان و گمان میں بھی نہیں تھی۔

"بھگوان کی قسم' یہی میں نے کہا تھا۔" رونی نے پُرجوش لہجے میں کہا۔ "کیوں دوست' میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں؟" اس نے دیپک کو مخاطب کیا۔

دیپک نے بمشکل سر کو تفہیمی جنبش دی۔ اس کے منہ سے آواز نہیں نکل سکی۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" روپ کمار بولا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اورنگ زیب سے بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ اس نے خود اپنا گلا گھونٹ لیا ہے۔ یہ سچائی......... یہ فن سے محبت کی باتیں......... یہ فن کی سربلندی کے لئے ایثار کی اپیل' یہ کیا حماقت ہے۔ کیا کیا ہے راجا نے' جب کہ ایوارڈ یقینی طور پر اسے ہی ملنا تھا۔

"راجا' آپ کا شکریہ۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے ایوارڈ سے بڑھ کر ہیں۔" دیپک نے جذباتی ہو کر کہا۔

"لیکن تم جیتو گے نہیں۔" اورنگ زیب کا لہجہ سرد تھا۔

دیپک پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ "میں تو مقابلے سے ویسے ہی دستبردار ہو گیا ہوں۔" اس نے کہا۔

"تمہارا وہ اشتہار۔" اورنگ زیب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "تم نے الفاظ کے

انتخاب میں بہت احتیاط برتی۔"

"لعنت ہو تم پر' خاموش ہو جاؤ۔" دیپک نے دل ہی دل میں کہا۔

"اس میں نہ انکار ہے نہ اقرار۔"

"شٹ اپ......... شٹ اپ۔" دیپک زبان خاموشی میں گڑگڑایا۔

"اب تم ہار گئے تو تمہاری عزت ہے اور تمہیں ایوارڈ ملا تو یہ تمہاری توہین ہو گی۔"

"کاش! رپورٹرز دفع ہو جائیں' ان کا کام تو ختم ہو چکا ہے۔" دیپک دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا۔

"راجا! تمہارے خیال میں دیپک ایوارڈ سے کیوں محروم رہے گا؟" روپ کمار نے پوچھا۔

"ہاں' وہ بہترین پرفارمنس کے باوجود ایوارڈ سے محروم رہے گا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ زیادہ مقبول نہیں' اور یہاں جیت' مقبولیت کی ہوتی ہے۔ دیپک بے رحم اور بد زبان ہے۔ انڈسٹری میں اس کا کوئی دوست نہیں۔"

"ویٹر! بل لاؤ۔" دیپک نے ویٹر کو پکارا۔ وہ یہ ظاہر کر رہا تھا جیسے اس نے یہ آخری بات سنی ہی نہیں۔

تو پھر کون جیتے گا؟" رونی نے پوچھا۔ "تم جیتو گے؟"

"احمقانہ بات ہے۔ میں کیسے جیت سکتا ہوں ہوں۔ آج کی اس تمام خرافات کے باوجود۔ ویسے بھی میں بڈھا ہوں۔ میرے خیال میں کوئی ہیرو جیتے گا۔ بھاری بھر کم..."

"راجا! تم ہو غصب کے آدمی۔" روپ کمار چہکا۔ اس کے خیال میں راجا کا اشارہ اس کی طرف تھا۔

"جیتو گے تم بھی نہیں۔" اورنگ زیب نے کہا۔ روپ کمار کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی۔ "تم کچھ زیادہ ہی ہیرو ہو۔ اداکاری کرتے ہوئے اچھے خاصے آدمی کا کارٹون معلوم ہوتے ہو۔"

روپ کمار کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "مردود' بڑبولے' اگر میں تیرے دو چار ہاتھ جما دوں تو........." اس نے چیخ کر کہا۔

"تم ایسا نہیں کرو گے' ورنہ مجھے فوراً" شہید کا رتبہ اور ایوارڈ مل جائے گا۔"

اورنگ زیب نے بے خوفی سے کہا۔ "مجھے تو کوئی پروا ہے نہیں۔ تم ایوارڈ سے محروم رہ جاؤ گے' سمجھے ہیرو۔"

روپ کمار نے خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن دانت پیس کر رہ گیا۔ "ٹھیک ہے دوست دیپو! میں چلتا ہوں۔" اس نے دیپک سے کہا۔ "تم نے چماروں کو مدعو کر کے غلطی کی ہے لیکن اس میں تمہارا قصور نہیں۔"

دیپک کا رنگ فق ہو گیا تھا۔ "چلو' میں تمہیں باہر چھوڑ آؤں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

ان کے جانے کے بعد رونی نے اورنگ زیب سے پوچھا۔ "میرے متعلق کیا خیال ہے۔"

"تم عقل مند آدمی ہو۔ جانتے ہو کہ تمہیں ایوارڈ نہیں ملے گا۔"

"درست۔" رونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "بچا صرف پریم راج۔"

"ہاں اور میرے خیال میں یہ ایوارڈ اسی کو ملے گا۔" اورنگ زیب نے کہا۔ "اس کی شہرت اچھی بھی ہے وہ چالاک بھی ہے اور محتاط بھی۔ اپنا اصل چہرہ اور اپنے گناہ چھپانے کا ہنر جانتا ہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔" رونی نے آہ بھر کے کہا۔

"اس کے ایوارڈ جیتنے کا تصور میرے لئے روح فرسا ہے لیکن کامیاب وہی ہو گا' کمزور پرفارمنس کے باوجود۔"

دوسری طرف دیپک نے روپ کمار کو رخصت کرتے وقت اس ناخوشگوار واقعے پر اس سے معذرت چاہی۔ "اگر ایوارڈ کا چکر نہ ہوتا تو میں اسی وقت اسے مزہ چکھا دیتا۔" روپ کمار نے دانت پیس کر کہا۔

"چھوڑو یار' دفع کرو اسے۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ تمہیں ایوارڈ مل جائے' میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

"مجھے عمر بھر افسوس رہے گا کہ میں تمہیں غلط سمجھتا رہا ہوں' میں شرمندہ ہوں دوست۔" روپ کمار کے لہجے میں پشیمانی تھی۔

"چھوڑو ان باتوں کو' بس تم جیت جاؤ۔"

"میں ضرور جیتوں گا' تم جیسے دوست جو میرے ساتھ ہیں۔" روپ کمار نے سینہ پھلا کر کہا۔ " اور ہاں' آئندہ ہفتے کو میرے ساتھ مچھلی کے شکار پر چلو نا۔ میری اپنی موٹر بوٹ ہے۔ مچھلی کے شکار کا تو بہانہ ہے۔" اس نے بائیں آنکھ میچ کر معنی خیز لہجے میں کہا۔ "کیا خیال ہے؟"

"اس ہفتے تو ممکن نہیں۔" دیپک نے جان بوجھ کر کہا۔

"تو اگلے ہفتے سہی۔"

"ہاں' یہ ٹھیک ہے۔"

روپ کمار کو رخصت کر کے دیپک دوبارہ اندر آیا۔ رونی اسے راستے ہی میں مل گیا۔ "لو بچو' میں تو چلا۔" اس نے خوش دلی سے کہا۔

"کیوں' اتنی جلدی کیا ہے؟"

"میں بہت تحمل مزاج آدمی ہوں یار' لیکن راجا کو زیادہ دیر برداشت کرنا ممکن نہیں۔"

"آئی ایم سوری رونی۔"

"ارے نہیں بھئی۔ معذرت کی ضرورت نہیں۔ ایک اعتراف اور کروں۔ شکست خوردہ لنچ میرا آئیڈیا سہی لیکن میں اس پر عمل نہیں کر سکتا تھا' اتنے بھانت بھانت کے لوگ یکجا کرنا۔ تم نے کمال کر دیا بچو لیکن اب اس راجا سے بوتل چھڑاؤ ورنہ ایمبولینس منگانا پڑے گی۔"

"اب کب ملاقات ہو گی؟"

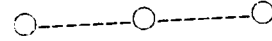
"شریف بدمعاش کے پریمیئر میں نہیں آؤ گے؟"

"اوہ! مجھے تو یاد ہی نہیں تھا۔" دیپک نے پیشانی پر ہاتھ مار کے کہا۔ اسے اب بھی یاد نہیں آیا تھا۔ ایسی باتوں کو یاد رکھنا حمید کی ذمے داری تھی۔

رونی کو رخصت کر کے دیپک اندر گیا۔ اس نے ہیڈ ویٹر کو بلا کر بل کی ادائیگی کی اور اسے تگڑی ٹپ دیتے ہوئے کہا۔ "راجا کو بتا دینا کہ مجھے ایک ضروری کام سے جانا پڑ گیا۔"

ہیڈ ویٹر نے اقرار میں سرہلا دیا۔ دیپک باہر نکل آیا۔ وہ بہت خوش تھا۔ شکست خوردہ اداکار

کے لیچ نے کمال کر دکھایا تھا۔ چاروں حریفوں نے متفقہ طور پر اسے فتح کا مستحق قرار دیا تھا۔ یہ بہت بڑی جیت تھی اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہ سب کچھ اخبارات میں شائع ہونے والا تھا۔ وہ احساس فتح سے سرشار تھا۔



اوم ناتھ نے دیپک کو خوش دیکھا تو اس کی باچھیں کھل گئیں۔ اسے اندازہ ہو گیا کہ صاب جی کامیاب واپس آیا ہے۔ دیپک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اب اسے حمید کا انتظار تھا پھر اسے خیال آیا کہ اس دوران کیوں نہ ایک کام ہی نمٹا لیا جائے۔ اس نے ڈائری میں کرنل مودی کا نمبر ڈھونڈا۔ اسکول کے دنوں میں وہ اور مودی ساتھ پڑھتے تھے۔ وہ ساتھ بہت مختصر تھا' کیونکہ دیپک کو اسکول راس نہیں آیا۔ دادی نے جلد ہی اسے اسکول سے اٹھا لیا تھا۔ مودی بہت وضع دار آدمی تھا۔ وہ اس پرانے ساتھ کو اب تک نہیں بھولا تھا۔ محاذ جنگ پر کارناموں کے صلے میں اسے تمغہ بھی ملا تھا۔ وہ ہمیشہ دیپک سے کہتا تھا کہ اسے اپنے اداکار دوستوں سے متعارف کرائے لیکن دیپک کا کوئی دوست ہی نہیں تھا۔

اس وقت بھی فون پر مودی نے وہی فرمائش دہرائی۔ "بہت دنوں سے عیاشی بھی نہیں ہوئی ہے" اس کے لہجے میں پشیمانی تھی۔

دیپک کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔ "یہ بتاؤ' تمہاری چھٹی کس دن ہوتی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہفتہ اور اتوار۔"

"تو سنو کرنل! اس ہفتے کے بعد جو ہفتہ آئے گا' اس کے لئے ہم نے شاندار پروگرام بنایا ہے۔ سمندر کے سینے پر عیاشی کا۔ میرے ایک اداکار دوست کی اپنی بوٹ ہے۔"

"بہت خوب! میں تو ابھی سے ایکسائٹ ہو رہا ہوں۔" ریسیور پر کرنل مودی کی سرد آہ سنائی دی۔ "یہ بتاؤ بوٹ کس کی ہے؟"

"روپ کمار کی۔"

ریسیور پر چند لمحے گالیوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دیا پھر کرنل نے پوچھا۔ "یہ تم نے

ایسے ذلیل لوگوں سے دوستی کب سے شروع کر دی۔"

دیپک مسکرایا۔ کرنل اسی مزاج کا آدمی تھا۔ وطن کے سلسلے میں ڈراما اسے سخت ناپسند تھا' اس کا کہنا تھا کہ جو لوگ جنگ کے متعلق کچھ نہیں جانتے' وہ اس موضوع پر فلم کیوں بناتے ہیں اور تھرڈ کلاس لفنگوں کو وطن پرست اور جان پر کھیلنے والے فوجیوں کا کردار کیوں دیا جاتا ہے۔ " او بھائی صاحب' اس موقع پر سیاست نہ بگھارو۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "تمہیں عیاشی سے مطلب ہے یا اس جعلی ہیرو سے۔ تم اسے یہ بھی نہ بتانا کہ فوج میں ہو اور بہادری کا تمغہ جیت چکے ہو' بس منہ بند رکھنا اور رنگینیاں سمیٹتے رہنا۔"

"او بھگوان' تو اب مجھے لفنگوں سے آرڈر لینے پڑیں گے۔ لیس سر' شری دیپک ....لیس سر' میں تیار ہوں سر۔"

دیپک نے اسے پروگرام کی تفصیل بتائی اور ریسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے حمید کمرے میں آیا۔ اس کے چہرے سے خوشی پھوٹی پڑ رہی تھی۔ وہ آتے ہی دیپک سے لپٹ گیا۔ اس کے منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکل رہی تھیں۔

"رپورٹرز نے کچھ مس تو نہیں کیا۔" دیپک نے اسے دور ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے ایک ایک لفظ نوٹ کیا ہے سوائے تمہاری باتوں کے۔" حمید نے کہا۔ "انہیں پتا ہے کہ چاروں اداکار تمہیں ایوارڈ کا مستحق سمجھتے ہیں اور یار............ اور رنگ زیب نے تو حد ہی کر دی۔"

"میں اس سے منہ چھپا کر بھاگا ہوں' کمبخت خطرناک ہوتا جا رہا تھا۔"

"جب میں وہاں سے چلا ہوں' تو وہ دوسری بوتل لئے بیٹھا تھا لیکن وہ بالکل سوبر تھا۔ میرا مطلب ہے' تمہیں ایوارڈ کا مستحق قرار دیتے ہوئے وہ نشے میں ہرگز نہیں تھا۔ کل یہ خبر پہلے صفحے پر شائع ہو گی۔ اس کے ووٹ کی تو زیادہ اہمیت نہیں لیکن اس نے اکیڈمی کے اراکین کو جس طرح رگڑا ہے اور وہ بھی ایوارڈ کے دنوں میں' وہ ناقابل فراموش ہے۔"

"میں نے اس سے بڑا بے وقوف آج تک نہیں دیکھا۔"

"اس نے جو کچھ کہا' سچ تھا۔"

"لیکن اس نے اپنے لئے ایوارڈ کا کوئی امکان نہیں چھوڑا۔"

"اسے ایوارڈ کی پروا بھی نہیں ہے۔ بہرحال' دیپو! اب ایوارڈ تمہارا ہو گیا۔ یہ ایوارڈ تم ہی لو گے' صرف اپنی کارکردگی کی بنیاد پر۔"

"سچ کہہ رہے ہو؟" دیپک نے پوچھا۔ اس کے جسم میں سنسنی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔

"بالکل' تم صرف اپنی کارکردگی کی بنیاد پر یہ ایوارڈ جیتو گے۔"

دیپک کسی سوچ میں پڑ گیا پھر اس نے بڑی اداسی سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نے کبھی تمہیں غلط گائیڈ کیا ہے؟" حمید نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

"یار یہ سب نہ شروع کر دینا پھر' میں عاجز آ گیا ہوں یہ سن سن کر۔"

"میرا مشورہ مانو' اپنا منصوبہ منسوخ کر دو۔" حمید نے سنجیدگی سے کہا۔ "اپنی مہم مجھے سونپ دو۔ خدا کی قسم ایوارڈ تمہیں ہی ملے گا' کسی بدمعاشی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

دیپک چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔ "نہیں میں ناکامی کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ ممکن ہے' تمہارا دعویٰ درست ہو لیکن غلط ہوا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ میرا منصوبہ یقینی ہے۔"

"اور اگر منصوبے میں رکاوٹ پڑ گئی تو؟" حمید نے اعتراض کیا۔

"یہ ممکن نہیں ہے' تمہاری مدد سے میں اس پر کامیابی سے عمل کر سکوں گا۔"

"دیپو' ان چاروں کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کے بعد تم عمر بھر کڑھتے رہو گے' خود سے نفرت کرو گے۔"

"ہرگز نہیں میں جانتا ہوں کہ اورنگ زیب کے سوا ان میں سے ہر ایک میری پیٹھ میں خنجر گھونپنے کو تلا بیٹھا ہے۔"

"خیر چھوڑو' یاد رکھنا کہ آج تمہیں سودائی کے پریمیئر میں شریک ہونا ہے۔" حمید نے اسے یاد دلایا۔ "بہت اہم موقع ہے۔ ٹی وی والے کوریج کریں گے۔"

"لیکن میں تنہا نہیں جاؤں گا۔ میرے لئے کسی اچھی سی ساتھی کا بندوبست کرو۔ اچھی کا مطلب سمجھتے ہو نا؟" حمید نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کل یہ خبر چھپ جائے گی کہ روپ کمار' رونی اور اورنگ زیب مجھے ووٹ دے رہے ہیں۔ پریم راج اگر خود مقابلے میں شریک نہ ہوتا تو وہ بھی مجھے ووٹ دیتا۔ اس کے بعد ایک مسئلہ سامنے آئے گا۔ میں مقابلے سے دستبردار ہو چکا ہوں' اب میں کوئی اشتہار نہیں دے سکتا چنانچہ یہ کام کسی اور کو کرنا ہو گا۔ ایک تو تم ہو اور دوسرا دنیش۔ اس کے علاوہ اور کسی کو تلاش کرو۔ مشہور شخصیت ہو تو اچھا ہے۔ سمجھ رہے ہو نا کہ اشتہار کا مضمون کیا ہو گا۔ تم میرے اشتہار کو احمقانہ اور میری جذباتیت پر مبنی قرار دیتے ہوئے اکیڈمی کے ممبرز سے اپیل کرو گے کہ وہ میری احمقانہ جذباتیت اور سچائی کو نظرانداز کریں اور فرشتہ' میں میری لازوال پرفارمنس کو نظرانداز نہ کریں کیونکہ ووٹ پرفارمنس کو ملنا چاہئے' سمجھ گئے؟"

حمید نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے منصوبے کے سلسلے میں نظرثانی کر لو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم زندگی کو فلم بنا کر رکھ دو اور اس فلم کا تقسیم کار میں ہوں۔"

"ہیمی ڈیئر' میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اداکاری پارٹ ٹائم نہیں بلکہ فل ٹائم جاب ہے۔ اورنگ زیب نے کہا ہے کہ مجھے ووٹ دے گا۔ کیونکہ میری پرفارمنس سب سے اچھی ہے لیکن اس نے یہ بھی کہا ہے کہ میں ایوارڈ نہیں جیت سکتا کیونکہ میں مقبول نہیں ہوں۔ سو ڈیئر ہیمی' میں راتوں رات مقبول تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ کر سکتا ہوں کہ اپنے حریفوں کی مقبولیت کم کرنے کی کوشش کروں اور مقبولیت کے اعتبار سے انہیں خود سے نیچے لے آؤں یہی وجہ ہے کہ مجھے اپنے منصوبے پر عمل کرنا ہو گا۔"

حمید نے سوگواری سے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اور دوست' شریف بدمعاش کے پریمیئر کا دعوت نامہ بھی ملا ہو گا۔" دیپک نے پکارا۔ حمید رک گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھے بغیر اثبات میں سر ہلایا "میں شریک ہوں گا۔" دیپک نے اعلان کیا۔

"اور وہاں کسے قتل کرنے کا پروگرام ہے؟" حمید نے پلٹ کر پوچھا۔

"رونی کو۔"

"سنو دیپو' اس کے ایوارڈ لینے کا کوئی امکان نہیں پھر اتنے عمدہ' نفیس' نرم خو' نرم

گفتار مزاج آدمی کو تکلیف پہنچانے کی کیا ضرورت ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہ اپنے دفاع میں قتل کرنا ہوگا۔"

"تم رونی کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟"

"نہ سنو تو بہتر ہے۔ باضمیر لوگوں کو معلومات کے معاملے میں محتاط رہنا چاہئے۔"

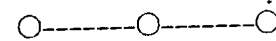
"اس کی بے راہ روی ثابت کرو گے دنیا پر؟" حمید نے زہریلے لہجے میں پوچھا۔

دیپک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "لیکن یہ بات تو ساری دنیا کو معلوم ہے۔" حمید نے اعتراض کیا۔

"درست ہے لیکن چھپی ہوئی خبر کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔" دیپک نے کہا۔

حمید کے چہرے پر کراہت کا تاثر دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھا۔ "ہیمی، مجھے بھی یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا لیکن میں مجبور ہوں۔"

"بہت خوب فل ٹائم ایکٹر، لیکن یاد رکھنا اپنی ان حرکتوں کی بنا پر ایک دن تم خود سے نفرت محسوس کرو گے۔" حمید نے نفرت سے کہا اور باہر نکل گیا۔



پرکاش کا دفتر، دفتر کم اور ڈربا زیادہ لگتا تھا۔ اس کی سیکرٹری جولیا کو بہ مشکل قبول صورت کہا جا سکتا تھا لیکن وہ بہت چالاک اور تیز لڑکی تھی۔ دیپک کے نزدیک وہ ناقابل اعتماد تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے جولیا کی مبارک باد پر کوئی خاص رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

وہ اندرونی کمرے میں چلا گیا، جہاں پرکاش کاؤچ پر لیٹا خراٹے لے رہا تھا۔ دیپک نے اسے جھنجوڑ جھنجوڑ کر اٹھا دیا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے پانچ ہزار ہرگز نہیں دوں گا۔ کجا یہ کہ تم دن دیہاڑے سو رہے ہو۔" دیپک نے سخت لہجے میں کہا۔ "کوئی نئی تازی؟"

"صرف دن اور تاریخ نئی ہے۔ باقی سب کچھ پرانا ہے۔" پرکاش نے نہایت اطمینان سے کہا۔ "اور ہیرو، مجھ پر سواری کرنے کی کوشش نہ کرو۔ رات بھر اس مردود پریم راج کے پیچھے لگا رہا ہوں میں۔"

"کوئی بات تو نہیں بنی ہوگی؟"

"نہیں، پریم راج ویسے ہی محتاط آدمی ہے۔ اب ایوارڈ کی وجہ سے اور محتاط ہو گیا ہے۔"

"ٹھیک ہے پانچ ہزار کمانے کی ایک اور صورت بھی ہے۔" دیپک نے کہا پھر وہ دیر تک اسے سمجھاتا رہا۔ پرکاش اسے ستائشی نظروں سے دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ کمبخت بلا کا منصوبہ ساز ہے، لیکن جلد یا بدیر ثابت ہو جائے گا کہ کسی نے رونی کو پھنسانے کی کوشش کی ہے، دیپک نے منصوبہ بیان کرنے کے بعد کہا۔ "چنانچہ ہم ایک تیر سے دو شکار کریں گے۔" اس نے جیب سے ایک چیک نکال کر میز پر رکھ دیا۔

پرکاش نے چیک کا جائزہ لیا۔ اس پر ۲۱ جنوری کی تاریخ تھی۔ وہ پانچ سو روپے کا چیک تھا اور اس پر پریم راج کے دستخط تھے، "بھگوان۔" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ "مجھے تو تم سے ڈر لگنے لگا ہے۔" اس نے کہا اور یہ حقیقت بھی تھی۔ "یہ چیک تمہیں کہاں سے ملا؟"

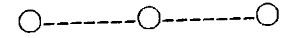
"اگر پریم راج نے یہ چیک مجھے دیا ہوتا تو بے کار تھا۔" دیپک نے کہا۔ "اس نے اسٹوڈیو میں فلاش کھیلتے ہوئے ونیش سے ہارنے کے بعد اسے اسی چیک کے ذریعے ادائیگی کی تھی۔"

"اور تم وہاں موجود تھے؟"

"ہرگز نہیں، میں نے زندگی میں کبھی جوا نہیں کھیلا۔ ونیش اپنے جیتنے کا فخریہ اعلان کر رہا تھا۔ اس کے پاس ایسے کئی چیک تھے۔ کئی لوگوں کے، میں نے اسے پانچ سو روپے دے کر اس سے یہ چیک لے لیا تھا۔ اس وقت یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ اس سے اتنا بڑا فائدہ اٹھا سکوں گا۔"

"تم اس سے شدید نفرت کرتے ہو؟"

"نہیں، میں کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں، بس۔ اب آگے بڑھو۔ پریم راج کو یاد آ جائے گا کہ اس نے یہ چیک ونیش کو دیا تھا۔ ونیش اس معاملے میں مجھے کبھی نہیں پھنسائے گا۔ وہ مالی طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ میں اس کی آخری امید ہوں، وہ مجھے کبھی نہیں گنوائے گا، سمجھے!"



دیپک کو اس سے غرض نہیں تھی کہ سودائی کے پر۔میئر میں شریک ہونے کے لئے اس کی ساتھی کون ہو گی۔ اطلاعی گھنٹی بجی۔ اس نے دروازہ کھولا۔ دروازے پر حمید کے ساتھ کامنی کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا۔ وہ دونوں اندر آ گئے۔ "ہیلو مس سی فور کامنی' فرام کے فور کلکتہ۔" اس نے خوش دلی سے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ سرد تھا۔

"اے تمہیں کیا ہو گیا؟" حمید نے حیرت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں' تم یہ بتاؤ کہ پر۔میئر میں میرے ساتھ کون شرکت کرے گا اور کہاں ہے وہ؟" دیپک نے پوچھا۔

"پاگل ہوئے ہو' کامنی کو' میں اسی لئے تو لایا ہوں۔"

"کیا.......... کیا چکر چل رہا ہے' یہ کیسا مذاق ہے؟"

"حمید کو کچھ بھی معلوم نہیں؟" کامنی نے دیپک سے کہا۔

"کیا معلوم نہیں۔" حمید نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔ "کیا ہو رہا ہے یہ' میں نے فون پر کامنی کو پر۔میئر کے لئے مدعو کیا۔ کامنی رضامند ہو گئی۔ میں اسے یہاں لے آیا پتا تو چلے کہ چکر کیا ہے۔" وہ جھنجلا رہا تھا۔

دیپک کامنی کو بغور دیکھ رہا تھا۔ یہ لڑکی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی' لیکن وہ اسے کھونا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ بہت خوبصورت اور بہت پیاری لڑکی تھی۔ یہ خیال ہی اذیت ناک تھا کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہے۔

"تم نے بھی نہیں بتایا۔" کامنی نے دیپک سے کہا۔ "ورنہ حمید مجھے کبھی فون نہیں کرتا۔"

"مجھے بتاؤ تو سہی کہ بات کیا ہے' میں پاگل ہو جاؤں گا۔" حمید نے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہمارے درمیان' ہم لڑ پڑے تھے پچھلی بار۔" دیپک نے جلدی سے کہا۔ "غلطی میری تھی۔"

"تو چلو' اب اصلاح کر لو اپنی۔ اچھا میں چلتا ہوں۔" حمید یہ کہہ کر چلا گیا۔ اس کے

جانے کے بعد دیپک' کامنی کی طرف متوجہ ہوا۔ "یہ کیا چکر ہے؟"

"میں تم سے ملنا چاہتی تھی پہلے' میں نے سمجھا کہ حمید نے تمہاری ہدایت پر مجھے فون کیا ہے پھر مجھے اندازہ ہو گیا کہ ایسا نہیں ہے لیکن تم سے ملنے کو جی چاہتا تھا۔"

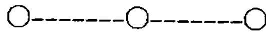
"تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو۔"

وہ بڑی بڑی آنکھیں جھک گئیں۔ "میں نے تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے نا؟" اس نے آہستہ سے کہا۔ "اور اب میں کہوں کہ میں نے جو کچھ کہا' وہ غلط تھا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا' میں تم سے شرمندہ ہوں۔"

دیپک اس خوبصورت معمے کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ "دیکھو سی' تم میری سمجھ میں نہیں آئیں۔" اس نے کہا۔ "عام طور پر میری کھال بہت موٹی ہے لیکن تمہاری باتیں چبھتی ہیں۔ پتا نہیں کیوں' میں خود بھی نہیں سمجھ پاتا۔ تم بہت خوبصورت ہو اور میں نہیں چاہتا کہ اس انڈسٹری کے بھیڑیئے.........."

"تم.......... تم رقابت محسوس کر رہے ہو؟" کامنی کے رخسار تمتما اٹھے۔ "آؤ' اب چلیں۔"

دیپک نے اس کی آنکھوں میں جھانکا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ اپنی انجانی کیفیات سے خوفزدہ تھا۔ زندگی میں پہلی بار وہ خود کو محبت میں گرفتار محسوس کر رہا تھا۔ بات تو خوف کی ہی تھی۔



ٹی وی کوریج کا مرحلہ بخیر و خوبی گزر گیا۔ فلم کے دوران دیپک کی تمام تر توجہ کامنی کی طرف رہی۔ وہ بہت خوش تھا۔ کامنی نے بھی اس کی توجہ کو محسوس کر لیا تھا۔ دیپک بھی خوش تھا کہ اجیت نے فلم میں بہت اچھی اداکاری کی تھی۔ دیپک کو منہ دکھاوے کی تعریف کا مرحلہ بہت گراں گزرتا تھا لیکن اس روز اجیت کو سراہنا بہت آسان تھا۔ اس کی عمدہ اداکاری کی وجہ سے۔

فلم کے بعد ڈنر تھا۔ اس دوران اسٹارز کی ملاقاتیں اور ان کے درمیان گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دیپک کو احساس تھا کہ ہر شخص کی نظریں کامنی کی طرف اٹھ رہی

ہیں اور لوگ اسے حاسدانہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کا سینہ فخر سے پھول گیا۔ کامنی کا ساتھ اس کے لئے بہت سود مند ثابت ہوا تھا۔

کھانے کے موقع پر وہ دینش کے ساتھ بیٹھے۔ کھانے کے بعد وہ نکل ہی رہا تھا کہ پریم راج سے ٹکراؤ ہو گیا۔ اسی وقت دور رونی کھڑا نظر آیا۔ دیپک نے اسے دیکھ کر ہاتھ لہرایا اور پھر کامنی کو پریم سے متعارف کرایا۔

"آپ کو اسکرین پر اتنی بار دیکھا ہے کہ لگتا ہے' آپ کو برسوں سے جانتی ہوں۔" کامنی نے پریم راج سے کہا۔

"کاش' یہ سچ ہوتا" پریم راج نے بڑی حسرت سے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ آپ لوگ پہلے بھی ملے ہوں گے۔" دیپک نے کہا۔ "فرشتہ میں کامنی نے بھی کام کیا تھا۔"

"کیا! مجھے تو یاد نہیں............؟"

"ظاہر ہے میرا کام آپ دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں تھا۔ مختصر سا کردار تھا وکیل کی بیوی کا اور جس روز میری شوٹنگ تھی' آپ دونوں سیٹ پر موجود نہیں تھے۔" کامنی نے وضاحت کی۔

"گڈ" دیپک نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں یاد آگیا۔" پریم راج نے کہا۔ "تم نے بہت اچھی اداکاری کی تھی۔ میرے ساتھ کام کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

دیپک کے وجود میں غصے کی تند لہر اٹھی۔ پریم راج نے میرے ساتھ کہا تھا۔ ہمارے ساتھ نہیں۔

"سوری' وہ تو میں نے یونہی شوقیہ کام کر لیا تھا مجھے اداکاری سے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"پھر بھی۔ سوچو ذرا' تم تو مدھو بالا اور ہیما مالنی کو بھی مات کر دو گی......."

"وہ لو' تمہاری مدھو بالا آگئی۔" دیپک نے تپ کر کہا۔ "تمہارے پیروں کی زنجیر' ذرا پلٹ کر دیکھو۔"

پریم راج نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کی بیوی سلمٰی اس طرف آ رہی تھی۔ ۳۵ سال کی

عمر میں بھی وہ حسین کہلانے کی مستحق تھی۔ وقت اس کے وجود پر سے بہت آہستگی سے گزرا تھا۔ اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ تین بچوں کی ماں ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس کا اور پریم راج' دونوں کا کبھی کوئی سیکنڈل نہیں بنا تھا۔ "ہیلو دیپک۔" اس نے سرد مہری سے کہا اور کامنی کی طرف دیکھا۔

"ڈارلنگ' یہ کامنی ہے' اس نے فرشتہ میں ایک رول کیا تھا۔" پریم راج نے بتایا۔

"مجھے یاد ہے' وکیل کی بیوی کا رول تھا۔" سلمٰی نے کہا۔

"کمال ہے! آپ کو یاد کیسے رہ گیا؟" کامنی نے حیرت سے پوچھا۔

"پروڈیوسر کی بیوی ہونے کی حیثیت سے اس کی فلم مجھے دس دس بار دیکھنا پڑتی ہے۔" سلمٰی نے کہا۔ اس کے لہجے میں شکایت نہیں تھی پھر وہ پریم راج کی طرف مڑی۔

"چلیں ڈیئر!"

دیپک چند لمحے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ "اس کا بس چلتا تو تمہارے ساتھ دنیا کے آخری سرے تک پیدل چلنے کی کوشش کرتا۔" اس نے تلخ لہجے میں کامنی کو بتایا۔

"تو یہی خواہش تمہاری بھی تو ہوگی؟"

"ہاں لیکن میری بات اور ہے' میری خواہش کا انداز اور ہے۔"

وہ مسکرائی۔ "تم انڈسٹری میں بہت بدنام ہو اس سلسلے میں۔ میں تمہاری شہرت سے بے خبر نہیں ہوں۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے لیکن یقین کرو' تمہاری بات اور ہے' تم مختلف ہو اور تمہارے متعلق میرا رویہ اور انداز بھی مختلف ہے۔"

کار ڈرائیو کرتے ہوئے دیپک اسی بارے میں سوچتا رہا۔ اسے اپنی آزادی ہمیشہ عزیز رہتی تھی۔ اس کا فارمولا تھا کہ لگاؤ ہوگا تو چوٹ بھی لگے گی اور وہ چوٹ کھانے کا قائل نہیں تھا لیکن کامنی اس کے حواس پر چھا گئی تھی۔ اس نے کن انکھیوں سے کامنی کو دیکھا۔

"روشنی سرخ ہو گئی ہے۔" کامنی نے اسے بتایا۔

"اس نے پوری قوت سے بریک لگایا۔ کار عین کراسنگ لائن پر رکی۔ "خیریت تو ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟" کامنی نے پُر تشویش لہجے میں پوچھا۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے لیکن تمہاری موجودگی میں' میں کسی اور چیز پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا۔"

"تو میں اتر جاتی ہوں۔" کامنی کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"نہیں' مجھے تم سے باتیں کرنا ہیں۔"

"لائٹ گرین ہو گئی ہے۔" کامنی نے اسے یاد دلایا۔ اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر کامنی نے کہا۔ "میں تمہاری شکر گزار ہوں' تمہارا ساتھ پر لطف رہا۔"

"میں........ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔" دیپک نے اٹک اٹک کر کہا۔ اس نے زندگی میں اتنے مکالمے بولے تھے۔ اتنی اداکاری کی تھی کہ اب اس کے پاس اپنا مافی الضمیر واضح کرنے کے لئے نہ الفاظ تھے اور نہ تاثرات۔ وہ محبت میں مبتلا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ اس موقع پر کوئی ایسا ویسا اظہار کرے جو وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے' جھوٹ موٹ۔ کامنی کے معاملے میں وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا۔

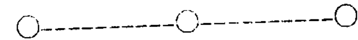
"میں جانتی ہوں۔" کامنی نے نرم لہجے میں کہا' جیسے سب کچھ سمجھ گئی ہو۔ "کچھ نہ کہو دیپک اور اب مجھے اتار دو' مجھ سے اب کبھی نہ ملنا۔ میں التجا کروں تب بھی' ورنہ میری نحوست تمہیں لے بیٹھے گی۔ میں تمہیں نادانستہ بھی برباد نہیں کرنا چاہتی۔ میں وہ لڑکی ہوں' جس کا لمس ہر چیز' ہر شخص کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ میں گناہ گار ہوں اور یہ میری سزا ہے میں اس سزا میں تمہیں شریک نہیں کرنا چاہتی' پلیز۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہو' میری سمجھ میں کچھ نہیں........"

"کیسے آئے گا' تم مجھے جانتے ہی کب ہو۔"

"سنو سی' میں دو تین دن کے لئے دہلی جا رہا ہوں' واپس آتے ہی تم سے ملوں گا' مجھے تم سے محبت ہے۔" اچانک دیپک کو احساس ہوا کہ اس نے کتنی آسانی سے' بغیر کسی شرمندگی کے گھسا پٹا مکالمہ ادا کر دیا ہے' پوری سچائی کے ساتھ۔ "میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

دیپک نے کامنی کو اس کے فلیٹ پر اتارا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا۔



دیپک نہیں چاہتا تھا کہ حمید' پرکاش کو اس کے ساتھ دہلی روانہ ہوتے دیکھے' اسی لئے وہ حمید کو اپنے ساتھ نہیں لایا۔ البتہ اس نے حمید کے لئے تحریری ہدایات اوم ناتھ کے پاس چھوڑ دی تھیں۔ اس نے ہدایت کی تھی کہ وہ کامنی کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اکٹھی کر کے رکھے۔

دہلی ایئرپورٹ سے ان دونوں نے ٹیکسی لی۔ "تم کہاں ٹھہرو گے؟" دیپک نے پرکاش سے پوچھا۔

"شالیمار ہوٹل۔"

"ٹھیک ہے۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ اب رونی مجھے تمہارے ساتھ دیکھے۔"

"یہاں میری ایک دوست ہے کانتا' میں اس سے کام لوں گا۔" پرکاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس' میں تم سے رابطہ رکھوں گا۔" وہ ٹیکسی سے اتر گیا۔

دیپک نے اپنے لئے ٹاور پلازہ میں کمرہ ریزرو کرایا تھا۔ وہ ہوٹل پہنچا تو اسے حمید کا پیغام ملا۔ اس نے ایوارڈ کے لئے مہم شروع کر دی تھی۔ دوسرا پیغام اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ فلم ٹائمز کا کیلاش اس سے ملنا چاہتا تھا۔ دیپک نے کیلاش کو ٹاور پلازہ بلا لیا۔ انٹرویو بہت اچھا رہا۔ دیپک مطمئن تھا۔

تھوڑی دیر بعد پرکاش نے فون کر کے بتایا کہ اس نے رونی کے لئے جال بچھا دیا ہے۔ اس کے بعد تنہائی تھی' سی.......... کامنی کا تصور تھا اور وہ تھا۔

اگلی صبح کے اخبارات نے اس کا دل خوش کر دیا۔ ہر اخبار نے اورنگ زیب کو سب

سے زیادہ اہمیت دی تھی "فلمی صنعت کے سب سے بڑے اداکار اورنگ زیب نے آج یہاں بمبئی میں انکشاف کیا کہ وہ بہترین اداکار کے ایوارڈ کا مستحق دیپک پٹیل کو سمجھتے ہیں اور دیپک ہی کو ووٹ دیں گے۔ واضح رہے کہ دیپک پٹیل پہلے ہی ایوارڈ کے مقابلے سے دستبردار ہو چکے ہیں۔"

ابھی وہ اخبار پڑھ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف حمید تھا۔ "مبارک ہو سر۔" اس کے لہجے میں خفیف سا طنز تھا۔ "آپ سب سے آگے نکل گئے ہیں۔"

"میرا موڈ خراب کرنے کی کوشش نہ کرو ہیمی" دیپک نے خشک لہجے میں کہا۔ "میں اس وقت اخبار پڑھ رہا ہوں۔"

"اخبار تو بمبئی کے ہیں پڑھنے کے قابل۔ رینا نے تمہاری کارکردگی اور اس پر چاروں حریفوں کے تبصروں پر مشتمل پورا کالم لکھا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ پریم راج صرف خود پرستی کی وجہ سے خود کو ووٹ دے گا ورنہ اس نے تسلیم کرلیا ہے کہ تمہاری کارکردگی سب سے اچھی تھی۔ اس وقت پریم راج اس وقت کو کوس رہا ہو گا جب اس نے لنچ کی دعوت قبول کی تھی۔"

"گڈ' شاندار.......... بس اسی پر توجہ رکھو اپنی۔ ہمارا مقابلہ اسی سے ہے۔" دیپک نے کہا۔

"اور تمہارے خیال میں رونی کا کوئی چانس نہیں ہے؟"

"تمہیں فون پر یہ بکواس نہیں کرنا چاہئے۔"

"اوہ! میں تو بھول ہی گیا تھا کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔" حمید نے زہریلے لہجے میں کہا۔ "اور سازشی لوگوں کو یہ بات یاد رکھنا چاہئے۔"

اس لمحے دیپک کو یقین ہو گیا کہ حمید اس سے نفرت کرتا ہے لیکن اس کا منطقی ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ حمید آج جو کچھ بھی تھا' اسی کے دم سے تھا۔ اس کے بغیر اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ "دیکھو دوست ہیمی' مسخرا پن مت کرو' یہ بہت سنگین وقت ہے۔"

"میری فکر نہ کرو' میں تو کسی قبر کی طرح خاموش ہوں۔"

"یہ کیا بکواس ہے؟"

"میں پریشان ہوں' شاید خود سے شرمندہ بھی ہوں' ہاں' واقعی مجھے خود پر شرم آ رہی ہے۔"

"تو تمہیں فوراً" اس کچرا گاڑی سے اتر جانا چاہئے۔"

"بہت دیر ہو گئی' اب یہ ممکن نہیں" حمید کے لہجے میں تاسف تھا۔

"میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔"

"مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں۔"

"میرا مطلب ہے' اس سے ہمارے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔"

"بہت بہت شکریہ لیکن اب میں تمہاری کچرا گاڑی سے نہیں اتر سکتا کیونکہ اس وقت تک میں بری طرح آلودہ ہو چکا ہوں جسم سے برسوں بدبو آتی رہے گی۔" حمید نے کہا۔ "اور ایک بات۔ میں نے اشتہار چھپنے کو دے دیا ہے' اپنے دستخط سے۔ اس میں لکھا ہے کہ تمہاری بات کو اہمیت نہ دی جائے' تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا۔"

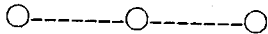
"یہ ہوئی نا بات دوست۔"

"پھر میں نے دنیش کی طرف سے بھی اشتہار لکھ لیا ہے۔"

"بہت خوب ہیمی' تم شاندار جا رہے ہو' خواہ مخواہ اپنے ضمیر پر بوجھ مت سوار کرو۔ اپریل تک سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"او ہاں' میں نے کامنی کے متعلق معلوم کیا۔ اس کی شادی گوپال نامی شخص سے ہوئی تھی۔ دہلی کی بات ہے' گزشتہ جون کی۔ اس کے شوہر نے شادی کی رات خودکشی کر لی تھی۔"

دیپک سناٹے میں آ گیا۔ اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔



اخبار سے پتا چلا کہ گوپال نے اپنے نویں منزل کے فلیٹ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ پولیس نے اس کی موت کو خودکشی قرار دیا تھا۔ اس کی بیوہ کامنی کی حالت بہت تباہ تھی۔ وہ اس کی خودکشی کا کوئی ممکنہ سبب نہیں بتا سکی تھی۔ وہ گوپال کی شادی کی رات تھی۔

دیپک نے اخبار ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔ اب اس کی سمجھ میں آیا کہ کامنی اپ سیٹ کیوں ہے۔ ایسا کیوں ہے کہ وہ اس کے قریب بھی آنا چاہتی ہے اور قربت سے بچنے کی خواہش مند بھی ہے۔ سہاگ رات اور بیوگی کا بوجھ۔ وہ سوچ کر ہی لرز گیا لیکن درحقیقت کیا ہوا تھا' اس نے فیصلہ کیا کہ یہ تو کامنی ہی بتائے گی۔

دیپک ہوٹل پہنچا تو کاؤنٹر پر کسی کا پیغام ملا۔ پیغام دینے والے نے اپنا فون نمبر دیتے ہوئے دیپک کو اس نمبر پر فون کرنے کو کہا تھا۔ دیپک نے اندازہ لگایا کہ وہ یقیناً" پرکاش ہو گا۔ اس نے اپنے کمرے میں پہنچتے ہی اس نمبر پر رنگ کیا۔ دوسری طرف سے ایک بھاری نسوانی آواز سنائی دی۔ دیپک نے اپنا نام بتایا۔ اگلے ہی لمحے اسے پرکاش کی آواز سنائی دی۔

"سوئیٹ پرنس......... ایک رکاوٹ اچانک سامنے آ گئی ہے۔"

"نہیں' بھگوان کے لئے' اس مرحلے پر نہیں۔" دیپک نے گڑگڑا کر کہا۔

"کیا کروں' تمہارا رونی اپنے موہن کو ساتھ لایا ہے۔ اب کیا کروں' تم ہی بتاؤ؟"

دیپک نے تیزی سے سوچنے کی کوشش کی لیکن معاملہ تیزی کا نہیں تھا۔ "تم .... تم اس موہن سے جھگڑا کر لو' کسی طرح اسے اندر کرا دو۔ اس طرح تمہارے والے لڑکے کی جگہ بن جائے گی۔"

"کیا بات کر رہے ہو۔ اس طرح تو میں بھی گرفتار ہو جاؤں گا۔" پرکاش نے احتجاج کیا۔ "اور اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ لڑکا' رونی کے ہوٹل کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ دراصل اس لڑکے سے کانتا کام لے رہی ہے......... میری دوست۔ لڑکے کا نام بھولا ہے' وہ رونی کے ہوٹل جا چکا ہے اور اب جگہ بنانے کی کوشش کر رہا ہو گا۔"

"بیڑا غرق!"

"ضروری نہیں' ممکن ہے' بات بن ہی جائے۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ لڑکا بھولا نہ تمہاری طرف اشارہ کر سکتا ہے اور نہ میری طرف......... بلکہ وہ تو کانتا کا نام بھی نہیں لے گا۔ پریم راج کا چیک اس کے پاس ہے وہ کام مکمل ہونے کے بعد اسے کیش کرائے گا۔ کانتا نے یہی شرط عائد کی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ اس سے پہلے ہی وہ اندر ہو جائے گا۔ میں نے اپنا کام کر دیا۔ کامیابی' ناکامی بھگوان جانے۔"

"میں ایسے کام بھگوان پر چھوڑنا پسند نہیں کرتا۔" دیپک نے جھنجلا کر کہا۔

"مندر جا کر بھگوان سے پرارتھنا کرو' اب کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ اور ہاں' پریم راج بھی آ گیا ہے۔ پریمیئر میں شرکت کرے گا۔ تمہارے ہی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔"

"واہ یہ ہوئی نا کام کی بات۔"

"میں نے کہا نا قسمت پوری طرح خلاف نہیں ہے۔ کچھ اچھے شگون بھی ہیں۔ بہرحال' پرنس' اس نمبر پر تم مجھ سے بات کر سکتے ہو۔ اب تو میں پانچ ہزار کمانے کا کام کر رہا ہوں' ہے نا؟"

"یقیناً" اب تم حقدار ہو۔" دیپک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ چند منٹ بعد گھنٹی دوبارہ بجی۔ اس بار دینش تھا۔

"دیپو' وہ جو میٹرو والوں کا اسکرپٹ میں نے تمہیں دیا تھا ......"

"میں نے پڑھا' مجھے کردار پسند آیا۔ میں یہ فلم سائن کرنے کو تیار ہوں۔" دیپک نے کہا۔ "بشرطیکہ معاوضہ معقول ہو۔"

"مجھے افسوس ہے دیپو' میٹرو والوں نے اپنا خیال بدل دیا ہے' وہ انور جمال کو کاسٹ کر رہے ہیں۔"

"تو ٹھیک ہے' کیا حرج ہے' مجھے ویسے بھی کوئی جلدی نہیں۔ ایوارڈ کا فیصلہ ہو جائے تو بات کریں گے۔" دیپک نے کہا۔ "اور ہاں باپو' تمہارا وہ سوہو والا بنگلا ابھی تمہارا ہی ہے نا؟"

"ہاں' فی الحال تو میرا ہی ہے۔ رہن رکھا جا چکا ہے۔ اس کی ایک چابی تو تمہارے پاس بھی ہے۔"

"ہاں' پیر کی رات میں وہاں گزاروں گا۔"

"کیوں' تمہارا اپنا گھر بھی تو ہے۔" دینش نے اعتراض کیا۔

"باپو' دراصل یہ لڑکی مختلف ہے۔ دکھی اور حساس......... اور اس کے لئے میرے جذبات بھی مختلف ہیں۔ میں اسے کسی ایسی جگہ نہیں لے جانا چاہتا ہوں جہاں پہلے کبھی کسی کے ساتھ گیا ہوں۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات؟"

"ٹھیک ہے۔" دینش کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ "تمہارے لئے ایک خبر ہے۔ میٹرو والی بات ختم ہوتے ہی میں نے کاؤنٹی والوں سے تمہارے لئے حامی بھر لی ہے۔"

"کیا.......... کیا کہہ رہے ہو؟"

"دیکھو نا' رقم کی ضرورت تمہیں بھی ہے اور مجھے بھی۔" دینش کے لہجے میں خوف تھا۔ "انہوں نے ایڈوانس پچاس ہزار دیا تھا۔ ساڑھے سولہ ہزار تمہیں مل جائیں گے اور میرا حساب بھی صاف' ٹھیک ہے نا؟"

"کیسے ٹھیک ہے۔" دیپک ماؤتھ پیس میں دہاڑا۔ "تمہیں کوئی حق نہیں تھا۔ اب اس فلم میں اداکاری بھی تم ہی کرو گے۔"

"دیپو! تم سمجھتے کیوں نہیں' میں بڑی مشکل میں ہوں۔ مجھے تمہارے تعاون کی ضرورت ہے' سب کچھ ٹھیک.........."

"لعنت ہو تم پر قصائی' اس حرکت پر تو میں تمہیں تباہ کر دوں گا۔ میں اس فلم میں ہرگز کام نہیں.........."

"پلیز دیپو' میری مدد کرو۔" دینش اب گڑگڑا رہا تھا۔ اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"میری مدد کرو۔ دیپو مجھے اسٹاف کو تنخواہ دینی ہے۔ وکٹر مجھے نکالنے کے موقع کی تلاش میں ہے' اگر اس وقت میں تنخواہیں نہیں دے سکا تو وہ مجھے بزنس سے الگ کر دے گا' میں تباہ ہو جاؤں گا۔"

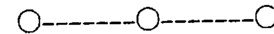
"میں تم سے بمبئی آ کر بات کروں گا' اب ریسیور رکھ دو۔" دیپک نے غرا کر کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحے بعد اس نے پیلس ہوٹل کا نمبر ملایا اور رونی سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

چند لمحے بعد ریسیور پر رونی کی آواز ابھری۔ دیپک کی آواز سن کر وہ بولا۔ "کب آئے تم؟"

"ابھی دو گھنٹے پہلے آیا ہوں۔" دیپک نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا۔ "بہت بور ہو رہا ہوں۔"

"تو میرے پاس آ جاؤ' ایک بجے تک پہنچ جاؤ' ٹھیک ہے؟"

"او کے۔"



دیپک تیار ہو کر نکل ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے دروازہ کھولا

اور حیران رہ گیا۔ پریم راج کی بیوی سلمیٰ اس کے سامنے کھڑی تھی' وہ کمرے میں آئی۔

"تم.......... تم یہاں کیا کر رہی ہو!" دیپک کے لہجے میں حیرت تھی۔ وہ کمرے میں داخل نہیں ہوا بلکہ دروازے ہی پر کھڑا رہا۔ اس نے دروازہ بند بھی نہیں کیا تھا۔

"میں اپنے شوہر کے ساتھ پریمیئر میں شریک ہوتی رہتی ہوں اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟" سلمیٰ نے خشک لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے' یہاں میرے کمرے میں۔" دیپک نروس ہو رہا تھا۔ اس نے کوریڈور میں دیکھا۔ پریم راج کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ کہیں یہ کوئی چال تو نہیں؟

"بس یونہی' تم سے کچھ بات کرنا تھی۔"

"تمہیں یہ کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں؟"

"دینش بابو نے بتایا تھا۔" سلمیٰ نے بے حد معصومیت سے کہا۔

"اوہ' پریم راج بھی آ رہا ہے۔"

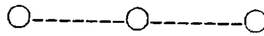
"نہیں۔" وہ واضح طور پر اس کی گھبراہٹ سے محظوظ ہو رہی تھی۔

"تو بہتر ہے' نیچے چلو' میں تمہیں ریسٹورنٹ میں چائے پلاؤں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ پریم کو کوئی غلط فہمی ہو' وہ میرا بڑا اچھا دوست ہے۔"

"ہاں' بالکل' تم پریم کے سگے بھائی ہو' اس کے لئے جان بھی دے سکتے ہو' میں جانتی ہوں۔" سلمیٰ نے قہقہہ لگایا۔ "بہت محتاط نظر آ رہے ہو!"

"میں سمجھا نہیں۔"

"سمجھ جاؤ گے' آؤ نیچے چلیں' تم سے تو میں چائے ضرور پیوں گی۔"



دیپک کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ چکر کیا ہے۔ وہ اس وقت ریسٹورنٹ میں تھے سلمیٰ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ اس نے چائے کی پیالی سلمیٰ کے سامنے رکھ دی۔ "اب کہو' بات کیا ہے؟" اس نے کہا۔

"بات صرف اتنی سی ہے کہ میں نے کبھی کابوس نہیں دیکھا۔"

"مجھے کابوس کا مطلب نہیں معلوم۔" دیپک نے کہا۔ "لیکن میرا اندازہ ہے کہ یہ

توہین کرنے والا لفظ ہے۔"

"شاباش، تم عقل مند ہوتے جا رہے ہو۔ کابوس اسم ہے اور اس کا مطلب ہے خبیث روح۔ ایسا شخص جو اپنی اصلیت دبا کر، چھپا کر رکھے، اسے کابوس کہتے ہیں۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں، تم مجھے کچھ بھی سمجھو۔" دیپک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خیر، اصل بات کرنے کے لئے مجھے اپنا گھریلو پس منظر بتانا پڑے گا۔" سلمٰی نے طویل سانس لے کر کہا۔ "ہمارے گھرانے میں فلم کو معیوب اور اداکاروں کو بھانڈ سمجھا جاتا ہے لیکن میں نے اسلام سے.......... میرا مطلب ہے، پریم سے محبت کی پھر شادی کی۔ میرے خاندان والوں نے مجھے بدگوشت کی طرح الگ کر دیا، باپ نے عاق کیا اور ماں نے اپنی جائیداد کو ٹرسٹ بنا کر میرے بچوں کے نام کر دیا۔ مجھے نظر انداز کر کے، حالانکہ میں اکلوتی بیٹی تھی۔ جس جائیداد کی میں بات کر رہی ہوں، وہ مالیت کے اعتبار سے بلا مبالغہ کروڑوں کی ہے۔"

"بڑی زیادتی کی۔" دیپک نے چہرے پر اذیت کا تاثر لانے کی کوشش کی۔ "ویسے کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ مجھے ایک دوست سے ملنے جانا ہے۔"

سلمٰی نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "جب پریم نے پہلا من مورت ایوارڈ.........."

"اکلوتا کہو۔" دیپک نے اسے ٹوکا۔

وہ مسکرا دی۔ "ہاں، اب تک اکلوتا ہے وہ ایوارڈ۔ بہرحال، ایوارڈ ملنے کے بعد صورت حال میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی۔ پریم کو اداکار کے بجائے فنکار سمجھا جانے لگا۔ میں اپنے خاندان کی بات کر رہی ہوں۔ خالہ نے اپنی وصیت میں مجھے شامل کر لیا لیکن ابو اڑے رہے اور امی نرم پڑ جانے کے باوجود ابو کا ساتھ دینے پر مجبور تھیں۔"

دیپک نے گھڑی دیکھی، وہ لیٹ ہو رہا تھا لیکن جانتا تھا کہ سلمٰی سے جان چھڑانا ناممکن ہے۔

"اگر پریم اس سال بھی ایوارڈ جیت لے تو مجھے یقین ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔ ابو اور امی میرے بچوں سے ملنے کو تڑپتے ہیں۔ انہیں صرف ایک بہانہ چاہئے ان سے ملنے کا۔ اس لحاظ سے میرے لئے اس ایوارڈ کی بڑی اہمیت

ہے۔ یہ ایوارڈ پریم کو ملنے کی صورت میں تمہیں بھی فائدہ ہو گا۔ میں تم سے پریم کی تین فلموں میں مرکزی کردار کا وعدہ کرتی ہوں۔ معاوضہ اتنا ملے گا، جتنا پریم لیتا ہے، جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تمہیں ایوارڈ ملنے کے باوجود اتنا معاوضہ کوئی نہیں دے سکتا اور پھر تین فلمیں۔"

دیپک چند لمحے کے لئے گنگ ہو گیا پھر اس نے خود کو سنبھالا۔ اس نے خود کو یاد دلایا کہ اسے اپنی اداکاری جاری رکھنا ہے۔ "لیکن سلمٰی! میں تو پہلے ہی مقابلے سے دستبردار ہو چکا ہوں۔"

"یہ وہ بات ہے، جس پر مجھے یقین نہیں۔" سلمٰی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "شکست خوردہ آدمی کا لنچ اچھا آئیڈیل تھا لیکن اس سے صرف تمہیں فائدہ پہنچا۔"

"وہ محض اتفاق تھا۔ ویسے بھی مُردوں کو دعوت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ میں ایوارڈ کے مقابلے میں سے دستبردار ہو چکا ہوں اور پریم کا ساتھ دے رہا ہوں۔ تمہاری تین فلموں کی پیش کش مجھے قبول ہے۔" اس نے ویٹریس کو بل ادا کر دیا۔

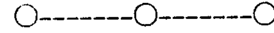
"ٹھیک ہے پٹیل۔ بات یہ ہے کہ اگر تم دیانتداری کے ساتھ ایوارڈ کے حصول کی کوشش کرو گے تو میرا تمہارا کوئی جھگڑا نہیں اور اگر تم واقعی دستبردار.........."

"میں کتنی بار کس کس کو بتاؤں کہ دستبردار ہو چکا ہوں۔" دیپک نے جھنجلا کر کہا۔

"اس صورت میں میری تین فلموں کی پیش کش موجود ہے لیکن تم نے پیچھے سے کوئی وار کیا اور گھٹیا حرکتیں کیں تو یہ یاد رکھنا کہ میں تم سے کم نہیں ہوں۔ میں تمہیں تمہارے کھیل میں شکست دے سکتی ہوں۔"

دیپک کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ اس لمحے سلمٰی خوبصورت عورت نہیں بلکہ خوف ناک ناگن لگ رہی تھی۔

"بس میرے خیال میں اتنا کافی ہے، چائے کا شکریہ۔" سلمٰی نے کہا اور اٹھ کر ریسٹورنٹ سے نکل گئی۔ دیپک کے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ اسے سلمٰی کے غیاب ہی میں سہی، اس پر غصہ آ جائے لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوئی۔ درحقیقت وہ خوفزدہ تھا۔



رونی نے اپنے کمرے میں دیپک کو بھولے سے متعارف کرایا۔ دیپک کا دل ڈوبنے لگا۔ جو کچھ تھا، نظر بھی آتا تھا، انہیں متعارف کراتے وقت رونی کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

بھولا کمبل ہوا جا رہا تھا۔ رونی نے بڑی مشکل سے اسے جام بنانے کے لئے موہن کا ساتھ دینے کی ہدایت دے کر رخصت کیا۔ دیپک پریشان تھا۔ اس کے خیال میں وہ سیٹ اپ بدبودار تھا۔ بھولا دیکھتے ہی مشکوک قسم کا لڑکا نظر آ رہا تھا اور پھر رونی سے اس کی بے تکلفی میں بڑا گھٹیا پن تھا۔ دیپک کو تو اس پر حیرت تھی کہ رونی نے اسے اپنے کمرے میں کیسے گھسنے دیا۔

"یہ پری پیکر چیز تم نے کہاں سے دریافت کی؟" دیپک نے رونی سے پوچھا۔

"بات الٹی ہے۔ اس نے مجھے دریافت کیا ہے۔ وہ آٹوگراف کے بہانے میرے سر پر مسلط ہوا ہے۔"

دوسرے کمرے میں موہن اور بھولا کے ہنسی ٹھٹھول کی آواز سنائی دی۔ رونی کا منہ بن گیا۔ چند لمحے بعد موہن نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی، جس میں دو جام اور ایک بوتل رکھی تھی، اس نے جام بنا کے ان دونوں کے سامنے رکھ دیئے۔ بھولا بھی آ گیا تھا۔

"دیکھو بھئی بھولا میاں۔" رونی نے کہا۔ "تمہاری توجہ کا بہت بہت شکریہ لیکن میں اب چاہتا ہوں کہ تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔"

بھولا نے زخمی نگاہوں سے رونی کو دیکھا۔ دیپک نے دل ہی دل میں بھگوان کا شکریہ ادا کیا کہ لڑکا نامزد نہیں ہوا ہے اور ورنہ وہ یقیناً" بہترین اداکاری کے ایوارڈ کا مستحق قرار پاتا۔ "جی بہت بہتر۔" اس نے بڑے ادب سے کہا۔ "لیکن کوئی عام آدمی جب بادشاہوں کی صحبت میں ہو تو اسے دربار سے نکلنا کبھی اچھا نہیں لگتا۔" اس نے مکھن لگایا۔

"آؤ میں تمہیں چھوڑ آؤں۔" موہن نے رونی کی آنکھ کا اشارہ پا کر کہا۔ پھر وہ بھولا کا ہاتھ تھام کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

رونی اور دیپک پیتے اور باتیں کرتے رہے۔ "آج پریمیئر کے بعد تم اور موہن کھانا میرے ساتھ کھاؤ نا۔" دیپک نے کہا۔

"موہن تو پریمیئر میں نہیں جا رہا ہے۔" رونی نے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ موہن بھولا کو چھوڑ کر ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔

"کیا بات ہے تم کچھ پریشان ہو؟" دیپک نے پوچھا۔

"یار دیپک .... میری دنیا بہت خطرناک ہے۔" رونی نے آہستہ سے کہا۔ "اس کا سبب میری زندگی کے تاریک اور بدنام گوشے ہیں۔" اس کے لہجے میں بے بسی اور گہرا دکھ تھا۔ دیپک کو شرمندگی ہونے لگی۔ "اور ساری دنیا ان سے باخبر ہے۔ یوں، زندگی کی خطرناکی بڑھ گئی ہے۔ اب اس لڑکے کی ہی مثال لے لو۔"

"تمہارا اشارہ موہن کی طرف ہے؟"

"نہیں، بھولا کی طرف۔ میرا خیال ہے، کسی نے مجھے پھانسنے کے لئے اسے میرے پیچھے لگایا ہے۔"

دیپک نے بڑی مشکل سے اپنے چہرے کو بے تاثر رکھا۔ "اگر ایسا ہے تو اسے ہمارے مقابلے میں نامزد ہونا چاہیے۔ کمبخت غضب کی اداکاری کر رہا ہے۔ ویسے تو مجھے بے ضرر لگتا ہے۔" اب وہ یہ قدم اٹھا کے پچھتا رہا تھا۔ رونی ایک مختلف اور ذہین آدمی ثابت ہو رہا تھا۔

"وہ یقیناً" کسی کا بھیجا ہوا ہے۔" رونی اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ وہ مضطرب اور پریشان نظر آ رہا تھا۔ "اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا تو میں اس کے جال میں پھنس چکا ہوتا۔ تمہاری آمد سے مجھے سہارا ہوا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ایوارڈ کے دنوں میں میرا کوئی سکینڈل بنے اور میرے حریفوں کو اس سے فائدہ ہو۔"

"ایک منٹ" دیپک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ...."

"شٹ اپ، احمقانہ باتیں مت کرو۔" رونی نے اسے ڈانٹ دیا۔ "اگر مجھے تم پر شک ہوتا تو میں اس سلسلے میں تم سے بات کیوں کرتا! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میرا کوئی چانس نہیں اور درحقیقت تم ہی ایوارڈ کے مستحق ہو۔ میں تم سے اس گھٹیا پن کی امید نہیں رکھتا۔"

"آخر مجھے تم لوگوں کو یقین دلانے کے لئے اپنی دستبرداری کا کتنی بار اعلان کرنا پڑے گا؟" دیپک نے تلخ لہجے میں کہا۔

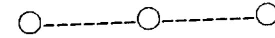
"اس کے باوجود تمہارا چانس ہے۔" رونی نے پُرخیال انداز میں کہا۔ "تمہاری حد سے بڑھی ہوئی شرافت ووٹرز کو اپیل کر لے گی۔ تمہارا لنچ بھی بے حد کامیاب ثابت ہوا۔"

"وہ محض اتفاق تھا۔"

رونی مسکرایا۔ "میں نے کہا نا، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میں اس طرح اسکینڈل کا شکار نہیں ہونا چاہتا۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں ایک نشان زدہ آدمی ہوں اور میرے خیال میں پریم راج میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

دیپک نے ایک طویل سانس لے کر جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ رونی اس پر اعتماد کرتا تھا۔ اس حقیقت نے اسے لرزا کر رکھ دیا اور یہ بھی سچ تھا کہ رونی کو پھنسانا بے سود تھا کیونکہ رونی کا کوئی چانس نہیں تھا۔

اسی لمحے موہن واپس آ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر جھینپی جھینپی مسکراہٹ تھی اور وہ رونی سے آنکھیں ملانے سے گریز کر رہا تھا۔ رونی بے حد ناخوش نظر آنے لگا۔ دیپک کو اب صرف نکل بھاگنے کی فکر تھی۔ اسے پرکاش کو فون کر کے جال سمیٹنے کی ہدایات دینا تھیں۔ "ٹھیک ہے رونی، میں چلتا ہوں۔" اس نے کہا اسے اندازہ تھا کہ اس کے جاتے ہی اس کمرے میں رقابت کا ایک زبردست سیکولنس جنم لے گا۔



اس نے پرکاش کو فون کیا۔ اس بار بھی کرخت آواز والی کانتا نے جواب دیا۔

"سوری دیپک صاحب، پرکاش تو یہاں موجود نہیں۔"

"کب آئے گا؟" دیپک نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا، من موجی آدمی ہے۔"

"مجھے فوری طور پر اس سے ملنا ہے۔"

"تب تو ایسا کریں کہ آپ یہیں آ جائیں، جب بھی پرکاش آئے گا، آپ کی ملاقات

ہو جائے گی۔"

دیپک نے پتا نوٹ کیا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ جس علاقے کا وہ پتا ہے، وہاں کیسے لوگ رہتے ہیں۔ وہ وہاں جانا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اوسط درجے کے اس بنگلے میں داخل ہوا۔ اندر ایک مادام سے ملاقات ہوئی۔ دیپک کے بتانے پر اس نے فوراً کانتا کو بلوایا۔ کانتا اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی۔

"کچھ پئیں گے؟" کانتا نے پوچھا۔

دیپک نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ کانتا کی خوبصورتی دیکھ کر حیران تھا۔ کم از کم آواز سننے کے بعد تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اس قدر خوبصورت ہو گی۔ "بھولا تمہاری دریافت ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔" کانتا نے جواب دیا۔ "کیوں، کوئی گڑبڑ ہو گئی؟ دیپک صاحب! آپ مجھ پر اعتماد کر سکتے ہیں۔"

"ہاں، کچھ ایسی ہی بات ہے، مجھے بھولا کے بارے میں بتاؤ۔"

"اس کام کے لئے بھولا مناسب ترین ہے۔" کانتا نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "وہ منہ بند رکھنا جانتا ہے۔ کم عمر لگتا ہے، حالانکہ اس کی عمر ۲۳ سال ہے۔ منہ بند اس لئے رکھے گا کہ اس کا منشیات کو اِدھر اُدھر کرنے کا کام میرے علم میں ہے۔ وہ فوج میں تھا۔ دو سال پہلے بدکرداری کی بنیاد پر اسے فوج سے نکال دیا گیا۔"

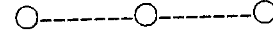
"یہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن میں اب منصوبے پر عمل نہیں کرنا چاہتا۔"

"اوہ، طے یہ ہوا تھا کہ وہ اپنی سی کوشش کرے گا اور چیک بہرحال اسی کا ہے، اب اس سے چیک واپس لینا آسان نہیں۔"

"میں چیک واپس نہیں مانگ رہا ہوں، صرف کام سے ہاتھ اٹھا رہا ہوں۔"

"او کے۔" کانتا نے کہا اور ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ایک نمبر ملایا۔ چند لمحے وہ کسی سے بحث کرتی رہی۔ وہ یقینی طور پر بھولا تھا۔ پھر اس نے فون رکھ دیا۔ "لیجئے، آپ کا کام ہو گیا۔"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔" دیپک نے کہا۔
لیکن گھر سے باہر نکلنے میں اسے ایک گھنٹے سے بھی زیادہ لگا۔ دیپک چلنے لگا تو کانتا نے کہا۔ "پرکاش سے ذکر نہ کرنا وہ بہت حاسد آدمی ہے۔"



پریمیئر کے دوران رونی بہت بے چین رہا۔ بار بار پہلو بدل رہا تھا۔ بالآخر اس نے دیپک سے کہا۔ "میں جا رہا ہوں۔ دیپو، مجھے ایک ضروری کام ہے۔ اور وہ فلم ادھوری چھوڑ کر چلا گیا۔

پریمیئر کی تقریب سے فارغ ہو کر دیپک اپنے ہوٹل واپس آ گیا وہ جلد از جلد بمبئی پہنچنا چاہتا تھا۔ کانتا اسے بری طرح یاد آ رہی تھی۔ بارہ بجے کے قریب اس نے کانتا کو فون کیا۔

"میں آپ کو فون کرنے والی تھی۔" کانتا نے کہا۔ "پرکاش ابھی تک واپس نہیں آیا ہے۔"

"کیا.......... کیا مطلب!؟"
"وہ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں اسے نہیں بتا سکی کہ منصوبہ کینسل کر دیا گیا ہے، وہ اب بھی اسی چکر میں ہو گا۔"
"کیا.......... کیا بکواس ہے یہ؟" دیپک ماؤتھ پیس میں دہاڑا۔
"دیکھئے نا! اس میں میرا کیا قصور ہے، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ کہاں ہے تو میں اسے مطلع کر دیتی، میں کیا کر سکتی ہوں؟"
"ٹھیک ہے کانتا، تمہارا شکریہ میں دیکھتا ہوں، کچھ سوچوں گا۔" دیپک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

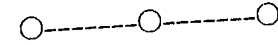
صورت حال بہت خراب تھی، اگر پرکاش پروگرام کے مطابق عمل کرتا رہا تو اب منصوبے کے پہلے حصے پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے چال الٹ جائے گی۔ دیپک کو اندیشہ تھا کہ ذرا سی تفتیش کے بعد پتا چل جائے گا کہ رونی کو پھانسا گیا ہے اور پھانسنے والا پریم راج ثابت نہیں ہو سکے گا یعنی اس کی اپنی پوزیشن مشکوک ہو جائے گی۔

ابھی وہ صورت حال پر غور کر ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ "سوئٹ پرنس" جانی پہچانی آواز سنائی دی۔
"تم کہاں ہو مردود؟ کہاں مر گئے تھے؟" دیپک نے غصے سے بے قابو ہو کر کہا۔
"ایئرپورٹ سے فون کر رہا ہوں اور تمہارے لئے بھی میرا یہی مشورہ ہے کہ پہلی فلائٹ سے یہ شہر چھوڑ دو اور خفا کیوں ہو تم؟ کام ہو گیا ہے، صاف ستھرا اور نفیس۔"
"کانتا سے تمہاری بات نہیں ہوئی؟" دیپک نے مایوس لہجے میں پوچھا۔
"نہیں، میں بہت مصروف تھا۔"
"میں تمہاری تلاش میں وہاں بھی گیا۔ پھر میں نے کانتا کے ذریعے منصوبہ کینسل کروا دیا۔"
"اس کے باوجود قسمت نے ہمارا ساتھ دیا۔ کام ہو گیا۔ ہوا یہ کہ بھولا موہن پر دل و جان سے فدا ہو گیا تھا۔ ادھر رونی پریمیئر میں گیا، ادھر بھولا نے اس کے کمرے کا رخ کیا۔ بھولا کی بدقسمتی کہ رونی پریمیئر سے قبل از وقت آ گیا۔ نتیجہ یہ کہ رونی نے جذباتی ہو کر بھولا کی خوب ٹھکائی کی۔ پولیس آئی اور اب رونی حوالات میں ہے۔ دونوں لڑکے بھی ہیں۔ رپورٹرز حوالات کے چکر لگا رہے ہیں فرسٹ کلاس کام ہوا نا۔"
دیپک سناٹے میں کھڑا تھا۔ پرکاش نے ریسیور رکھ دیا تھا۔ چند لمحے بعد دیپک نے بھی ریسیور رکھ دیا جو کچھ ہوا، وہ اس پر متاسف تھا۔ کیا ستم تھا کہ جب وہ وار کرنا چاہ رہا تھا تو طرح طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور اب جبکہ وہ رونی کو بخش چکا تھا، وار خود بہ خود ہو گیا تھا۔ شاید رونی کے ستارے ہی گردش میں آ گئے تھے۔ دیپک کے ذہن میں اب ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا۔ میں نے رونی کو تباہ کر دیا۔ بلا وجہ۔
اسی وقت گھنٹی بجی، اس نے ریسیور اٹھایا۔ "ہیلو بجو۔" دوسری طرف سے رونی کی لرزہ آواز سنائی دی۔
دیپک چند لمحے خاموش رہا۔ وہ ثابت کرنا چاہ رہا تھا کہ سوتے سے اٹھا ہے پھر اس نے بھرائی ہوئی آواز بنا کر کہا۔ "رونی.... ہی ہو نا؟"
"ہاں بجو، میں بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں۔" رونی کی آواز سے خوف جھلک رہا تھا۔

"تم پریمیئر سے کیوں نکل بھاگے تھے' کیا گڑ بڑ ہے؟"

"سنو بچو! مجھے صرف ایک کال کی اجازت ملی ہے اور یہاں تمہارے سوا میری مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ میری بات غور سے سنو' میں حوالات میں ہوں' پلیز میری مدد کرو اخبار والے بھی آ گئے ہیں۔ میں چاندنی چوک کی حوالات میں ہوں' پلیز..."

"تم فکر نہ کرو میں آ رہا ہوں۔" دیپک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا چند لمحے وہ سوچتا رہا۔ بھولے کے متعلق کچھ اور معلومات ضروری تھیں۔ اس نے کانتا کو فون کیا۔ کانتا سے حاصل کردہ معلومات کے بعد وہ مضبوط پوزیشن میں آ گیا۔ اس نے کانتا کا شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ایک وکیل دوست ارجن کو فون کر کے پولیس اسٹیشن پہنچنے کو کہا اور اپنے کمرے سے نکل آیا۔



تھانے میں چار رپورٹرز موجود تھے۔ وہ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکے۔ "آپ کچھ قبل از وقت نہیں آ گئے دیپک صاحب۔" ایک رپورٹر نے کہا۔ "ابھی اس کی تدفین کا مرحلہ کچھ دور ہے۔"

"ویسے تمہیں تو خوشی ہوئی ہو گی شری دیپک۔" دوسرا بولا۔ "تمہارا ایک حریف کم ہو گیا۔"

"سوری دوستو' تمہیں مایوسی ہو گی یہ سن کر' میں رونی کی تدفین کے لئے نہیں' اس کا ساتھ دینے کے لئے آیا ہوں۔" دیپک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی؟ ویسے اسے اس کی ضرورت بھی ہے۔" پہلا رپورٹر بولا۔

"بات یہ ہے کہ اس طرح جسے بھی پھنسایا جائے گا' مجھے اس سے ہمدردی ہو گی۔" دیپک نے کہا۔ "اس کے علاوہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ کسی شخص پر کورٹ کی بجائے پریس میں مقدمہ چلے۔ بے شک' آپ کو ایک چٹ پٹی خبر ملی ہے لیکن میرے خیال میں یہ خبر جعلی ہے۔ اتنے افسردہ نظر نہ آؤ۔ حقیقت بھی کم چٹ پٹی نہیں ہو گی۔"

"یعنی آپ کے خیال میں رونی بے قصور ہے!" تیسرے رپورٹر نے حیرت سے کہا۔

"اس پر الزام کیا ہے' یہ تو پتا چلے؟" دیپک نے کہا۔

"ابھی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی ہے۔ ویسے لگتا ہے' تمہارے پاس بھی کوئی کہانی ہے۔" چوتھے نے خیال ظاہر کیا ہے۔

"میں صرف یہ چاہتا ہوں دوستو کہ بے انصافی نہ کرو' حقائق سامنے آنے کا انتظار کر لو۔ اس کے بعد بے شک کوئی لحاظ نہ کرنا۔"

دیپک' ہیڈ محرر کے پاس پہنچا۔ ہیڈ محرر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ "سوری جناب اس وقت تو صرف ان کا وکیل ان سے مل سکتا ہے۔"

"انچارج کون ہے؟" دیپک نے پوچھا۔

جگدیش صاحب۔ وہ اپنے کمرے میں موجود ہیں۔"

دیپک' انسپکٹر جگدیش کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ انسپکٹر چین سموکر معلوم ہوتا تھا۔ اس کی انگلیاں نکوٹین زدہ تھیں۔ اس وقت وہ سگریٹ سے سگریٹ سلگا رہا تھا۔

"یوں سمجھیں شری دیپک کہ گندے پانی اور غلاظت کی پائپ لائن پھٹ گئی ہے۔" انسپکٹر نے دیپک سے کہا۔ "آپ کیوں اس کے چکر میں پڑ کے خود کو خراب کرتے ہیں۔ جب کہ آپ کے لئے ایوارڈ کا امکان زیادہ ہو گیا ہے۔ رونی کو تو اس سلسلے میں مُردہ ہی سمجھیں۔ میری مانیں تو اس چکر میں نہ پڑیں۔"

"لیکن رونی بے قصور ہے۔" دیپک نے احتجاج کیا۔

انسپکٹر نے دیپک کو گرفتاری کی پوری تفصیل سنا دی۔ "اب سمجھے آپ میری بات!" اس نے آخر میں کہا۔

"میں صرف ایک بات جانتا ہوں انسپکٹر۔" دیپک نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔ "اداکار بھی انسان ہوتے ہیں' ان میں خامیاں بھی ہوتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ رونی بہت شریف آدمی ہے' میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ آدمی ہے........ اپنی تمام خامیوں سمیت' میں خود دوبار حوالات میں بند ہو چکا ہوں۔"

"کیسے؟ کب؟ کس سلسلے میں؟"

"برسوں پہلے' ایک بار کاروں پر پتھر برسانے کے سلسلے میں اور ایک بار بیکری سے ڈبل روٹی چرانے کے الزام میں لیکن مجھے سزا نہیں ہوئی کیونکہ میں ڈبل روٹی کھا گیا تھا اور بعد میں ہاتھ آیا تھا۔"

انسپکٹر کو اس کی صاف گوئی پسند آئی۔ "خیر' آپ چاہتے کیا ہیں؟"

"میرے خیال میں رونی کو پھنسایا گیا ہے۔ میں نے اس لڑکے بھولے کو رونی کے کمرے میں دیکھا تھا۔ رونی نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ لڑکا کسی کا بھیجا ہوا ہے۔"

"کس کا؟"

"بہترین اداکار کے لئے نامزد ہونے والوں میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔"

"آپ؟"

"میں بھی' بشرطیکہ تم ثابت کر سکو۔" دیپک نے نرم لہجے میں کہا۔ "بہرحال' اس بھولے کے طور طریقے مجھے بھی مشکوک لگے۔ محسوس ہو رہا تھا کہ رونی کا شک غلط نہیں۔ مجھے یہ بھی لگ رہا تھا کہ میں نے اسے کہیں دیکھا ہے لیکن یاد نہیں آ رہا تھا۔ بہرحال مجھے یاد آ ہی گیا۔ یہ بتاؤ انسپکٹر' رونی کے خلاف الزامات کیا ہیں؟"

"ابھی ایف آئی آر تو نہیں کاٹی ہے ہم نے۔ تاہم اس پر تشدد' مارپیٹ اور لڑکوں کا اخلاق بگاڑنے کا الزام ہے۔"

"یہ آخری الزام تو صریحاً زیادتی ہے۔ اس لڑکے کا اصل نام کرشن ہے۔ دو سال پہلے میں نے دہلی میں کسی پریمیئر کے موقع پر اسے آٹوگراف دیا تھا۔ مجھے یہ اپنے نسوانی طور طریقوں اور انداز کی وجہ سے یاد رہ گیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ فوج میں ہے۔"

"میں ابھی چیک کراتا ہوں۔" انسپکٹر جگدیش نے کہا۔

"ایک بات اور اس کی تلاشی تو تم نے لی ہو گی۔ کوئی غیر معمولی چیز تو برآمد نہیں ہوئی اس کے پاس ہے؟"

"مثلاً"؟" انسپکٹر نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"کوئی تگڑی رقم............ جال بچھانے کا معاوضہ۔"

"شری دیپک............ یا تو آپ دنیا کے ذہین ترین انسان ہیں یا آپ نے رونی کو پھنسانے کی کوشش کی تھی" انسپکٹر نے طویل سانس لے کر کہا۔

"کیا مطلب؟" دیپک نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔ "اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس سے ایسی کوئی چیز نکلی ہے۔"

"جی ہاں' پانچ سو روپے کا ایک چیک جس پر آپ کے حریف اداکار پریم راج کے

دستخط ہیں۔"

دیپک نے بھونچکا نظر آنے کی اداکاری کی۔ "اوہ! پریم راج! وہ بھی تو آیا ہوا ہے یہاں۔"

"میں نے انہیں بھی یہاں بلوایا ہے' آپ کچھ دیر صبر کریں۔ میں ذرا اس لڑکے کے متعلق چیک کرا لوں۔"

دیپک بیٹھا رہا چند لمحے بعد وکیل بھی آ گیا۔ ان دونوں نے ہاتھ ملائے۔ "میں نے ضمانت نامہ تیار کرا لیا ہے۔" ارجن نے بتایا۔ وہ دونوں باتیں کرتے رہے۔ انسپکٹر جگدیش اب تک نہیں آیا تھا۔ کوئی آدھے گھنٹے کے بعد وہ پریم راج کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ پریم راج الجھا ہوا بھی تھا اور خوفزدہ بھی۔ "پریم! تم بھی!" دیپک نے پوچھا۔

"میں اپنی مرضی سے آیا ہوں۔" پریم راج نے بے حد خراب لہجے میں کہا' پھر وہ انسپکٹر سے مخاطب ہوا۔ "دیکھو انسپکٹر مجھے معلوم نہیں کہ تم نے آدھی رات کو بلا کر میری نیند کیوں خراب کی ہے۔"

"آپ بیٹھیں تو۔"

"بیٹھوں گا میں بعد میں' پہلے مجھے بتاؤ کہ چکر کیا ہے' اگر تم مجھ سے رونی کے کردار کے سلسلے میں ضمانت چاہتے ہو تو میرا جواب نفی میں ہے۔ میں اسے پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی شہرت داغ دار ہونے کا خطرہ............"

"آپ بیٹھئے تو سہی' یہاں کسی کی شہرت داغ دار نہیں ہو رہی ہے۔" انسپکٹر نے سرد لہجے میں کہا پھر اس نے چیک پریم راج کی طرف بڑھا دیا۔ "غور سے دیکھئے یہ آپ ہی کا ہے نا؟"

پریم راج چند لمحے چیک کو حیرت سے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "ہاں' میرے ہی دستخط ہیں' میرا ہی چیک ہے۔"

"آپ نے یہ چیک کسے دیا تھا؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

پریم راج نے چیک کی تاریخ دیکھی اور ذہن پر زور دینے لگا۔

"انسپکٹر آپ میرے موکل کو بک کر رہے ہیں؟" ارجن نے پوچھا۔

"ایک منٹ وکیل صاحب! میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ صورت حال بدل گئی

ہے۔ شری دیپک کی غیر انسانی یاداشت کی وجہ سے............"

"انسپکٹر! تمہارا لہجہ توہین آمیز ہے۔ کیا تم میرا مضحکہ اڑا رہے ہو؟" دیپک نے انسپکٹر کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ جو چاہیں سمجھیں۔" انسپکٹر نے آہ بھر کے کہا۔ "بہرحال' کرشن عرف بھولا کے متعلق پتہ چلا ہے کہ وہ فوج میں رہ چکا ہے اور بداطواری کی بنیاد پر اسے فوج سے نکالا گیا تھا۔ اس کی عمر بھی کم نہیں بلکہ ۲۳ سال ہے جب کہ وہ لڑکا موہن اٹھارہ سال کا ہے۔ چنانچہ صورت حال الٹ گئی ہے۔"

"ہاں' اس کا مطلب ہے' میرے موکل نے بجا طور پر مداخلت کی ہے۔ موہن اس کی ذمے داری ہے۔ میرے موکل نے ایک جرم کو روکنے کی کوشش کی تھی۔ "میں تمہیں اس کے تعاون کا یقین دلاتا ہوں انسپکٹر۔" وکیل ارجن نے کہا۔

دیپک نے پریم راج کی طرف دیکھا جو اب بھی چیک کو گھور رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غور و فکر کا تاثر تھا۔

"ہاں شری پریم راج' چیک کے سلسلے میں کچھ یاد آیا آپ کو؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

"جی ہاں' ۲۱ جنوری کو میں اسٹوڈیو میں فلاش کھیل رہا تھا۔ وہاں میں نے اپنے ایجنٹ دینش کمار سے ہارنے کے بعد اسے چیک کے ذریعے ادائیگی کی تھی۔"

"ان سے تصدیق ہو سکے گی اس بات کی؟"

"یقیناً"۔"

"دیپک صاحب بھی شریک تھے اس روز؟" انسپکٹر نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں' یہ نہیں تھا۔" پریم راج نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں جوا نہیں کھیلتا اور نہ کبھی کھیلوں گا۔" دیپک نے مسکرا کر کہا۔

"تو یہ بات طے ہو گئی کہ شری رونی کو کسی نے پھنسانے کی کوشش کی تھی۔" انسپکٹر نے کہا۔

اسی لمحے ایک ہیڈ کانسٹیبل' بھولے کو دھکیلتا ہوا کمرے لایا۔ دیپک حیران رہ گیا۔ رونی نے بھولے کی ٹھیک ٹھاک مرمت کی تھی۔ اس کا منہ اترا ہوا آنکھ سوجی ہوئی اور

ہونٹ پھٹے ہوئے تھے۔

انسپکٹر نے پریم راج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے' بھولے سے پوچھا۔ "تم نے ان صاحب کو دیکھا ہے کبھی؟"

"فلموں میں دیکھا ہے کئی بار' ویسے کبھی نہیں دیکھا۔" بھولے نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

انسپکٹر نے دیپک کی طرف اشارہ کیا۔ "اب یہ نہ کہنا انہیں بھی صرف فلموں دیکھا ہے۔"

"بس آج شام رونی صاحب کے کمرے میں پہلی بار دیکھا تھا۔"

"اور دو سال پہلے کسی فلم کے پر۔میئر کے موقع پر نہیں دیکھا۔"

"نہیں جی............ کبھی نہیں............ کبھی نہیں۔" بھولے نے شدت سے نفی میں سر ہلایا۔

انسپکٹر نے پریم راج سے چیک لے کر بھولے کے سامنے لہرایا۔ "اور یہ چیک تمہیں کہاں سے ملا؟"

کرشن عرف بھولے کا چہرہ سپید پڑ گیا۔ وہ کانتا کا نام نہیں لے سکتا تھا ورنہ وہ اس کی منشیات فروشی کا راز فاش کر دیتی اور اسے جواب بھی دینا تھا............ بہت جلدی۔ "میں نے جوئے میں جیتا تھا اسے۔"

"کہاں؟"

"یہ تو مجھے یاد نہیں۔"

انسپکٹر چند لمحے سوچتا رہا پھر ہیڈ کانسٹیبل کو بھولے کو لے جانے کا اشارہ کیا۔ "اب آپ لوگ بھی جا سکتے ہیں۔" اس نے ان سے کہا۔

پریم راج بے تابی سے اٹھا۔ وہ نہ جانے کب سے جان چھڑانے کے چکر میں تھا۔

"انسپکٹر ایک بات سن لو' اگر تم نے اس سلسلے میں میرا نام اچھالا تو عدالت میں کھڑے نظر آؤ گے۔" اس نے دھمکی دی۔

"میں دینش صاحب سے چیک کے سلسلے میں تصدیق کر لوں پھر آپ سے دوبارہ بات ہو گی۔" انسپکٹر نے بے پروائی سے کہا۔

پریم راج بے حد متفکر نظر آنے لگا۔ تاہم وہ فوراً" ہی کمرے سے نکل گیا۔ ارجن' رونی کی آمد کا منتظر تھا۔ دیپک نے باہر نکل کر اخبار نویسوں کو مختصراً" سب احوال سنا ڈالا۔

○-------○-------○

"میں تمہیں لفٹ دے سکتا ہوں۔" باہر نکل کر ارجن نے کہا۔ "میری کار موجود ہے۔"

"شکریہ ارجن! تم رونی کو پلازہ ہوٹل اتار دینا۔ مجھے دراصل ایک کام یاد آگیا ہے۔" دیپک نے کہا۔

"دیپک بھّو! میں تمہارا احسان مند ہوں کیوں نہ تم..........." رونی نے کہنا چاہا۔

"ارے یار' اب اتنی معمولی سی بات کی بنیاد پر فلم نہ بنا بیٹھنا۔"

"میرا بس چلے تو فلم ہی بنا دوں' سچ کہہ رہا ہوں۔"

"ارجن! اپنی فیس تم رونی سے ہی وصول کرنا۔" دیپک نے ارجن سے کہا۔ "اور تگڑی فیس وصول کرنا' یہ موٹی اسامی ہے۔"

انہیں رخصت کرکے دیپک ایک فون بوتھ کی طرف لپکا۔ درحقیقت وہ خوفزدہ تھا۔ انسپکٹر جگدیش بہت ذہین اور مستعد پولیس افسر ثابت ہوا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ انسپکٹر سے پہلے دینش کو فون کرلے۔

کافی دیر گھنٹی بجتی رہی۔ دینش کے ملازم نے ریسیور اٹھایا۔ "میں دیپک بول رہا ہوں' باپو سے بات کراؤ۔" دیپک نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"جی' وہ تو یہاں نہیں ہیں۔"

"کہاں ہیں؟ مجھے ان سے ضروری بات کرنا ہے۔"

"مجھے معلوم ہے لیکن انھوں نے منع کیا تھا کسی کو بتانے سے۔"

"میرے لئے نہیں منع کیا ہوگا۔ سنو فضلو' یہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔"

"اوہ' دیپک میاں' آپ خیریت سے تو ہیں۔ خدانخواستہ ایکسیڈینٹ تو نہیں ہوگیا آپ کا؟"

دیپک دانت پیس کر رہ گیا۔ "سنو فضلو بابا! میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔ مجھے فوری طور

پر باپو سے بات کرنا ہے۔ جلدی سے بتاؤ' وہ کہاں ہیں؟"

خاصی رد و قدح کے بعد فضلو نے اگلا کہ دینش آگرہ گیا ہوا ہے' لیکن وہ وہاں کہاں ٹھہرے گا' یہ اسے بھی معلوم نہیں تھا۔ وجہ بھی نامعلوم تھی۔

"اچھا خیر' میری بات غور سے سنو!" دیپک نے کہا۔ وہ بہت پریشان ہوگیا تھا۔

"دیکھو' اب کوئی بھی فون کرے' تم یہی کہنا کہ تمہیں دینش باپو کے بارے میں معلوم نہیں' خواہ پولیس فون کرے............"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا' وہ تو آپ کو خاص آدمی سمجھ کر بتادیا۔"

"مجھے افسوس ہے فضلو بابا کہ میں نے تمہاری نیند خراب کی اور ہاں' ایسا کرنا ریسیور ہی کریڈل سے ہٹادو' سکون سے سوتے رہنا۔"

"ہاں' یہ اچھی ترکیب بتائی آپ نے' میں ایسا ہی کروں گا' اچھا دیپک بابو' شب بخیر۔"

بوتھ سے نکل کر دیپک قریبی ریسٹورنٹ کی طرف بڑھا۔ وہ کافی کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ اچانک کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اس نے پلٹ کر دیکھا اور اچھل پڑا۔

"آرام سے........... آرام سے' گھبرانے کی کیا بات ہے۔"

"اوہ' یہ تم ہو۔" دیپک کا فل ٹائم اداکار ہونا اس وقت کام آگیا۔ اس نے بہت تیزی سے خود کو سنبھالا تھا۔

"یہ فون پر کس سے راز و نیاز ہو رہے تھے؟" انسپکٹر نے معنی خیز لہجے میں پوچھا۔

"تھا کوئی تمہیں اس سے کیا؟" دیپک کا لہجہ نرم تھا۔

"میرا خیال تھا کہ آپ دینش کمار کو فون کر رہے ہوں گے۔"

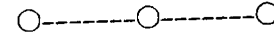
دیپک نے بڑی مشکل سے اپنے ہونٹوں کی مسکراہٹ کو برقرار رکھا۔ انسپکٹر خطرناک حد تک ذہین ثابت ہو رہا تھا۔ "دینش کمار........... تم اسے نہیں جانتے' اتنی رات کو تو وہ وزیراعظم سے بھی بات نہیں کرے گا۔"

"گھبرانے کی ضرورت نہیں' بس مجھے یونہی خیال آگیا تھا۔" انسپکٹر نے کہا۔

"دراصل میں نہیں چاہتا کہ ایوارڈ کا فیصلہ ہونے کے دنوں میں آپ کسی مشکل میں پھنسیں۔"

"تم فکر نہ کرو' میں کسی مشکل میں نہیں پھنسوں گا۔ آئی ایم سوری' میں یہاں کافی پینے آیا تھا۔" دیپک نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے انسپکٹر کو اخلاقاً" بھی مدعو نہیں کیا۔

اس نے ریسٹورنٹ کے دروازے میں قدم رکھا ہی تھا کہ انسپکٹر نے اسے پکارا۔
اس نے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے انسپکٹر کو دیکھا۔ "مجھے دینش کمار کا فون نمبر دے دیں۔"
دیپک نے اسے دینش کے آفس کا نمبر دے دیا۔



بمبئی پہنچتے ہی دیپک نے اپنے بنگلے اور پھر خواب گاہ کا رخ کیا۔ اوم ناتھ گھر پر نہیں تھا۔ دیپک تیرہ گھنٹے ڈٹ کر سویا۔ اسے جگانے والا بھی کوئی نہیں تھا۔ سو کر اٹھنے کے بعد اس نے حمید کو فون کیا۔ دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے ریسیور نہیں اٹھایا۔ شاید حمید موجود نہیں تھا۔ پھر دیپک نے کامنی کو فون کیا۔ وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ وہ سوچتا اور کڑھتا رہا۔ آخر کار کامنی کس کے ساتھ تھی۔ زندگی میں پہلی بار وہ رقابت محسوس کر رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے دینش کو فون کیا۔ وہاں انگیج ٹون آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ فضلو نے ریسیور اب تک کریڈل پر نہیں رکھا ہے۔ گویا ابھی تک وہ آگرے سے واپس نہیں آیا تھا۔

اس نے شراب کی بوتل کھول لی اور پیتا رہا اس کے بعد اسے ہوش نہیں رہا۔
ٹیلی فون کی گھنٹی نے اسے جگایا تو صبح ہو چکی تھی۔ اس کی حالت بہت خراب تھی۔ وہ خمار کی بدترین کیفیت سے دوچار تھا۔ متلی کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر ماؤتھ پیس میں ہیلو کہا۔

"تم زندگی کے بارے میں کیا جانو۔" دوسری طرف سے دینش کی آواز سنائی دی۔
"ہاں' تم موت سے بخوبی واقف ہو کیونکہ تمہاری فطرت تباہ کن ہے۔ تم موت تخلیق کرتے ہو' ہر طرح کی موت لیکن زندگی کے بارے میں تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اپنی زندگی

کے بارے میں بھی نہیں کیونکہ تم زندگی سے محروم ہو' تم سرے سے انسان ہی نہیں ہو' تم تو بس اداکار ہو' تم چہرے سے بھی محروم ہو' البتہ تمہارے پاس نقاب نما چہرے ہیں .... ان گنت چہرے' جنہیں تم ضرورت کے مطابق استعمال کرتے رہے ہو۔"
دیپک خواب کی سی کیفیت میں دینش کی آواز سنتا رہا۔ وہ حقیقت تو نہیں تھی' خمار کا کرشمہ تھا شاید۔
"چنانچہ تمہیں زندگی اور موت کا حوالہ دینے کا کوئی حق نہیں' تم نہ زندہ ہو' نہ انسان ہو اور نہ زندگی کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ البتہ تم یم دوت ہو............ زندگی سلب کرنے والے............"
"ایک منٹ۔" دیپک نے لڑکھڑائی آواز میں کہا۔ "دینش تم واپس کب آئے؟"
"میں صبح ساڑھے آٹھ بجے پہنچا تھا اور اب سوا نو بجے ہیں۔ مجھے فضلو سے تمہارا پیغام ملا۔"
"تم نے کسی سے بات تو نہیں کی۔"
"مجھ جیسے شرمسار کسی سے کیا بات کریں گے۔ میں اس قابل ہی کہاں رہا............؟"
"مجھے تم سے بات کرنا ہے' فوراً" یہاں آجاؤ۔" دیپک جیسے یکلخت ہی جی اٹھا۔
چند لمحے خاموشی رہی پھر دینش نے کہا۔ "نہیں دیپک پٹیل! میں بہت سفر کر چکا' میں نہیں آ سکتا۔"
"کیا............ کیا بکواس ہے یہ؟ تم سمجھ نہیں رہے ہو؟" دیپک نے چیخ کر کہا۔
"میں خوب سمجھتا ہوں' تمہیں مجھ سے ملنا ہے تو تمہیں میرے گھر کا پتا بھی معلوم ہے۔"
دیپک غصے کے مارے آپے سے باہر ہو گیا۔ اتنا نازک وقت اور دینش کے نخرے۔ غصہ اتنا شدید تھا کہ اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔ وہ ہانپتا رہا۔
"اور اب تم مجھے دھمکی دو گے۔"
"میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔" دیپک نے بہ مشکل خود پر قابو پا لیا۔
"تم کوئی فون ریسیو نہ کرنا۔ نہ کسی سے بات کرنا۔ پہلے مجھ سے مل لو' میں بتاؤں گا کہ کیا

کچھ ہوا۔"

"بتانے کو کیا رہ گیا ہے۔ اخباروں میں سب کچھ تو موجود ہے۔ شاید تم نے اخبار نہیں پڑھا۔ تمہارا تبصرہ بھی ہے.......... رونی کا بھی ہے پریم راج کی خاموشی! بے چارہ پریم راج ۔ وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ ہر شخص اسی کو الزام دے گا۔ ہر طرف تمہاری شرافت اور عظمت کا چرچا ہے تم بہت بڑے اداکار ہو بلکہ کلاکار.......... تم نے ذلالت اور کمینگی کو کتنی آسانی سے شرافت میں ڈھال دیا۔"

"لعنت ہو تم پر۔ میں کہتا ہوں' تمہیں میرے آنے تک اپنا منہ بند رکھنا ہو گا۔"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اب تم مجھے دھمکی دو گے لیکن دیپک پٹیل' اب تمہارے پاس مجھے دھمکانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے' اب میں تم سے خوفزدہ نہیں ہوں' میں ہر خوف کی آخری حد سے گزرنے کے بعد ہر خوف سے آزاد ہو چکا ہوں' اب کچھ بھی نہیں رہا۔"

"میں آ رہا ہوں۔" دیپک نے ریسیور پٹخ دیا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا کچن کی طرف گیا اور اچار کے مرتبان میں سے کچے آم کی ایک قاش نکال کر منہ میں رکھ لی۔ پندرہ منٹ بعد وہ روانگی کے لئے تیار تھا۔ اسی وقت پرکاش نازل ہو گیا۔ "سوئٹ پرنس تم نے تو کمال ہی کر دیا۔" وہ دیپک کو دیکھتے ہی چہکا۔ "میں نے ایک تیر سے دو شکار کا محاورہ سنا تھا لیکن جب تمہاری تلوار بلند ہوئی تو اس پر سر پریم راج کا تھا اور خون کے چھینٹے رونی کے۔ واہ.......... واہ۔"

دیپک کو خوف آنے لگا۔ کیا اب پرکاش اسے مستقل طور پر بلیک میل کرے گا؟

"ابھی ایک مسئلہ باقی ہے' دینش۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ وہ پوری طرح تمہارے قابو میں ہے۔"

"ہاں' میں نے کہا تھا" دیپک نے پاؤں پٹخ کر کہا۔ "وہ اگر حقیقت بتائے گا تو خود بھی ملوث ہو جائے گا لیکن ابھی فون پر اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا میں اس وقت اسی کے پاس جا رہا ہوں۔"

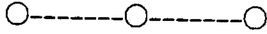
"میں بھی چلوں گا۔" پرکاش نے کہا۔

"یہ مناسب نہیں ہے" دیپک نے کہا۔ "میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ساتھ دیکھے

جاؤ۔"

"دینش مجھے نہیں جانتا۔" پرکاش نے جھوٹ بولا۔

"دیپک کو یقین تھا کہ یہ نامناسب ہے لیکن اس نے مزید اعتراض نہیں کیا۔



دینش اپنے ڈرائنگ روم میں تنہا نہیں تھا۔ پریم راج اس کے برابر ہی بیٹھا تھا۔ سامنے ایک پولیس انسپکٹر اور ایک ہیڈ کانسٹیبل بیٹھا تھا۔ ہیڈ کانسٹیبل شاید بیان لکھ رہا تھا۔

"مائی ڈیئر دیپو۔" دینش نے مصنوعی گرم جوشی سے کہا۔ "یہ انسپکٹر کیلاش ہے اور یہ راجندر۔ پریم راج کو تم جانتے ہی ہو۔ اوہ.......... یہ تمہارے ساتھ پرکاش مہرہ ہے نا؟"

"جی ہاں۔" پرکاش نے جواب دیا۔ پریم راج نے بڑی بے مہری اور خفگی سے دیپک کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اور مسکراہٹ اسے خطرناک محسوس ہوئی۔

"ہاں تو انسپکٹر' آگے چلیں۔" دینش نے انسپکٹر سے پوچھا پھر دیپک کی طرف مڑا۔

"یہ اس وقت دہلی پولیس کی نمائندگی کر رہے ہیں دیپو ڈیئر' دہلی والا سکینڈل۔"

"میرا خیال ہے' شری دیپک بھی یہاں اسی سلسلے میں آئے ہیں۔" انسپکٹر کیلاش نے کہا۔

"جی ہاں۔" دیپک نے مستحکم لہجے میں کہا۔ "اور مجھے یقین ہے کہ پریم راج کی یہاں موجودگی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔"

"حضرات! مجھے دہلی والے معاملے کے متعلق کچھ علم نہیں البتہ میں پانچ سو روپے کے چیک بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔" دینش نے اعلان کیا۔

"ہاں راجندر اب تم بیان نوٹ کرنا شروع کر دو۔" انسپکٹر نے راجندر سے کہا۔

"یہ چیک جنوری کی کسی تاریخ کو میں نے فلاش کے کھیل میں جیتا تھا۔ تاریخ مجھے یاد نہیں۔" دینش نے کہا۔

"چیک پر ۲۱ تاریخ ہے۔" انسپکٹر نے کہا۔

"خیر' ۲۱ ہی ہو گی۔" دینش نے بے پروائی سے کہا۔ دیپک نے محسوس کیا کہ پرکاش

چوکنا ہو گیا ہے۔ "کھیل کے دوران پریم راج میرا مقروض ہو گیا تھا۔ اس نے چیک کے ذریعے ادائیگی کی ۔ میں نے وہ چیک کیش نہیں کرایا بلکہ ایک اور جگہ جوئے میں ہار گیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ کرشن عرف بھولا نامی جس شخص کی تصویر میں نے اخبار میں دیکھی ہے' یہ چیک اسی نے مجھ سے جیتا تھا۔"

"یہ کب کی بات ہے؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

"کچھ یاد نہیں' دو تین ہفتے پہلے کی بات ہے شاید۔"

دیپک خالی خالی نگاہوں سے دنیش کو تکتا رہا۔

"سو آپ سمجھ لیں کہ شری پریم راج کا اس بھولے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" دنیش نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "پریم راج بے قصور ہیں۔ انہوں نے رونی کو پھنسانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ٹھیک ہے نا دیپو!"

"تم ہی کہہ سکتے ہو یہ بات۔ ظاہر ہے' چیک کی اصلیت سے صرف تمہی واقف ہو۔" دیپک نے بادل ناخواستہ کہا۔

"بس جناب ' کافی ہے میرا خیال ہے' پریم راج صاحب کی پوزیشن تو صاف ہو گئی۔" انسپکٹر نے کہا۔ "میری درخواست ہے کہ ہمارے دہلی کے انسپکٹر جگدیش سے بات کرنے تک اس بات کو عام نہ کیا جائے۔"

پریم راج کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن دنیش نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا پھر اس نے انسپکٹر سے کہا۔ "سوری انسپکٹر! میں اس سلسلے میں پریس کو پہلے ہی مطلع کر چکا ہوں۔ دیکھیں' میری مجبوری سمجھیں۔ پریم راج ایوارڈ کے لئے نامزد ہو چکا ہے' اس قسم کی پبلسٹی اس کے لئے مضر ہوتی' اگر میں پریس کو مطلع نہ کرتا تو پریم راج کے حریفوں کو فائدہ ہوتا' جن میں دیپک پٹیل بھی شامل ہیں۔" اس نے دیپک کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ تو درست ہے لیکن میں تمام نامزد ہونے والوں کی طرف سے کہہ رہا ہوں کہ ہم فیئر طریقے سے ایوارڈ جیتنا چاہتے ورنہ ایوارڈ ہمیں قبول نہیں۔ میں نے دہلی میں اپنے دوست رونی کا ساتھ دے کر عملاً" یہ بات ثابت کر دی ہے۔ میں نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ البتہ اب تک ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ بھولے نے دو ہفتے کے دوران یہ چیک کیش کیوں نہیں کرایا اور پھر اس چیک کو رونی کے

خلاف کیوں استعمال کیا گیا۔ دنیش باپو! تم نے یہ چیک دو تین ہفتے پہلے ہارا تھا نا؟" دیپک نے کہا۔ ویسے اندر ہی اندر وہ ہول رہا تھا۔

"واہ! کیا اچھی پرفارمنس دی ہے تم نے اس وقت۔" پریم راج نے چڑ کر کہا۔

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دنیش صاحب' پریم راج کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں؟" انسپکٹر نے دیپک سے پوچھا۔

"نہیں انسپکٹر۔" دنیش نے کہا۔ "جیسے پریم راج میرا موکل ہے' ویسے ہی دیپک پٹیل بھی ہے' دیپک یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے۔"

"بہرحال' اب میں چلتا ہوں۔" انسپکٹر نے کہا۔

پولیس والوں کے جانے کے بعد پریم راج بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دنیش سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"ارے کوئی بات نہیں پریم! یہ تو میرا فرض تھا۔ میری دعا ہے کہ اس سال کا ایوارڈ تمہارے حصے میں آئے' گڈ لک۔" دنیش نے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

پریم راج نے رخصت ہوتے وقت دیپک کو کڑی نظروں سے دیکھا اور اس سے ہاتھ بھی نہیں ملایا۔ اس کے جانے کے بعد دیپک نے دنیش سے پوچھا۔ "تمہیں اس کے جیتنے کی واقعی امید ہے؟"

"امید کیا' مجھے تو یقین ہے۔" دنیش نے سادگی سے کہا۔

"تم..." دیپک نے بے اختیار اسے گالی دی۔

"شاباش' اب تک میں خود کو تمہارا دوست سمجھتا تھا۔ آج مجھے اپنی اصلیت کا پتہ چلا ہے۔" دنیش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے دشمنوں کے ہاتھ بیچ دیا۔" دیپک نے کراہ کر کہا۔

"ہرگز نہیں۔ میں نے خود کو شیطان کے ہاتھوں فروخت ہونے سے بچایا ہے اور سنو دیپک! میں نے کاؤنٹی فلمز والوں کا چیک واپس کر دیا ہے۔ میں نے تم پر اپنا قرض بھی معاف کر دیا ہے اور تمہیں کنٹریکٹ سے آزاد بھی کر دیا ہے۔ اب میں تمہارا ایجنٹ نہیں ہوں۔ تم اپنے لئے کوئی اور ایجنٹ تلاش کر لو۔ ویسے مجھے تمہارے مستقبل کے ایجنٹ سے ہمدردی ہے کیونکہ تم وہ کینسر ہو جو بہت تیزی سے بڑھتا ہے۔"

دیپک کے لئے وہ دھماکا تھا۔ اس کا منہ فرط حیرت سے کھل گیا۔ "کیا ہوا.........کک.........کیا ہو گیا تمہیں؟" اس نے کھوکھلی آواز میں پوچھا۔

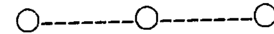
"میں آگرے گیا تھا' اسپیشلسٹ کے پاس۔ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ میں تین ماہ سے زیادہ نہیں جی سکوں گا۔ یہ ان تین ماہ کا پہلا دن ہے۔ درد اور اذیت کے باوجود میں اس پہلے دن سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ میں نے اپنی عزت بحال کر لی ہے' تم سے پیچھا چھڑا کر۔ تمہاری طرف میری جو رقم نکلتی تھی' میں نے معاف کر دی ہے' مجھے تم سے کچھ نہیں لینا کیونکہ جس چیز کی مجھے ضرورت ہے' وہ تمہارے پاس ہے ہی نہیں۔"

دیپک نے اس چیز کے متعلق پوچھا بھی نہیں اور دینش نے بتایا بھی نہیں۔ دینش کی آنکھوں میں گہری افسردگی تھی لیکن ان میں نرمی اور درگزر بھی تھا۔ دیپک کو اپنے حلق میں کوئی گولا سا پھنستا محسوس ہوا۔

"میری چتا جلانے آؤ گے نا؟" دینش نے پوچھا۔

"میں یم دوت ہوں۔ دینش کمار۔ مجھے موت سے نہیں' صرف زندگی سے دلچسپی ہے موت کے بعد تو میرا کام ختم ہو جاتا ہے۔" دیپک نے سفاک لہجے میں کہا۔

"بس' یہی میں جاننا چاہتا تھا۔" دینش نے دکھی لہجے میں کہا۔



پیر کی صبح دیپک اسٹوڈیو سے گھر واپس آیا تو اوم ناتھ کچن میں تھا۔ حمید ڈائننگ ٹیبل پر ڈٹا ہوا تھا۔ وہ تقریباً ناشتا مکمل کر چکا تھا۔ "کیا مصیبت ہے' یہ......... یہ میرا گھر ہے یا یتیم خانہ؟" اس نے بگڑ کر کہا۔

حمید بدستور ناشتے پر ہاتھ صاف کرتا رہا۔ "کہاں غائب تھے تم؟" کچھ دیر بعد اس نے منہ چلاتے ہوئے پوچھا۔

"ہم تو آپ کے لئے پریشان تھے بابو۔" اوم ناتھ نے کہا۔ "میں نے آپ کے لئے پراٹھے پکائے تھے۔"

"میں جانتا ہوں' تم دونوں کو میری بڑی فکر ہے۔" دیپک نے زہریلے لہجے میں کہا۔ "تم لوگ صرف میری جیبیں جھڑوانا چاہتے ہو۔"

حمید نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا لیکن فوراً ہی دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"تم کیا چاہتے ہو' اس ناشتے کا بل ادا کروں یا اسے یونہی چھوڑ دوں' بلکہ پھینک دوں؟" اس نے پوچھا۔

"یہ شہزادہ پوچھ رہا ہے کہ میں کہاں تھا اور وہ شہزادہ میرے لئے پریشان تھا۔ میں کہاں تھا۔ یہ ساری دنیا کو معلوم ہے' سوائے میرے سیکرٹری کے۔ کل پرسوں میں تمہیں فون کرتا رہا کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت تھی لیکن تم غائب تھے' یہی ہے سیکرٹری کا کام!؟"

آہستہ آہستہ دیپک کے لہجے کی تندی کم ہو گئی۔ درحقیقت وہ کئی دن بعد اوم ناتھ اور حمید کو دیکھ کر خوش ہوا تھا۔

"بکواس بند کرو' تمہیں میری ضرورت تھی.........اوہنہ۔" حمید نے نرم لہجے میں کہا۔ "اور تم کچھ بھی کر لو' اس وقت نہ میں اداس ہوں گا اور نہ مجھے غصہ آئے گا' کیونکہ میں خوش ہوں۔ اتنا اچھا ناشتہ.........اف! اس سے بڑی خوشی اور کیا ہو گی۔ او.........اوم ناتھ! اس شخص کو بھی ناشتہ کرا دے' صورت ہی سے بھوکا لگ رہا ہے' دعائیں دے گا تجھے۔"

حمید کی خوش مزاجی دیپک کے لئے بہت اچھا شگون تھا۔ گویا اچھے ناشتے نے ضمیر کو سلا دیا تھا۔ "دہلی میں' میں جذباتی ہو کر نرم پڑ گیا تو تم نے مجھے ہیرو بنا دیا؟" اس نے حیرت سے کہا۔

"ہاں دوست! تم اسے بزدلی کہو گے اور میں انسانیت۔ وہ خبر پڑھ کر مجھے تم پر بے ساختہ پیار آیا۔" حمید نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ میرا اصل منصوبہ یہی تھا۔"

"میں تمہیں جانتا ہوں' تم ذہین ہو مگر اتنے بھی نہیں پھر پریم راج کا چیک۔ وہ تم کہاں سے لائے؟ اس سے ثابت یہ ہوا کہ پریم راج بھی تمہارے انداز میں سوچ رہا تھا۔ کیا پتا' وہ تمہارے چکر میں بھی ہو۔"

"پریم راج کے ہاتھ صاف ہیں۔" دیپک نے کہا اور دینش کے بیان کے متعلق کے متعلق اسے تفصیل سنا دی۔

"یہ تو ذلت ہے' کمینگی ہے۔ دینش بابو نے تمہارے ساتھ زیادتی کی۔" حمید نے

چنگھاڑ کر کہا۔

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا لیکن تمہیں تو بڑا اعتماد تھا اس پر، تم نے سارا الزام وکٹر کے سر ڈال دیا تھا۔"

"چلو، کوئی بات نہیں۔" حمید نے بریف کیس کھولا اور اخبار میں اگلے روز شائع ہونے والے اشتہار کا پروف اس کے سامنے رکھ دیا۔ "کم از کم اس خبیث سے کوئی فائدہ تو پہنچا ہمیں، سب کچھ رائیگاں تو نہیں ہوا۔"

اشتہار کا پروف دیکھ کر دیپک کا دل خوش ہو گیا۔ سادہ سا، دل میں اتر جانے والا مضمون تھا۔ سچائی کے لہجے میں۔ اس نے اشتہار دوبارہ پڑھا۔

من مندر آرٹس کمپنی کے معزز اراکین کے نام

چند روز پہلے اسی صفحے پر اسی جگہ بہترین اداکاری کے لئے نامزد کردہ ایک اداکار کی آپ کے نام اپیل شائع ہوئی تھی، جس میں التجا کی گئی تھی کہ آپ ووٹ دیتے وقت اسے نظر انداز کر دیں۔ اس اداکار کا نام دیپک پٹیل ہے۔ میں ان بے شمار لوگوں میں سے ایک ہوں، جن کے خیال میں دیپک کا انکسار غیر ضروری اور نامناسب ہے۔ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ دیپک ایوارڈ کا مستحق ہے یا نہیں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ دیپک کی احمقانہ اپیل کو نظر انداز کر دیں۔ میں ذاتی طور پر اس ایوارڈ کے لئے دیپک ہی کو ووٹ دوں گا۔ اس لئے کہ میرے نزدیک اس سال سب سے اچھی پرفارمنس اسی کی ہے۔

دیپک پٹیل کے لئے نیک تمناؤں کے ساتھ۔

خلوص کیش دینش کمار

"واہ بھئی، واہ!" دیپک نے سر اٹھا کر حمید کو داد دی۔ "مجھے اس سے یقیناً فائدہ پہنچے گا۔"

حمید نے اس کی طرف اخبار بڑھا دیا۔ اخبار میں روپ کمار کی طرف سے پورے صفحے کا رنگین اشتہار شائع ہوا تھا۔ اسے پڑھ کر ایسا لگتا تھا کہ لغات سے تمام خوبصورت لفظ

جمع کر کے یکجا کر دئے گئے ہیں۔ اشتہار میں عامیانہ پن تھا۔ پریم راج کا اشتہار البتہ موثر تھا۔ اس نے فلمی نقادوں اور رسالوں میں شائع ہونے والے تبصروں کے اقتباسات دیئے تھے۔ یہ دیکھ کر دیپک کو بڑے زور کا غصہ آیا کہ ان تمام تبصروں میں اس کا اپنا تذکرہ بھی بھرپور انداز میں کیا گیا تھا لیکن پریم راج نے اسے بڑی صفائی سے کاٹ دیا تھا۔ سب سے خوبصورت اشتہار رونی کا تھا۔ وہ اشتہار رونی کے ایجنٹ کی طرف سے تھا۔ وہ فلم بادشاہ سے رونی کی اسٹل تھی جسے تین رنگوں میں شائع کیا گیا تھا۔ اشتہار میں سوائے اس تصویر کے کچھ بھی نہیں تھا، ایک لفظ بھی نہیں۔

اورنگ زیب کی طرف سے اب تک کوئی اشتہار شائع نہیں ہوا تھا۔ دیپک پر مایوسی طاری ہونے لگی، وہ اشتہارات بے حد موثر تھے، اپیل کرتے تھے۔ پھر اس نے صفحہ پلٹا اور حمید کی طرف سے دیا جانے والا اشتہار اس کے سامنے تھا۔

ڈیئر ووٹرز آف من مندر آرٹس اکیڈمی۔

میرا نام حمید احمد ہے۔ میں دیپک پٹیل کا سیکرٹری اور پریس ایجنٹ ہوں لیکن اس اشتہار کی ادائیگی میں نے اپنی جیب سے کی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ میرے خیال میں دیپک پٹیل نے صرف مجھے ہی نہیں، آپ سب کو بھی مایوس کیا ہے۔ میری آپ سے التجا ہے کہ اس کی اپیل کو نظر انداز کریں اور بہترین پرفارمنس کو بلا جھجک ووٹ دیں، خواہ وہ کسی کی بھی ہو۔

میں اکیڈمی کا ممبر نہیں ہوں لیکن ہوتا تو بلاشبہ دیپک پٹیل ہی کو ووٹ دیتا۔ کیونکہ میں نے فرشتہ میں اس کی اداکاری سے بہتر پرفارمنس آج تک نہیں دیکھی۔

دیپک کا منہ لٹک گیا۔ حمید نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ "کیوں، اچھا نہیں لگا تمہیں؟" اس نے پوچھا۔

"اچھا ہے لیکن انٹیلیکچوئل ٹائپ کا ہے۔" دیپک نے مرے مرے لہجے میں کہا۔ "لوگوں کو سوچنے پر مجبور کر کے ووٹ نہیں جیتے جا سکتے۔ جذبات سے کھیلنا ضروری ہے۔ لوگوں کو رلا دو، وہ تمہیں یاد رکھیں گے۔"

"یہ تو بہت مشکل ہے۔" حمید نے زخمی لہجے میں کہا۔ "میرا خیال ہے' اس سلسلے میں جو کمی ہے' وہ دہلی کا اسکینڈل پورا کردے گا۔ تم یہ یقین کیوں نہیں کرتے کہ تم نے فرشتہ میں لازوال اداکاری کی ہے۔"

"بکواس' سچ سننا چاہتے ہو تم۔" دیپک جھنجلا کر کھڑا ہو گیا۔ "میں نے صرف رقم کی وجہ سے وہ کردار قبول کیا تھا۔ پریم راج کی فلم میں پریم راج کے مقابلے میں میرے لئے کوئی چانس ممکن نہیں تھا۔ شرابی کا رول مکالمے ندارد۔ سوائے آخری سین کے مجھے کہیں موقع نہیں ملا۔ آخری سین' جس میں' میں نے اسے' اپنے باپ کو شوٹ کیا۔ اس لئے کہ وہ کرائے قاتل کی حیثیت سے سے اپنے بیٹے کے قتل پر مامور کیا گیا تھا اور ایسا کرنے کا ارادہ بھی رکھتا تھا۔ سین جاندار تھا لیکن میں نے جم کر اداکاری نہیں کی۔ میں بہت بیزار تھا' اکتا گیا تھا اس کردار سے۔"

"مجھے اور ایک عام فلم بین کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ تمہاری کیفیت کیا تھی۔" حمید نے کہا۔ "ہم نے تو جو اسکرین پر دیکھا' صرف اس پر تبصرہ کر سکتے ہیں اور جو کچھ میں نے اسکرین پر دیکھا' اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا' سمجھے۔ اس بنیاد پر تمہیں نامزد کیا گیا اور تمہارے تمام حریفوں نے تسلیم کیا کہ تمہاری پرفارمنس سب سے اچھی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ خود تمہیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں۔"

"سب ٹھیک ہے یہی لیکن میں ہار جاؤں گا۔ یہاں سیاست چل رہی ہے اور میرے تمام حریف مالی اعتبار سے مضبوط ہیں۔ مانا کہ رونی کا کوئی چانس نہیں۔ اورنگ زیب نے خود اپنا گلا گھونٹ لیا ہے۔ پریم راج مقابلے میں موجود ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ دہلی کا اسکینڈل اسے ختم........."

حمید نے تیز نظروں سے دیپک کو دیکھا۔

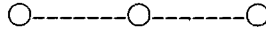
"میرا مطلب یہ ہے کہ مجھے دینش کی گواہی پر یقین نہیں۔ دینش نے پریم راج کو بچانے کی کوشش کی ہے اس کی وجہ سے پریم راج دوبارہ جی اٹھا ہے۔ جلد ہی اس کے پاس مورتیوں کی جوڑی ہوگی۔"

"تم......... تم پھر بدمعاشی نہیں کرو گے۔ تم دوسروں کے لئے اسکینڈل تخلیق نہیں کرو گے۔" حمید نے انگلی اٹھا کر کہا۔

"یہی' کوئی ترکیب سوچو۔ بھگوان کے لئے پریم راج کو الٹانے کی کوئی ترکیب سوچو۔"

"ہرگز نہیں' میں فیئر پلے کا قائل ہوں۔ مجھے اپنی ان حماقتوں میں شامل نہ سمجھنا۔ میں تو یہی کہتا ہوں بغیر سازش کے تم جیت سکتے ہو۔"

"ایوارڈ میرا ہے نا؟" دیپک نے تلخ لہجے میں کہا۔ "اس لئے تم ہر قسم کا خطرہ مول لے سکتے ہو۔"



دیپک بارہ بجے سو کر اٹھا تو حمید کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ دیپک نے اٹھتے ہی کامنی کو فون کیا۔ گھنٹی بجتی رہی۔ اس نے تنگ آ کر ریسیور رکھ دیا۔ "تم یہ لکھتے ہی رہو گے' جیسے بہت بڑے مصنف ہو۔" اس نے چڑ کر کہا۔ وہ حمید سے کامنی کے متعلق بات کرنا چاہتا تھا۔

حمید نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ "لو' رکھ دیتا ہوں۔" اس نے پیڈ اور قلم رکھتے ہوئے کہا۔ "تمہارا ہی کام تھا اشتہار لکھ رہا تھا میں۔"

"لیکن دوست......... اب تم مزید اشتہارات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔" دیپک نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

"یہ سچ ہے' یہ اشتہار میری طرف سے نہیں ہے۔ تمہارے شکرگزار دوست رونی نے فون کیا تھا۔ وہ تمہارے حق میں دستبردار ہو رہا ہے اور اشتہار اپنے خرچ پر چھپوائے گا۔" حمید نے بتایا۔ "یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ اسے تمہاری بدنیتی کا اندازہ کیسے ہو گیا مجھے حیرت ہے' دنیا میں ایک شخص ایسا بھی ہے' جسے تمہارے اشتہار بے وقوف نہیں بنا سکے۔ بہرحال' وہ تمہارا شکرگزار ہے کہ تم نے اسے بڑی مصیبت سے بچایا۔ مجھے یہ سوچ کر غصہ آتا ہے کہ تم بھی پریم راج کے انداز میں سوچ رہے تھے۔ اگرچہ کہہ نہ سکے لیکن تم نے بعد میں جو کچھ کیا' مجھے اس پر فخر ہے۔ مجھے تم پر فخر ہے۔"

"خیر' رونی کا آئیڈیا ہے کہ اشتہار ویسا ہی ہو جیسا اس کا تھا۔ تمہاری ایک اسٹل۔"

"وہ' جس میں! میں پریم راج پر حلق کے بل چیخ رہا تھا' جس کے بعد میں نے اسے

شوٹ کیا تھا۔"

"واہ' شاندار بہت اچھی اسٹل ہے وہ۔"

"ہاں' بری نہیں ہے۔" دیپک نے سوچتے ہوئے کہا۔

"پورے صفحے پر وہ اسٹل اور نیچے............ یہ ہے میرا ووٹ' آپ کا رونی........"

"اچھا آئیڈیا ہے۔"

"جمعے کے دن چھپوائیں گے اشتہار۔"

"ٹھیک ہے۔" دیپک نے کہا۔ "میں رونی کو فون کر کے اس کا شکریہ ادا کر دوں۔"

"میری سمجھ میں اس کی شکرگزاری تو آتی ہے۔ تم نے درحقیقت اس پر بڑا احسان کیا لیکن میں جانتا ہوں کہ تم طبعاً" دیانت دار' حق پرست نہیں ہو۔" حمید نے کہا۔ دیپک اس سے نظریں چرانے لگا۔ حمید نے تیز لہجے میں کہا۔ "ہرگز نہیں' تم اتنے اچھے نہیں ہو۔"

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"شاید تم نے دہلی والے واقعے کے متعلق مجھے ہر بات نہیں بتائی کچھ چھپا گئے ہو تم۔"

"یہی میرا خیال ہے۔ کامنی کے متعلق کچھ چھپا رہے ہو تم۔" دیپک نے جوابی حملہ کیا۔ "تم کل اور پرسوں اسی کے ساتھ تھے۔"

"ہاں اور میں نے تمہیں اس لئے نہیں بتایا کہ تم شکی آدمی ہو۔ ہوا یہ کہ اس کی کار خراب ہو گئی تھی۔ اس نے مدد کے لئے فون کیا۔ شاید تم سے بات کرنا چاہتی ہو گی۔"

"اسے معلوم تھا کہ میں دہلی میں ہوں۔"

"بہرحال' اس نے مجھے فون کیا۔ اس کے ساتھ ڈولی نامی ایک لڑکی بھی تھی۔ بڑی طرح دار لڑکی ہے' انہیں ڈریم لینڈ جانا تھا۔"

"کیوں ڈریم لینڈ کیوں؟" دیپک نے تند لہجے میں پوچھا۔ "اور ڈولی کا اور کامنی کا کیا ساتھ۔"

"ابے کیا پاگل ہو گیا ہے۔" حمید نے دہاڑ کر کہا پھر نرم لہجے میں بولا۔

"دونوں ٹی وی اسٹیشن سے نکلی تھیں۔ ڈریم لینڈ میں کامنی کا اپنا بنگلا ہے۔"

"یہ بنگلا کہاں سے آ گیا کامنی کے پاس؟"

"پولیس افسروں کی طرح تفتیش کر رہے ہو۔ سنو دیپو' کامنی کوئی گری پڑی لڑکی نہیں' لکھ پتی باپ کی اکلوتی بیٹی ہے۔"

"پھر ٹی وی میں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟" اب تو دیپک بھی خود کو انسپکٹر جگدیش محسوس کرنے لگا۔

"شوق ہے' ضرورت نہیں' خیر' بہت خوبصورت بنگلا ہے۔ میں تو موقع پا کر ڈولی کو کمبل ہو گیا۔ ہفتہ اور اتوار دونوں دن وہیں رہا میں۔"

"اور کامنی!" دیپک کا لہجہ خوفناک تھا۔

"نہیں دیپو! ابا کی قسم ایسی کوئی بات نہیں۔ کیا میں تیری نظریں نہیں پہچانتا لیکن یار' تجھے پہلے کبھی یوں رقابت میں مبتلا نہیں دیکھا۔ لگتا ہے معاملہ سیریس ہے۔"

دیپک مطمئن ہو گیا۔ سعید صاحب۔ حمید کے ابا کی قسم کے بعد کسی شک کی گنجائش نہیں تھی۔ یہ بات شروع ہی سے تھی۔ "اس کا پتا اور فون نمبر؟" اس نے کہا۔

"کامنی نے کہا تھا کہ تمہیں نہ بتاؤں۔" حمید نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "وہ تمہیں دکھ نہیں پہنچانا چاہتی۔ وہ ہر چیز کا ذمے دار اپنی نحوست کو ٹھہراتی ہے لیکن دیپک! وہ بہت پیاری لڑکی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اسے فریب دینے والے دھوکے میں رکھنے والے اور تکلیف پہنچانے والے بڑے عذاب میں رہتے ہیں۔ اس صورت میں وہ خود کو بھی اذیت دیتی رہتی ہے۔ اس کا احساس جرم بہت شدید ہے اور وہ اس کی تلافی کے چکر میں لگی رہتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ اس لڑکی میں دلچسپی صرف اس صورت میں لو کہ تمہیں اس سے واقعی محبت ہو۔"

"تم ایسا کرو کہ اس پر کوئی نفسیاتی قسم کی کہانی لکھ ڈالو۔" دیپک نے جل کر کہا۔

"اگر وہ اذیت سہنا چاہتی ہے تو تم اسے اذیت کیوں نہیں دیتے۔ باضمیر آدمی ہو۔ اس کے لئے بالکل موزوں۔"

حمید نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن منہ سے کچھ نہ بولا۔

○-------○-------○

دیپک، کامنی کا ڈریم لینڈ والا پتا اور فون نمبر سامنے رکھے بیٹھا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر کامنی کے پاس پہنچ جائے۔ اس نے کامنی کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز میں جواب ملا۔

"ہیلو، سی فور کامنی فرام کے فور کلکتہ۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا لیکن فوراً ہی اسے احساس ہو گیا کہ آواز کامنی کی نہیں ہے۔

"آپ کا نام؟"

"دیپک پٹیل بول رہا ہوں، آپ کون ہیں؟"

"ڈولی بول رہی ہوں دیپک جی، اگر میں ممبر ہوتی تو یقیناً آپ کو ووٹ دیتی کاش، یہ ایوارڈ آپ کو ملے۔ آپ نے بہت اچھی اداکاری کی ہے فرشتہ میں بہت مختلف۔"

"شکریہ ڈولی، ذرا کامنی سے بات کراؤ۔"

ڈولی نے اتنی دیر توقف کیا کہ دیپک کو یقین ہو گیا کہ وہ جھوٹ بولے گی۔ "دیپک جی! بات یہ ہے کہ وہ یہاں موجود نہیں ہے" ڈولی نے جواب دیا۔

"اوہ، یہاں شہر آ گئی ہے کیا یا آنے والی ہے؟"

"وہ تو.......... وہ دو دوستوں کے ساتھ کلکتہ چلی گئی ہے۔"

"دیپک نے ریسیور رکھ دیا پھر اس نے اوم ناتھ کو بلایا۔ "تو قلعہ بند ہو کر بیٹھ جا، سمجھ گیا؟"

"جی سمجھ گیا، پر آپ کہاں جا رہے ہیں صاب جی؟"

"ڈریم لینڈ۔"



کامنی کا ڈریم لینڈ والا مکان بے حد خوبصورت تھا۔ اس نے اطلاعی گھنٹی بجائی چند لمحے بعد دروازہ کھلا۔ غیر متوقع نہ ہونے کے باوجود وہ حیران رہ گیا۔ دروازہ کامنی نے کھولا تھا۔ "ہیلو دیپک۔"

"تم جانتی تھیں کہ میں آؤں گا؟" دیپک نے طویل سانس لے کر پوچھا۔

"ہاں۔"

"اور وہ ڈولی نے جھوٹ بولا تھا؟"

"میری ہدایت پر۔"

"کیوں؟........... کیوں.......... کیوں........... آخر کیوں؟"

"وجہ تو میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔"

"اور میں ہر طرح کا خطرہ مول لینے کو تیار ہوں۔"

"تم میرے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔"

"تم جو کچھ بھی ہو اور جیسی بھی ہو، میں تمہیں چاہتا ہوں جب سے تم سے ملا ہوں، میں نے کسی اور کا تصور بھی نہیں کیا ہے۔" دیپک نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا، اس کے تصور میں کانتا کا سراپا لہرا گیا۔ "سنو سی فور کامنی! اگر تم نرکھ میں جانا چاہو، تب بھی مجھے ساتھ لے لینا۔"

"اگر میں تباہی ہوں تو تم بھی میرے مستحق ہو۔" کامنی نے نرم لہجے میں کہا۔

اچانک عقب سے ایک لڑکی نمودار ہوئی۔ دیپک اسے دیکھتے کا دیکھتا رہ گیا۔ ترشا ہوا مناسب جسم اور خوبصورت چہرہ۔ اس کی طرف نہ دیکھنا ممکن ہی نہیں تھا۔ کامنی نے، جو دیپک کو بغور دیکھ رہی تھی، ان دونوں کا تعارف کرایا۔ وہ ڈولی تھی۔

"مجھے افسوس ہے دیپک جی۔" ڈولی نے کہا۔ "شاید میں کامیابی سے جھوٹ نہیں بول سکی۔"

"کوئی بات نہیں، دراصل تمہارا مقابلہ چیمپئن سے تھا۔"

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی دیپک جی۔"

"شکریہ ڈولی۔" دیپک نے کہا۔ پھر وہ کامنی سے مخاطب ہوا۔ "بس اب چل دو کپڑے بدلنے کی تو ضرورت نہیں۔"

کامنی اندر جا کر اپنا ہینڈ بیگ لے آئی۔ وہ دونوں خاموشی سے دیپک کی کار کی طرف بڑھ گئے۔ کار سڑک پر دوڑنے لگی۔ وہ دونوں اب بھی خاموش تھے۔ دیپک نے خاموشی کو توڑا۔ "کچھ بتاؤ گی نہیں مجھے؟ اپنے پتی کے بارے میں۔"

کامنی خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی پھر اس نے دیپک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اسے میں نے قتل کیا تھا۔"

"اس نے خود چھلانگ لگائی تھی۔ تم نے اسے دھکا نہیں دیا تھا۔" دیپک نے تردید کی۔

"لیکن اس کی موت کا سبب میں ہی تھی۔"

"اوہ! وہی پرانا افسانہ۔"

کامنی کی پلکیں جھک گئیں۔ اس نے ایک بار نظریں اٹھا کر دیپک کو دیکھنا چاہا لیکن فوراً ہی نظریں چرا لیں۔

"یہی بات ہے نا؟"

"ہاں۔" کامنی نے نحیف سی آواز میں کہا۔

"تو اس میں تمہارا کیا قصور ہوا؟"

"پتا نہیں لیکن میں تو یہی سمجھتی ہوں۔ کاش! میں اسے بتا سکتی کہ میں قناعت پسند ہوں۔ یقین رکھتی ہوں کہ انسان کو زندگی میں سب کچھ نہیں مل سکتا لیکن میری زبان پر تو حیا کا قفل پڑا ہوا تھا۔ اب سوچتی ہوں تو شرم و حیا سے بھی نفرت ہونے لگتی ہے مجھے۔"

"میرے خیال میں تو یہ ایسی کوئی پیچیدہ بات نہیں۔"

"انسان کو اپنے خیالات اور اپنے جذبات پر مکمل اختیار کبھی نہیں ہوتا اور جب وہ بالکل بے اختیار ہوتا ہے تو بری طرح بہہ جاتا ہے۔" کامنی اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔ چند لمحے خاموش رہی۔ دیپک اس کے بارے میں سوچتا رہا۔ ۲۶ سال کی عمر.......... بے پناہ حسن.......... لیکن وہ ایک منہ بند کلی تھی۔ یہ ظلم تھا.......... بہت بڑا ظلم۔ "جو کچھ ہوا'

اسے بھلا دو۔" اس نے کہا۔

"کوشش کرتی رہی ہوں لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔" کامنی کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"یہ کوشش تنہا نہیں کی جا سکتی۔ کوئی ساتھ ہو تو تمام یادیں مٹ جائیں گی' وہم کی طرح۔"

کچھ دیر خاموش رہی پھر کامنی نے پوچھا۔ "ہم کہاں جائیں گے؟" دیپک سوچتا رہا۔ کامنی کا فلیٹ بھی تو تھا۔

"تم مجھے میرے فلیٹ لے کر چل رہے؟" کامنی نے پوچھا۔

"وہاں جانا چاہتی ہو؟"

"نہیں' میں وہاں اکیلی نہیں رہتی۔ ایک سہیلی بھی ہے میرے ساتھ۔"

"بے وقوف بنا رہی ہو مجھے۔"

"نہیں' درشنا نام ہے اس کا۔ ٹی وی میں ٹیلی فون آپریٹر ہے وہ۔"

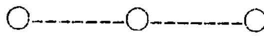
"اور میں تمہیں اپنے پرانے گھر لے کر نہیں جاؤں گا۔"

"تو پھر؟"

"بس دیکھتی رہو' مجھ پر بھروسہ رکھو۔"

"دیپ.......... سنو دیپ.......... تمہیں یقین ہے.........."

"یقین کرو سی! تم میرے لئے کوئی عام لڑکی نہیں ہو زندگی میں پہلی بار مجھے محبت ہوئی ہے۔"



دنیش کا بنگلا دیپک کے لئے ایک نئی جگہ تھا۔ اس کی چابی عرصے سے اس کے پاس تھی لیکن وہ وہاں پہلی بار آیا تھا۔ اس نے تمام لائٹس آن کر دیں۔ کامنی اب مطمئن نظر آ رہی تھی۔

"کیسا لگا تمہیں؟" دیپک نے اس سے پوچھا۔

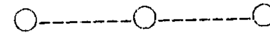
"تمہارا ہے؟"

دیپک جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔ اسے ان درجنوں لڑکیوں کے بھوت منڈلاتے نظر آ رہے ہوں گے' جنہیں اس کے خیال میں دیپک یہاں لایا تھا۔ "نہیں ڈیئر' یہ دینش بابو کا ہے۔ تمہیں اداکارہ سیمی یاد ہے نا۔ اس سے دینش بابو کا بڑا زور دار رومانس چلا تھا۔ دونوں شادی شدہ تھے۔ کہیں اور نہیں مل سکتے تھے۔ وہ اچھے دن تھے' چنانچہ دینش بابو نے یہ بنگلہ خرید لیا پھر وہ محبت فنا ہو گئی' سیمی مر گئی۔ دینش بابو کو اس بنگلے سے خوف آنے لگا۔ انہوں نے اس کی چابی مجھے دے دی۔ میں اسے تاج محل کہتا ہوں۔"

"اور تم یہاں.........."

"نہیں کبھی نہیں۔" دیپک نے کہا۔ "میرا اپنا گھر بھی ہے لیکن میں تمہیں وہاں اسی لئے نہیں لے کر گیا کہ وہاں تمہیں در و دیوار پر پرچھائیاں ہی پرچھائیاں لرزتی نظر آئیں گی۔"

"ٹھیک ہے۔" کامنی نے لرزیدہ آواز میں کہا۔ دیپک نے دھیرے دھیرے ہاتھ بڑھایا اور بڑی نرمی سے اسے چھو لیا۔



دیپک نے ہچکچاتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ کامنی کا سر اس کے سینے پر تھا۔ وہ بڑے سکون سے سو رہی تھی۔ دیپک نے ریڈیم ڈائل والی گھڑی میں وقت دیکھا۔ صبح کے تین بجے تھے۔ وہ سوچتا رہا کہ آنکھ کیوں کھلی ہے پھر اس کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا۔ بنگلے میں کچھ لوگ موجود تھے۔ مردانہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

دیپک نے کامنی کو اٹھایا۔ "کک.......... کیا بات ہے؟" کامنی نے پوچھا۔ وہ پوری طرح بیدار نہیں ہوئی تھی۔

"بنگلے میں کچھ لوگ موجود ہیں' معلوم نہیں کون ہیں' تم برابر والے کمرے میں چلی جاؤ۔"

کامنی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ خوفزدہ نظر آنے لگی۔ وہ اٹھی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ دھماکے سے کھلا۔ ان دونوں کی آنکھیں چندھیا کر رہ گئیں۔ دیپک نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ چند لمحے بعد وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوا۔ وہ چار آدمی تھے دو

پولیس کی وردی میں تھے' تیسرا سادہ لباس میں ہونے کے باوجود پولیس والا معلوم ہو رہا تھا' چوتھا فری لانسر فوٹو گرافر ٹیکھر تھا۔ ٹیکھر نے بڑی تیزی سے دیپک اور کامنی کی چند تصویریں کھینچ لیں پھر کمرے میں ونود داخل ہوا' دیپک کا اکاؤنٹنٹ۔ "او بھگوان' او بھگوان.......... بڑی بھیانک غلطی ہوئی۔" اس نے سادہ لباس والے سے کہا۔

"لعنت ہو تم لوگوں پر' یہ لائٹ آف کرو۔" دیپک نے دہاڑ کر کہا۔

"اے مسٹر! حکم نہ چلاؤ۔ یہ پولیس کا معاملہ ہے۔" سادہ لباس والا افسر غرایا۔

اسی وقت ٹیکھر کی فلیش پھر چمکی۔ اس بار دیپک کو جوش آ گیا۔ وہ ٹیکھر پر جھپٹا۔ اس نے ٹیکھر کے منہ پر الٹا ہاتھ مارا اور کیمرا چھین کر فلم نکالی اور کیمرے کو پاؤں سے توڑ ڈالا۔

"دیپک پلیز' سمجھنے کی کوشش کرو' یہ سب کچھ غلط فہمی میں ہوا ہے۔" ونود نے کہا۔ "یہ انسپکٹر سلیم ہیں۔" اس نے سادہ لباس والے کی طرف اشارہ کیا۔

انسپکٹر کے اشارے پر ایک پولیس والا ٹیکھر کو دھکیلتا ہوا باہر لے گیا۔ پھر انسپکٹر دیپک سے مخاطب ہوا۔ "پانچ منٹ کے اندر ڈرائنگ روم میں پہنچ جاؤ۔ مجھے تم سے بات کرنا ہے۔"

تمام لوگ کمرے سے چلے گئے۔ دیپک سناٹے میں تھا۔ کسی نے اس کے لئے جال بچھایا تھا۔ وہ بہت تیزی سے سوچ رہا تھا۔ کس نے؟ دینش نے؟ ہاں' دینش کو معلوم تھا کہ وہ اس بنگلے کو استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

غصے سے اس کا جسم لرزنے لگا باہر ٹیکھر شور مچا رہا تھا۔ "میرا کیمرا دلایا جائے اور اس مردود کو گرفتار کیا جائے' عیاشی کر رہا تھا یہاں۔" دیپک نے کامنی کو دیکھا جس کا چہرہ سپید پڑ گیا تھا۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا چکر ہے لیکن میں سب ٹھیک کر لوں گا۔" دیپک نے کہا۔ "تم یہیں رہو۔ میں ابھی بات کر کے آتا ہوں۔"

وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ ٹیکھر اسے دیکھتے ہی حلق کے بل چیخا۔ "مردود' تو نے میرا کیمرا توڑا ہے۔ میں تیرا دماغ درست کر دوں گا۔"

"بکواس کی تو اب تیرا سر بھی توڑ دوں گا۔" دیپک نے غرا کر کہا۔

"اے مسٹر بہت ہو چکی۔" انسپکٹر نے کہا۔

"سلیم صاحب! یہ .... یہ ایک سنگین غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں۔" ونود بولا۔

دیپک نے ونود کو دیکھا جو بری طرح سہا ہوا تھا۔ دیپک نے اپنی جیب سے بنگلے کی چابی نکال کر دکھائی۔ "یہ بنگلا دینش باپو کا ہے اور انہوں نے یہ چابی خود مجھے دی تھی۔" اس نے کہا۔

"میں کہتا ہوں' لڑکی کے بارے میں معلوم کرو' وہ کون ہے؟" ٹیکھر نے چیخ کر کہا۔

دیپک ٹیکھر کی طرف جھپٹا لیکن انسپکٹر نے اسے روک لیا۔ "کیا مطلب؟ کیا اب فوٹوگرافر بھی پولیس سے تنخواہ لینے لگے۔" دیپک نے تپ کر کہا۔ "انسپکٹر! جب تک تم اس بندر کو باہر نہیں نکالتے میں بات نہیں کروں گا۔"

انسپکٹر نے سر کو تفہیمی جنبش دیتے ہوئے اپنے ماتحت کو اشارہ کیا کہ وہ ٹیکھر کو باہر نکال دے۔ پولیس والا' ٹیکھر کو باہر لے گیا اور اسے باہر روکنے کے لئے خود بھی باہر ہی کھڑا رہا۔

"ہاں' اب بتاؤ کیا چکر ہے؟" انسپکٹر نے دیپک سے کہا۔

"پہلے تو میں کچھ سوال کروں گا۔" دیپک نے تند لہجے میں کہا۔ "یہ چکر کیا ہے .... کیا تم نے چھاپا مارا ہے؟ مجھ پر الزام کیا ہے؟ انسپکٹر! میں کوئی گرا پڑا آدمی نہیں ہوں۔" پھر وہ ونود کی طرف مڑا۔ "کہیں ایسا تو نہیں کہ تم نے اور دینش نے مل کر میرے خلاف کوئی چکر چلایا ہو' تاکہ میں ایوارڈ سے محروم ہو جاؤں؟"

"بھگوان کے لئے دیپک ایسی باتیں نہ کرو۔" ونود نے کراہ کر کہا۔ "ہمیں تمہاری نہیں بلکہ دینش کی تلاش تھی۔"

دیپک سوچ رہا تھا۔ بات کچھ بھی ہو۔ یہ خبر اخبار میں چھپتی تو اس کی شہرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا اور ایوارڈ کا خواب یقیناً" بکھر جاتا۔ وہ کسی اسکینڈل کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ "کیوں .... دینش کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی۔"

دینش صاحب نے ونود کو فون کیا تھا کہ وہ خودکشی کر رہے ہیں' یہ ایک گھنٹہ پہلے کی بات ہے۔" انسپکٹر نے وضاحت کی۔

"کیا؟ میں سمجھا نہیں؟"

"ہاں' دینش باپو نے فون کیا تھا مجھے۔" ونود نے کہا۔ "انہوں نے کہا کہ وہ اُس دنیا سے جا رہے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ان کی موت کا الزام کسی کے سر جائے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس سلسلے میں ایک خط بھی لکھا ہے۔ میں نے فوراً" پولیس کو فون کیا لیکن دینش باپو گھر پر موجود نہیں تھے۔ البتہ ان کا خط مل گیا وہاں۔"

"او بھگوان۔"

"جب وہ گھر پر نہیں ملے تو ان کی تلاش شروع کی گئی مجھے اس بنگلے کے بارے میں علم تھا۔ چنانچہ میں انہیں یہاں لے آیا۔"

دیپک دہلا ہوا تھا۔ "لیکن باپو نے مجھے بتایا تھا کہ ابھی وہ تین مہینے ...."

"لیکن شاید وہ تکلیف سے تنگ آ گئے تھے۔"

"میری بات سنیں مسٹر دیپک۔" انسپکٹر نے کہا۔ "مجھے آپ سے کوئی دلچسپی نہیں لیکن ٹیکھر خاموش نہیں رہے گا۔ گویا یہ اسکینڈل بنے گا۔ اس صورت میں' میں بھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ میرا کام تو دینش صاحب کو تلاش کرنا تھا۔ آپ خواہ مخواہ زد میں آ گئے۔"

"ہوں۔" دیپک' دینش کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ "تم نے دینش کو ہر جگہ تلاش کیا ہوگا' سوائے اس کے آفس کے۔"

"میں نے اپنے ماتحتوں کو وہاں بھی بھیجا ہے۔" انسپکٹر نے کہا۔

دیپک بیڈ روم کی طرف چل دیا۔ انسپکٹر کا کہنا ٹھیک تھا ٹیکھر یقیناً" گندگی اچھالے گا لیکن اسکینڈل سے بچنے کی ایک صورت بھی تھی' وہ ٹھرا کر رہ گیا لیکن پھر اس نے سوچا کہ کامنی موزوں ترین لڑکی ہے۔ "تم ٹھیک تو ہو نا۔" اس نے کامنی کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔ کامنی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ "ہم بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔" دیپک نے کہا۔

"میں جانتی ہوں دیپ! مجھے افسوس ہے کہ اس ایوارڈ کے موقع پر تم میری وجہ سے مصیبت میں..........."

"میں ایسے دس ایوارڈ تم پر قربان کر سکتا ہوں۔" دیپک نے جھوٹ بولا۔ "ویسے

بھی تم سے درخواست کرنے ہی والا تھا۔ میں یہ کہوں گا کہ ہماری شادی آج ہی ہوئی ہے اس طرح سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"لیکن.......... لیکن کون یقین کرے گا۔" کامنی بے حد حیران تھی۔ "وہ چیک کریں گے..."

"اول تو نہیں کریں گے اور کریں گے بھی تو کیا ہم اس الجھن سے نکلتے ہی مندر کا رخ کریں گے۔ تم بالکل فکر نہ کرو۔ میں تو سچ مچ تم سے شادی کرنا چاہتا تھا۔"

کامنی چند لمحے سوچتی رہی۔ "دیکھو اگر تم واقعی مجھے چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ...."

"تم جانتی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں.......... شدید محبت۔"

دیپک اس کا ہاتھ تھام کر اسے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ "انسپکٹر! میری بیوی سے ملو.......... کامنی وبھاکر' جو کہ اب کامنی پٹیل ہے۔" اس نے کہا۔ "ہم نے کل ہی پھیرے کیے ہیں۔

انسپکٹر کا چہرہ فق ہو گیا۔ یہی کیا کم تھا کہ وہ بغیر سرچ وارنٹ کے کسی گھر میں گھسا تھا کہ اب یہ مصیبت۔ اگر یہ سچ تھا تو اس نے ایک شریف آدمی کی سہاگ رات تباہ کی تھی۔ اس نے جلدی سے معذرت کی اور پھر مبارک باد دی لیکن اس کے لہجے میں فکر مندی جھلک رہی تھی۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ ونود نے دروازہ کھولا۔ دو پولیس والے اندر چلے آئے۔ "انسپکٹر اس کی لاش اس کے آفس میں ملی ہے۔" اس نے انسپکٹر کو بتایا۔

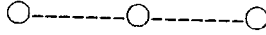
"کیسے۔"

"خواب آور گولیوں کی خالی شیشی بھی ملی ہے۔ پچاس گولیاں کھائی تھیں اس نے۔"

"اوہ!" انسپکٹر نے ونود سے کہا۔ "تم میرے ساتھ چلو۔ مسٹر دیپک' سوری فار ایوری تھنگ۔"

"تم سے بعد میں بات ہو گی دیپک۔" ونود نے کہا۔ "بھگوان تم دونوں کو خوشیاں دے۔" پھر وہ انسپکٹر کے پیچھے کمرے سے نکل گیا۔

چند لمحے بعد بنگلے میں مرگھٹ کا سا سناٹا چھا گیا۔ "آؤ' مندر چلیں۔" کچھ دیر بعد دیپک نے کہا۔ کامنی نے سر جھکا لیا۔



پھیرے ختم ہو چکے تھے' شادی ہو چکی تھی۔ دیپک نے پنڈت کو سو کا ایک نوٹ دیا۔ "پنڈت جی! آپ کو آج کی تاریخ اور ہمارے چہرے یاد رہیں گے۔"

پنڈت نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "ہاں بالک! آج مارچ کی سات تاریخ ہے اور منگل کی صبح ہے۔"

دیپک نے سو کے پانچ نوٹ اس کی طرف اور بڑھائے۔ پنڈت نے نوٹ جھپٹ لئے۔ "پنڈت جی! آپ کی یاداشت کمزور ہو گئی ہے۔" دیپک نے معنی خیز لہجے میں کہا۔ "یہ مارچ کی چھ تاریخ ہے اور پیر کی رات ہے... یاد رکھیے گا۔ ہماری تصویریں اخباروں میں چھپیں گی۔"

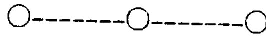
"ٹھیک ہے۔" پنڈت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "چھ مارچ پیر کی رات میں نے تم دونوں کے پھیرے کرائے ہیں لیکن بالک' سال کون سا ہے۔"

"سال یہی چلے گا۔"

"تم چاہو تو پھیرے نو مہینے پہلے بھی بتائے جا سکتے ہیں۔"

"اس کی ضرورت نہیں۔"

کامنی نے جھینپ کر سر جھکا لیا۔ اس کا چہرہ تمتما اٹھا تھا۔



"مرد ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔" کامنی نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"سکندر اعظم کی طرح میں آیا' میں نے دیکھا' میں نے تسخیر کر لیا۔"

"ارے نہیں۔" دیپک نے بڑی محبت سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"یہ تو زبردستی کی شادی ہے۔ یا تو تم نے مجھے رسوائی سے بچانے کے لئے شادی کی ہے یا پھر اپنا ایوارڈ بچانے کے لئے۔"

"دونوں باتیں سچ ہیں۔" دیپک نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "لیکن یہ بھی سچ ہے کہ تم سے شادی میری آرزو تھی۔ سی' میں کتنی بار بتاؤں کہ مجھے تم سے شدید محبت ہے۔"

"ہر ایک گھنٹے بعد بتاؤ' جب تک مجھے یقین نہ آ جائے۔"

"تو تمہیں یقین نہیں ہے؟"

کامنی نے اس کا ہاتھ چوم لیا۔ "کیسے یقین آئے گا؟ ایک دن پہلے میں تمہاری حرکتوں کی وجہ سے تم سے نفرت کرتی تھی اور آج صرف ایک دن میں تمہاری حرکتوں کے باوجود تم سے محبت کرتی ہوں۔ کیا محبت میں آدمی اتنا ہی متلون مزاج ہو جاتا ہے۔ بہر حال اب تو ایک ہی بات ہے جو میں چاہتی ہوں' نو نٹ اسٹیپ بیک ورڈ۔"

"گویا اپنی بیوی کی باتیں سمجھنے کے لئے مجھے کالج میں تعلیم حاصل کرنا پڑے گی۔"

"یہ سچ ہے دیپ' میں اب ماضی کے بارے میں کچھ یاد نہیں رکھنا چاہتی' نہ اپنے اور نہ تمہارے ماضی کے بارے میں۔ میں پیچھے پلٹ کر دیکھنا نہیں چاہتی۔ میں زندگی میں کبھی اتنی خوش نہیں ہوئی اور میں یہ خوشیاں نہیں گنوانا چاہتی لیکن یہ شادی مجھے پانی پر لکھی ہوئی نظم کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ سنو دیپ! اگر یہ شادی وقتی ہے تو مجھے بتا دو۔"

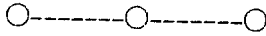
"سی' احمقانہ باتیں مت کرو۔ تمہیں جو کچھ گنوانا تھا' پہلے ہی گنوا چکی ہو۔" دیپک نے بڑے پیار سے کہا۔

"میں سنجیدہ ہوں ڈیئر! پہلے تو خود کو سزا دینے کے لئے تم سے تعلق چاہتی تھی لیکن اب پتا چلا کہ یہ سزا کہاں' یہ تو سورگ میں رہنے کے برابر ہے۔ اب میں اس تعلق کو قائم رکھنا چاہتی ہوں۔ اب یہ تعلق ٹوٹا تو یہ میرے لئے بہت بڑی سزا ہوگی' شاید میں اس سزا کی مستحق بھی ہوں۔"

"کہاں کی ہانک رہی ہو؟ ایک بات سن لو' تمہارا احساس جرم بے بنیاد اور احمقانہ ہے' تمہیں اس سے پیچھا چھڑانا ہو گا۔ دیکھو ڈیئر! میں سیدھا سادہ آدمی ہوں' پیچیدگیاں پسند نہیں کرتا۔ میں تمہارا پتی ہوں اور تم میری پتنی ہو۔ یہ فلم نہیں' حقیقت ہے' اب میں تمہارا ہوں' صرف تمہارا۔"

"صرف میرے؟"

"ہاں۔"



مندر سے واپس آتے ہی انہوں نے پیراماؤنٹ میں کمرا لے لیا تھا۔ ابتداء میں دیپک کا رویہ واقعی ایک نوبیاہتا شوہر کا سا تھا لیکن دو گھنٹے بعد کامنی کو اس کے انداز میں بے توجہی اور بیزاری محسوس ہونے لگی۔ "کیا بات ہے ڈیئر!؟" اس نے دیپک سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ابھی ہم کھانا کھانے چلیں گے' مجھے اخبار بھی لینا ہے۔" دیپک نے کہا۔

"تم کچھ پریشان ہو؟"

"ہاں' دینش باپو کی وجہ سے۔ میں نے ان کے ساتھ زیادتی کی تھی اور مجھے نہ معافی کا موقع ملا' نہ تلافی کا۔ کل ان کی ارتھی اٹھے گی' چلو گی نا؟"

"ہاں۔"

"اور اس کے علاوہ ایوارڈ کا چکر بھی ہے' پھر یہ بھی ہے کہ میں بہت خوش حال نہیں ہوں۔ ممکن ہے' تم سوچنے پر مجبور ہو جاؤ کہ کاش تم نے کسی بڑے اداکار سے شادی کی ہوتی اور یہ ایوارڈ میرے لئے بہت اہم ہے۔ اس وقت حمید بھی پریشان ہو گا کہ میں کہاں ہوں۔ آج کے اخبار میں دینش باپو کی طرف سے اشتہار بھی چھپا ہو گا۔ وہ اشتہار اب ان کی موت کی وجہ سے اور اہم ہو گیا ہے اور پھر ہماری شادی۔ اس سلسلے میں بھی مصروفیات بڑھیں گی۔ وقت بہت تھوڑا ہے سی' اور کام بہت زیادہ۔"

کامنی نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ دیپک کو احساس ہو گیا کہ وہ اسے بہلانے کی کوشش میں ناکام رہا ہے۔ وہ بے وقوف نہیں تھی۔ وہ باتھ روم چلی گئی۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ دیپک نے دروازہ کھولا۔ دو اخباری نمائندے کھڑے تھے۔ ایک کے کندھے پر کیمرا لٹک رہا تھا۔ انہوں نے اپنا تعارف کرایا۔ دیپک انہیں دھتکار دینا چاہتا تھا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ یہ نامناسب ہو گا۔ اس نے انہیں اندر بلا لیا۔ فوٹو گرافر دلہن کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا۔ رپورٹر نے نوٹ بک اور پنسل نکال لی تھی۔ "ہاں تو............"

دیپک نے گھڑی ہوئی کہانی دہرا دی۔ کامنی سے اچانک ملاقات' پہلی نظر کی محبت .... رپورٹر کی پنسل چلتی رہی لیکن وہ دیپک کو بڑی بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

"اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی ہوگا۔" رپورٹر مدن نے شک آمیز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" دیپک نے آنکھیں نکال کر کہا۔ "کل رات لکشمی مندر میں بیاہ ہوا ہے' جاؤ اور تصدیق کر لو۔"

مدن نے اخبار اس کی طرف بڑھا دیا۔ "خود دیکھ لو کہتی ہے تم کو خلق خدا غائبانہ کیا۔"

دیپک نے اخبار دیکھا۔ وہ شام کا اخبار تھا جو صبح دس بجے بازار میں آ جاتا تھا۔ ایک طرف دینش کی خود کشی کی چھوٹی سی خبر چھپی تھی۔ پچھلے صفحے پر دیپک کی تصویر تھی۔ سرخی تھی۔ کیا دیپک پٹیل نے شادی کر لی.........؟' بے یقینی کی وہ فضا یقینی طور پر ٹیکر کی وجہ سے تھی جس کا کیمرا دیپک نے توڑ ڈالا تھا۔ "اب تو تم پہلے لکشمی مندر جاؤ۔" دیپک نے مدن سے کہا۔

اسی وقت باتھ روم کا دروازہ کھلا اور کامنی نمودار ہوئی۔ وہ تیار ہو کر نکلی تھی اور بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"یہ لوگ تمہاری تصویریں اتارنا چاہتے ہیں۔" دیپک نے خوشگوار لہجے میں اسے بتایا۔ رپورٹر اور فوٹوگرافر دونوں کامنی کو پسندیدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"دیپک صاحب بہت خوش نصیب ہیں شریمتی جی۔" مدن نے کہا۔ "پچھلے ہفتے بہترین اداکار کے لئے نامزد ہوئے اور اس ہفتے آپ جیسی پتنی مل گئی انہیں۔"

○-------○-------○

دیپک نے لابی سے حمید کو فون کیا۔ "اوم ناتھ سے کہو کہ گھر کو آئینے کی طرح چمکا دے' خود بھی کپڑے بدل لے۔ میں شمشان گھاٹ سے سیدھا گھر آؤں گا۔"

"بکواس بند کرو ذلیل آدمی۔" حمید نے دہاڑ کر کہا۔ "غضب خدا کا! میں تمہارا اکلوتا دوست اور مجھے اخبار کے ذریعے پتا چلے۔ مگر مجھے یقین نہیں کہ یہ سچ ہے۔"

"یہ سچ ہے۔" دیپک نے کہا۔ "اور اس فساد کے ذمے دار تم ہو۔ تم نے اس کی

تعریفیں کر کر کے مجھے اس مصیبت میں پھنسایا بلکہ دھنسایا ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔" حمید کا لہجہ پُر خیال تھا "لیکن مجھے امید نہیں تھی کہ تمہاری موٹی کھال پر کچھ اثر ہوگا۔ تاہم میرا خیال تھا کہ تم نے اسکینڈل سے بچنے کے لئے شادی کا ڈراما کیا ہے لیکن اب مجھے تم پر فخر ہے دوست' تمہیں اندازہ نہیں کہ اب تمہیں کیا کچھ ملنے والا.........؟"

"تمہارا مطلب' من مورت ایوارڈ؟"

لعنت بھیجو ایوارڈ پر' تمہیں نہیں معلوم' تم نے کامنی کے روپ میں کتنی خوشیاں کتنی نعمتیں حاصل کر لی ہیں' اب تم انسان بن جاؤ گے' میں نے کامنی سے اچھی لڑکی آج تک نہیں دیکھی۔"

"اے ہیمی میرے ایوارڈ پر لعنت بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ میرا تو خیال ہے' مجھے ایوارڈ کے سلسلے میں بھی فائدہ ہوگا؟"

"بالکل' اب تمہیں اکیڈمی کے شادی شدہ اراکین کے ووٹ بھی مل جائیں گے۔ کامنی تمہاری شرافت کی سند ثابت ہوگی اچکے۔ تمہارا امیج سدھر گیا سمجھو۔"

"اور دوسری طرف ایک مرنے والے کی اپیل کہ بہترین اداکار کے لئے ووٹ مجھے دیا جائے۔"

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"کیا بات ہے' خیریت تو ہے" دیپک نے پُر تشویش لہجے میں پوچھا۔

"حالانکہ دینش بابو کا خیال یہ نہیں تھا کہ ایوارڈ کے حق دار تم ہو۔"

"ٹھیک ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے مجھے تو اس سے فائدہ پہنچے گا۔" دیپک نے بے پروائی سے کہا۔

"فائدہ تو پہنچ رہا ہے لیکن یہ بددیانتی ہے۔"

"یار' تم پھر.........؟"

"ایک اور بات ہے جو تم نے مجھے نہیں بتائی ہے۔ دینش نے پریم راج کے چیک کے سلسلے میں جھوٹ کیوں بولا۔ بات سمجھ میں آنے والی نہیں جن لوگوں کو مرنا ہو وہ آخری وقت میں جھوٹ نہیں بولتے۔"

"اپنے ننھے سے دماغ پر ضرورت سے زیادہ زور نہ دیا کرو۔"

اور اگر پریم راج نے رونی کو پھنسانے کی کوشش نہیں کی تو اس کا مطلب ہے کسی نے بیک وقت رونی اور پریم راج کو پھنسانے کی کوشش کی تھی۔ یہ اتفاق تو نہیں ہو سکتا، کیا یہ تمہارا پلان تھا؟"

"اسکرپٹ لکھ مارو اس پر۔" دیپک نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تم قابل فخر دوست ثابت ہو رہے ہو۔ یہ سوچا کہ مجھے پریم راج کا چیک کہاں سے ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ پریم راج کا منصوبہ ناکام ہو گیا اور دینش نے جھوٹ بول کر اسے تباہی سے بچا لیا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دینش سے میرا جھگڑا ہوا تھا۔ اس نے میری اجازت کے بغیر کاؤنٹی فلمز والوں سے چیک تک وصول کر لیا تھا جبکہ میں وہ کردار کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ظاہر ہے میں نے اسے بے حساب سنائیں۔ اس بنیاد پر وہ مجھ سے چڑا ہوا تھا اور اسی وجہ اس نے پریم راج کو بچا لیا۔"

"لیکن دینش جیسے لوگ زندگی کے آخری لمحوں میں اپنی فطرت نہیں بدلتے۔"

"یار! تمہاری بکواس جاری رہے گی؟" دیپک کا لہجہ خوفناک ہو گیا۔

حمید نے اس کے لہجے کی وجہ سے سوالات سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا۔ "پرکاش تمہیں ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ کہتا ہے، بہت اہم کام ہے تم سے۔"

"اسے گھر سے دور رکھنا میں نہیں چاہتا کہ کامنی کی موجودگی میں وہاں آئے۔"

"معقول بات ہے، میں خیال رکھوں گا۔"

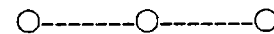
دیپک سوچتا رہا۔ پرکاش کو یقیناً" اپنے پانچ ہزار کی فکر ہو گی۔ "سنو ہیمی، ونود سے کہنا کہ پانچ ہزار کا چیک بھجوا دے۔" اس نے کہا۔

"پانچ ہزار! وہ کس لئے؟"

"ارے تم کیا پیری میسن کا کردار ادا کر رہے ہو، یا تم میری بیوی ہو۔" دیپک چڑ گیا۔ "کامنی کو کچھ شاپنگ کرانا ہے۔"

"یہ ہوئی نا بات۔ میں ابھی ونود کو فون کرتا ہوں۔"

ریسیور رکھ کر دیپک اندر ہی اندر کھولتا رہا۔ اسے ڈر تھا کہ یہ جھوٹ کھل جائے گا۔



ہوٹل کے کمرے سے نکلتے ہوئے کامنی ہچکچائی۔ اس نے پلٹ کر کمرے کو بڑی محبت سے دیکھا۔ "میں اس جگہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہتی ہوں۔" اس نے کہا۔

"اس کی کوئی وجہ بھی ہو گی، سی۔"

"ہاں، میں جانتی ہوں کہ اب ہم جہاں بھی جائیں گے، وہاں تم کسی نہ کسی لڑکی کے ساتھ پہلے بھی جا چکے ہو گے۔" کامنی نے جذباتی لہجے میں کہا۔ "لیکن یہ کمرا........ یہ صرف میرا ہے........ میرا اور تمہارا۔ یہاں تم سوائے میرے کسی کے ساتھ نہیں آئے ہو۔ میں حاسد نہیں دیپ........ لیکن میں تمہیں شیئر نہیں کر سکتی۔ یہ کمرا میرا ہے........ صرف میرا۔"

دیپک کو خود پر شرم آنے لگی لیکن اس نے بڑی ڈھٹائی سے سر کو تائیدی جنبش دی۔ وہ حقیقت بتا کر کامنی کو دکھ نہیں دینا چاہتا تھا۔



شمشان گھاٹ میں فلمی صنعت کے بڑے بڑے لوگ بھی موجود تھے۔ دینش باپو کو اس کے کردار اور اچھی فطرت کی وجہ سے پسند کیا جاتا تھا پھر بھی اتنے لوگوں کا اجتماع غیر معمولی بات تھی کیونکہ فلمی صنعت کسی بھی دور میں مردہ پرست نہیں رہی تھی۔

دیپک نے کامنی کو بہت غور سے دیکھا جو خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔ "تمہاری طبیعت

تو ٹھیک ہے؟" دیپک نے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں' دراصل گوپال کی موت کے بعد سے مجھے شمشان سے خوف آنے لگا ہے۔" کامنی نے جواب دیا پھر پُرتشویش نگاہوں سے دیپک کو دیکھا۔ "تم تو ٹھیک ہو نا؟ تمہارا جسم کیوں لرز رہا ہے؟"

"بس یونہی' مجھے کچھ یاد آ گیا تھا۔" دیپک نے کہا۔ "فکر نہ کرو۔ آخری دیدار کرتے ہی نکل چلیں گے۔"

چتا تیار کی جا چکی تھی اور دنیش کو چتا پر رکھا جا چکا تھا پھر آخری دیدار کی رسم شروع ہوئی۔ دیپک خیالوں میں گم تھا۔ وہ تصور میں اپنی آواز سن رہا تھا۔ میں یم ووت ہوں دنیش کمار! مجھے موت سے نہیں' صرف زندگی سے دلچسپی ہے موت کے بعد تو میرا کام ختم ہو جاتا ہے' وہ آواز اس کے اندر گونج رہی تھی۔ اس نے اتنی شدت سے پلکیں جھپکائیں کہ کامنی اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس کی نگاہوں سے تشویش جھانک رہی تھی۔ دیپک نے وحشت سے اپنا سر جھٹکا۔ اس لمحے اس کی روح بیمار تھی۔ وہ اندر ہی اندر دنیش سے کہے جانے والے اپنے آخری الفاظ سن کر بری طرح لرز رہا تھا۔ اف بھگوان.......... کیا ایسے لفظ کہے جا سکتے ہیں؟ ہاں وہ لفظ اسی کی زبان سے ادا ہوئے تھے۔ شدید برہمی کی کیفیت میں' تمام تر شدت اور سفاکی کے ساتھ.......... سچائی کے ساتھ۔ کیا واقعی سچائی اتنی بے رحم' اتنی جھوٹی اور اتنی کھوکھلی ہوتی ہے؟

وہ لرزتے قدموں سے چتا کر طرف بڑھ گیا۔ کامنی اس کے ساتھ تھی۔ اس نے حمید کو چتا کے پاس سے ہٹتے دیکھا۔ اس نے دنیش پر صرف ایک الوداعی نظر ڈالی تھی۔ وہ اداس نہیں تھا۔ بس کسی سوچ میں گم تھا۔

دیپک نے آگے بڑھ کر دنیش کے چہرے کو دیکھا۔ اس پر بلا کا سکون تھا۔ سکوت میں لپٹا ہوا سکون۔ خواب آور گولیاں نے درد کے ہر احساس کو مٹا دیا تھا۔ وہ مرنے کے بعد بالکل نہیں بدلا تھا۔ دیپک کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس نے بلا ارادہ سرگوشی کی۔ "دنیش بابو.......... آئی ایم سوری...ویری سوری بابو.......... آئی ایم رئیلی سوری۔" پھر وہ پیچھے ہٹ آیا۔ اس کا دکھ دلوں کو چھو لینے والا تھا۔ سچا دکھ.......... اسے معلوم تھا کہ بعد میں کامنی اور دوسرے اس کا تذکرہ کریں گے.......... اس سرگوشی کے لفظ دہرائیں گے۔ وہ

سمجھیں گے کہ وہ دنیش کے لئے سوگوار تھا.......... دکھی تھا۔ یہ کوئی نہیں سمجھے گا کہ درحقیقت اس کے لفظ پچھتاوے کے شدید احساس میں بھیگے ہوئے تھے۔ وہ پچھتاوا تھا.......... شرمندگی تھی.......... احساس جرم تھا۔

ارتھی کے تمام انتظامات ونود نے کئے تھے۔ اس نے دیپک کو سوگوار دیکھا تو اس کی پیٹھ پر تھپکتے ہوئے اسے دلاسا دیا۔ "صبر کرو دیپک میں جانتا ہوں' دنیش سچ مچ تمہارے لئے باپو تھا۔"

دیپک نے جلدی سے اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں۔ اس کے جذبات جس تیزی سے امڈے تھے' اسی تیزی سے سرد ہو گئے تھے۔ وہ کامنی کا ہاتھ تھام کر اسے ایک طرف لے گیا۔ رونے کی وجہ سے اس کے سر میں درد ہو گیا تھا۔

کسی نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔ اس نے چونک کر دیکھا۔ وہ روپ کمار تھا۔ اس کے ساتھ سندر بھی تھا۔ "ہیلو دیپو۔" پھر اس نے کامنی کو دیکھا۔ "تو یہ ہیں وہ خوش نصیب شریمتی۔ شریمتی جی' آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اے دیپک' میں نے اتنی حسین لڑکی کبھی نہیں دیکھی۔"

"میں تم سے متفق ہوں دوست۔" دیپک نے کہا پھر کامنی سے بولا۔ "سی ڈیئر! تم جانتی ہو' یہ فلم انڈسٹری کا بلکہ سندر دیس کا سب سے بڑا ہیرو ہے۔"

"میں جانتی ہوں' نمستے روپ جی۔"

سندر نے کامنی کو مبارک باد دی۔

"اور تم۔" روپ کمار نے تہدیدی انداز میں انگلی اٹھاتے ہوئے دیپک سے کہا۔

"تم سے تو مجھے بات کرنا ہے' ابھی.......... اسی وقت۔"

"تو کرلو۔" دیپک نے معصومیت سے کہا۔

"یہاں نہیں' ذاتی بات ہے' میں یہاں سے سیدھا تمہارے گھر آؤں گا۔"

"ٹھیک ہے لیکن میں تمہیں زیادہ وقت نہیں دوں گا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں اس وقت ہنی مون پر ہوں۔"

"ہاں! یہ تو ہے' میں خیال رکھوں گا۔" روپ کمار نے کہا اور سندر کو ساتھ لے کر ایک گروپ کی طرف بڑھ گیا۔ چتا کو آگ دکھائی جانے والی تھی۔ تمام شرکاء مختلف گروپس

ٹیں بٹ گئے تھے۔ کہیں کہیں شگفتہ گفتگو ہو رہی تھی' قہقہے بھی لگ رہے تھے۔ ایک شخص کو زندگی کے آخری بلکہ موت کے سفر کے لئے رخصت کرنے والے شمشان گھاٹ کی حدود میں ہی زندگی کی گہما گہمی میں شامل ہو گئے تھے۔

اسی وقت پریم راج' سلمٰی کے ساتھ اس کی طرف چلا آیا۔ پریم راج نے بڑی سختی سے اس کا بازو پکڑا اور کامنی کی موجودگی کا خیال کئے بغیر بولا۔ "ذرا میرے ساتھ آؤ۔" وہ دیپک کو ایک طرف لے گیا۔

سلمٰی نے کامنی سے کہا۔ "شادی مبارک ہو۔"

"شکریہ۔"

"وش یو گڈ لک۔" سلمٰی نے کہا۔ "اور ڈیئر' تمہیں گڈ لک کی ضرورت قدم قدم پر پڑے گی۔"

کامنی حیران رہ گئی۔ پہلی بار اسے تند رویے سے واسطہ پڑا تھا۔

سلمٰی مسکرا دی۔ "اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اس شہر کے سب سے چھٹے ہوئے آدمی سے شادی کی ہے۔"

"ہاں۔" کامنی نے دانستہ طور پر اس طرف دیکھا' جہاں پریم راج کھڑا دیپک سے بات کر رہا تھا۔ "لیکن وہ شادی شدہ مردوں سے بہرحال بہتر ہے' کیا خیال ہے آپ کا؟"

سلمٰی بری طرح چونکی اسے یاد تھا کہ گزشتہ ملاقات کے دوران پریم' کامنی کو کیسی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ سلمٰی جانتی تھی کہ پریم اس سے بے وفائی کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ پریم کو یہ معلوم نہیں تھا کہ سلمٰی اس کی سرگرمیوں سے باخبر ہے۔ سلمٰی کی خاموشی کی وجہ یہ تھی کہ وہ بھرم رکھنا چاہتی تھی۔ طلاق کا تصور بھی اسے پسند نہیں تھا۔ اس نے کامنی کو نفرت سے دیکھا اور آگے بڑھ گئی۔

دوسری طرف پریم راج نے چھوٹتے ہی موٹی موٹی گالیاں دیپک کی طرف لڑھکائیں۔ دیپک حیران رہ گیا۔ اس نے پریم کو کبھی گالیاں بکتے نہیں سنا تھا۔ "بات کیا پاپا؟" اس نے پوچھا۔

"پاپا کے بچے' تمہاری شامت آنے والی ہے۔" پریم غرایا۔ "تم نے دینش کو کس طرح استعمال کیا ہے' میں اشتہار کی بات کر رہا ہوں۔ تم نے وہ اشتہار چھپوانے کی جرات

کیسے کی۔ تمہارے سامنے دینش نے مجھے آشیر باد دیا تھا ایوارڈ کے سلسلے میں۔ تمہاری موجودگی..."

"دیکھو پاپا! اشتہار خود دینش باپو نے دیا تھا۔" دیپک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "بل بھی اس نے خود ادا کیا تھا مجھے فراڈ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"او کے' میں تمہیں دیکھ لوں گا۔" پریم نے کہا اور پاؤں پٹختے ہوئے سلمٰی کی طرف چلا گیا۔ دیپک اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کامنی اس کے پاس چلی آئی۔ اس کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

"کیا ہوا؟ یہ کیا چکر تھا؟" کامنی نے پوچھا۔

"اس عورت نے بدتمیزی کی تمہارے ساتھ؟"

"ایسی کوئی خاص بات نہیں۔"

"آئی ایم سوری سی۔"

"میں نے کہا نا' کوئی خاص بات نہیں' میں ایسے لوگوں سے نمٹنا جانتی ہوں۔ میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وہ تم سے نفرت کیوں کرتی ہے۔"

"اسے مجھ سے اور پریم سے زیادہ ایوارڈ کی طلب ہے۔" دیپک نے نفرت سے کہا۔ "اس نے مجھے خریدنے کی کوشش بھی کی تھی۔ تین فلموں میں مرکزی کردار اور پریم کے برابر معاوضہ بشرطیکہ میں ایوارڈ کے مقابلے سے دستبردار ہو جاؤں۔" کامنی کو زبردست جھٹکا لگا یہ جان کر۔ "اے ہیمی۔" دیپک نے حمید کو پکارا جو اسی طرف آ رہا تھا۔

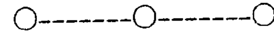
"گھر جا رہے ہو نا تم لوگ۔" حمید نے کہا۔ "میں نے ٹی وی والوں سے بات کی ہے۔ وہ خوش نصیب جوڑے کی ازدواجی زندگی کے پہلے دن کی ریکارڈنگ کے لئے آ رہے ہیں"

کامنی بیزار نظر آنے لگی جب کہ دیپک نے اپنی خوشی چھپانے کی بھرپور کوشش کی۔ "آج تو دینش باپو کا دن ہے' کوئی اور دن رکھ لیتے۔" اس نے حمید سے کہا۔

"اس وقت تم ایک خبر کی حیثیت رکھتے ہو اور خبر بہت جلدی باسی ہو جاتی ہے... پھولوں کی طرح۔"

"ٹھیک ہے' ہم پہنچ جائیں گے لیکن خیال رکھنا کہ وہ ہمارا گھر ہے۔" دیپک نے تلخ

لہجے میں کہا۔



دیپک نے روپ کمار کو بلاتے وقت سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ مہمانوں کی پوری کھیپ لے کر نازل ہو گا لیکن بات سے بات چلتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ روپ نے سرلا دیوی کو اور اس کے سیکرٹری سریندر نے اپنے رائٹر دوست کو ساتھ چلنے کی پیش کش کی۔ سرلا دیوی نے اپنے دور کے ایک مقبول اداکار کو مدعو کیا' جس کے ساتھ ایک ابھرتی ہوئی اداکارہ تھی جس سے اس کا رومانس چل رہا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دو مہمان شمشان گھاٹ سے نکلتے نکلتے چھ ہو گئے۔ پرکاش مہرہ کو دعوت کی ضرورت ہی نہیں تھی.......... سات! ہیمی اپنے ساتھ ڈولی کو لے آیا.......... آٹھ' نو!

دیپک کے بنگلے میں ٹی وی والوں کے تار سانپوں کی طرح سرسرا رہے تھے۔ کیمرا گنگنا رہا تھا۔ ہیمی شادی کا کیک بھی لے آیا تھا۔ اچھا خاصا تقریب کا سماں ہو گیا۔ ٹی وی کا نمائندہ نوبیاہتا جوڑے سے سوال و جواب کر رہا تھا کہ پروگرام پروڈیوسر نے سرلا دیوی کو بھی کیمرے کے سامنے دھکیل دیا۔ "آپ کا کیا خیال ہے دیوی۔" نمائندے نے سرلا سے پوچھا۔ "آپ کے خیال میں دیپک پٹیل کے من مورت ایوارڈ جیتنے کا امکان ہے؟ یہ بات طے ہے کہ آپ کی رائے اہمیت رکھتی ہے' آپ خود بھی یہ ایوارڈ جیت چکی ہیں۔"

وہ بڑا بھیانک لمحہ تھا۔ دیپک ٹھٹک کر رہ گیا۔ سرلا دیوی اس کی پہلی فلم کی ہیروئن تھی اور اس نے اسی فلم میں بہترین اداکاری کا من مورت ایوارڈ لیا تھا۔ فلم کی شوٹنگ کے دوران ان کا رومانس چلا تھا۔ رومانس تو کیا' وہ دیپک کی ضرورت تھی۔ چنانچہ دیپک نے اپنے دن پھرتے ہی آنکھیں پھیر لیں۔ اس نے سرلا دیوی کو اس طرح ٹھکرایا کہ وہ اس سے نفرت کرنے لگی۔ اب دیپک ڈر رہا تھا کہ وہ انتقاماً اس کے امکان کو مسترد کر دے گی اور اس کا کہا ہوا ہر لفظ ٹی وی کے ذریعے کروڑوں افراد تک پہنچے گا لیکن سرلا دیوی بڑے پُر اسرار انداز میں مسکرائی "مجھے امید ہے کہ دیپک یہ ایوارڈ جیتے گا۔ میری خواہش بھی یہی ہے اور میرے خیال میں وہ اس کا مستحق ہے۔"

دیپک بھی مسکرا دیا لیکن اندر ہی اندر وہ خوفزدہ ہو گیا۔ سرلا دیوی کے اس کرم کی

وجہ بھی وہ جانتا تھا۔ سرلا کے نزدیک من مورت ایوارڈ نحوست کی دلیل تھا۔ شاید اس لئے کہ سرلا دیوی ایوارڈ وصول کرتے ہی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کا فلمی کیریئر ختم ہو گیا تھا۔ یہ سرلا دیوی کی نفرت ہی تھی' جس نے اس وقت اسے دیپک کو ایوارڈ جیتنے کی دعا دینے پر مجبور کیا تھا۔ دیپک کو یقین تھا کہ یہ نفرت اسے سرلا دیوی کا ووٹ بھی دلوائے گی۔ سرلا دیوی اکیڈمی کی ممبر تھی۔ دیپک نے دل ہی دل میں سرلا دیوی کی نفرت پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

ٹی وی کا نمائندہ کامنی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ کے پتی دیو ایوارڈ کے مستحق ہیں؟"

"میں پوری سچائی کے ساتھ کہہ دیتی ہوں کہ انہیں ایوارڈ ملنا چاہئے! یہ بات میں ان کی وفادار پتنی کی حیثیت سے نہیں بلکہ فن اداکاری کی ایک پرستار کی حیثیت سے کہہ رہی ہوں۔"

اسی وقت روپ کمار نے دیپک کا ہاتھ تھاما اور اسے کھینچتا ہوا بیڈ روم کی طرف لے گیا۔ "او ذلیل آدمی۔" اس نے بے حد خراب لہجے میں کہا۔ "یہ تم کیا کھیل کھیل رہے ہو؟"

"کیا ہوا؟ بات کیا ہے؟" دیپک نے بے حد معصومیت سے پوچھا۔

"بکواس مت کرو۔" "تم نے کہا تھا کہ تم میرے حق میں ہو۔ تم اور تمہارے دوست مجھے ووٹ دیں گے۔"

"ہاں اور یہ سچ ہے۔"

"خاک سچ ہے۔"

"دیکھو دوست مجھے غصہ نہ دلاؤ۔" دیپک نے بے حد تند لہجے میں کہا۔

"کیوں تمہیں کس بات پر غصہ آئے گا؟"

"تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو کہ میں تمہیں ڈبل کراس کر رہا ہوں۔ تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ کیا تمہیں ہمیشہ ایسے دوست ملے ہیں' جنھوں نے تمہیں دھوکا دیا ہو۔" دیپک کا لہجہ اور خراب ہو گیا۔

"ایک منٹ۔" دیپک کے جارحانہ تیوروں نے روپ کمار کو اکھاڑ دیا۔

"جہنم میں گیا تمہارا ایک منٹ تم میرے گھر میں مجھے جھوٹا اور دھوکے باز قرار دے

رہے ہو۔ آخر بات کیا ہے؟ صرف ان اشتہاروں کی بنا پر تم نے یہ رویہ اختیار کیا ہے' اگر دینش باپو نے وہ اشتہار چھپوایا تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا' ورنہ میں اشتہار رکوا دیتا۔"

"بات اسی ایک اشتہار کی تو نہیں۔" روپ کمار نے مدافعانہ انداز اختیار کیا۔

"ہاں! حمید نے بھی وہی حرکت کی اور میں نے اسے عملاً" چبا ڈالا۔ میں نے اسے کہہ دیا کہ آئندہ ایسی حماقت ہوئی تو اسے ملازمت سے نکال دوں گا لیکن ذرا سوچو تو اب وہ مجھے پسند کرتا ہے تو کیا میں اس کے عوض اس کا گلا کاٹ دوں۔ اور پھر وہ اس کا اشتہار .... کتنا چھوٹا............ کتنا حقیر اشتہار تھا۔ صرف اس لئے کہ اس نے اس کا بل اپنی جیب سے ادا کیا تھا۔"

"اور دہلی میں تم نے اس خبیث رونی کو کیوں بچایا۔ تم بیچ میں نہ پڑتے تو وہ یقیناً" تباہ ہو جاتا۔"

"وہ بے قصور تھا اور میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ خوامخواہ لٹک جائے۔ اس کی جگہ کوئی بھی ہوتا' میں یہی کچھ کرتا۔"

"خیر ایسا پارسا تو نہیں ہے وہ۔" روپ کمار نے تلخ لہجے میں کہا۔

"لیکن دوست' اس کا ویسے بھی کوئی چانس نہیں ہے۔"

"یہ درست ہے لیکن اس واقعے نے تمہیں تو ہیرو بنا دیا۔ دیکھو دیپک! تم صرف ووٹ کاٹو گے۔ تمہیں جو ووٹ ملے گا' وہ مجھے ملنے والا ووٹ ہوگا۔ میں ویسے ہی کم پریشان نہیں ہوں۔ جب پریم راج نے رونی جیسے کمزور آدمی کو پھنسانے کی کوشش کی ہے تو مجھے وہ کہاں بخشے گا۔ بھگوان جانے' کب اور کس طرف سے وار ہو جائے مجھ پر۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے' کب شروع کرو گے میری مدد؟"

"دیکھو' پریم راج کے سلسلے میں تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔" دیپک نے کہا۔ "تمہارا مقابلہ درحقیقت اسی سے ہے۔ میں صرف اتنا کر سکتا ہوں اور کروں گا کہ پیر کے اخبارات میں اپنی طرف سے تمہارے حق میں دستبرداری کا اشتہار چھپوا دوں گا' اس اشتہار میں' میں اپنے دوستوں سے اپیل کروں گا کہ وہ تمہیں ووٹ دیں' دو صفحے کا اشتہار ہوگا۔"

"واہ............ کلر میں چھپوانا۔"

"دوست' میں اتنے زیادہ اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔" دیپک نے عاجزی سے کہا۔

"اخراجات کی تم پروا نہ کرو' بل مجھے بھجوا دینا' میں ادا کر دوں گا۔" "واہ دیپو' دوست ہو تو تم جیسا۔" روپ نے کہا پھر اسے کچھ خیال آ گیا۔ "لیکن یار پیر کے دن کیوں' اتنی دیر؟"

"ایسی بات نہیں' وہ اشتہار بروقت ہوگا" دیپک نے جھوٹ بولا۔ "جمعرات کو بیلٹ پیپر پوسٹ ہوں گے۔ اس لحاظ سے میرا اشتہار بروقت ہوگا۔"

"اچھا۔"

"ہاں تمہیں معلوم ہے کہ ساٹھ فیصد سے زیادہ بیلٹ پیپر ہفتے کے دوران نشان لگا کر واپس بھیجے جاتے ہیں۔" دیپک نے رعب جمانے کے لئے کہا... روپ کمار واقعی مرعوب نظر آنے لگا۔ "اور پتا ہے' میں کیا کر رہا ہوں۔ پہلے یہ بتاؤ تم نے مجھ سے اپنی فلم میں مرکزی کردار کا وعدہ کیا ہے نا؟"

"ہاں' پکا وعدہ ہے۔"

"میں نے اکیڈمی کے اراکین کی فہرست حاصل کی پھر اس میں سے ہر شعبے کے افراد کی جزوی فہرست مرتب کی' سمجھ رہے ہو نا؟ ان میں جو اداکار ہیں' انہیں الگ اور جو مصنف ہیں' انہیں الگ............ غرض ہر شعبے سے متعلق افراد کے نام یکجا کر لئے۔ ان میں سے ایسے لوگوں کے نام علیحدہ کر لئے جو اس وقت بے کار ہیں اور کام کی تلاش میں ہیں۔ اب میں ان سے رابطہ کر رہا ہوں۔ اس بنیاد پر کہ اگر روپ کمار کو ایوارڈ مل گیا تو میں فلمیں بناؤں گا۔ مجھے اسکرپٹ درکار ہیں............ اداکاروں کی دیگر تکنیک کاروں کی ضرورت ہے' سمجھ رہے ہو نا؟ وہ سب کے سب ایسے لوگ ہیں' جو اکیڈمی کے ممبر ہیں اور ہمارے لئے ووٹ ہیں۔ اس صورت میں وہ کہے بغیر تمہیں ہی ووٹ دیں گے۔ کیونکہ اسی میں ان کا فائدہ ہے۔" دیپک بڑی روانی سے جھوٹ بول رہا تھا۔

"واہ دیپو دوست! واہ یہ خیال تو مجھے بھی نہیں آیا تھا۔" روپ کمار نے اسے داد دی۔ "تم میری خاطر اتنا کچھ کر رہے ہو اور میں تم پر شک کر رہا ہوں۔ کتنا ذلیل آدمی ہوں میں۔"

"بے شک' بے شک۔" دیپک نے بے خیالی میں سرہلا دیا۔ درحقیقت وہ خود بھی حیران تھا۔ یہ تجویز قابل عمل تھی اور اسے اس پر عمل کرنا تھا۔ "اب یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ تم ان لوگوں کو اپروچ نہ کرنا ورنہ وہ بری طرح بدک جائیں گے۔ ویسے بھی میں خود ایوارڈ کا امیدوار ہوتے ہوئے تمہارے حق میں کام کروں تو یہ زیادہ موثر ثابت ہوگا۔" اس نے روپ کمار کو سمجھایا۔

"جو تم کہو گے وہی ہو گا۔ تم میرے سچے دوست ہو اور میں انتہائی ذلیل آدمی ہوں۔ کاش میں اپنی زیادتی کی تلافی کر سکوں۔" روپ کمار نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"اور ہاں' وہ ویک اینڈ والا پروگرام............"

"وہ اپنی جگہ لیکن دوست' ابھی کل ہی تو تمہاری شادی ہوئی ہے۔"

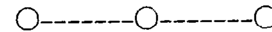
"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" دیپک نے بے پروائی سے کہا۔ "لیکن داوا! میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی ہوگا۔"

"کیوں نہیں' تمہارا دوست میرا دوست۔"

وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئے۔ پارٹی تقریباً ختم ہو چکی تھی............ روپ کمار اور سندر کے جانے کے بعد وہاں مہمانوں میں صرف ڈولی رہ گئی تھی۔ وہ کچن میں تھی۔ دیپک ایک جام بنانے کے بہانے کچن میں چلا گیا۔ اس نے فری ہونے کی کوشش کی۔ ڈولی نے بڑی نرمی سے اسے ٹوک دیا۔ "اب آپ شادی شدہ ہیں' آپ کو خیال رکھنا چاہیئے۔"

"کیا فرق پڑتا ہے اور پھر میں کوئی سنجیدہ نہیں ہوں۔" دیپک نے بے پروائی سے کہا۔

"آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہو گا' مجھے پڑتا ہے۔ کامنی میری بہت اچھی دوست ہیں۔"



پارٹی کے بعد حمید اور دیپک یکجا ہوئے۔ حمید نے سب سے پہلے دیپک کو ڈولی کے سلسلے میں ٹوکا۔ "اب تم سدھر جاؤ دوست! کامنی ایسی لڑکی نہیں کہ یہ سب کچھ برداشت کر جائے۔"

"فضول تقریر نہ کرو ہمی۔" دیپک نے اسے ڈانٹ دیا۔ "مجھے تم سے کام کی بات کرنا ہے۔" اس نے حمید کو وہ آئیڈیا بتایا جو اسے اچانک ہی سوجھا تھا۔ "تمہیں اس پر عمل کرنا ہے۔" اس نے آخر میں کہا۔

"گویا تم ہر حربہ استعمال کر کے رہو گے۔" حمید نے سرد آہ بھر کے کہا۔

"ذرا تم سوچو تو' وہ تو ہمارے یقینی ووٹ ہوں گے۔" دیپک بولا۔

"انتہائی بدبودار آئیڈیا ہے۔"

"خیر جیسا بھی ہو' یہ میرا حکم ہے۔" دیپک کا لہجہ سخت ہو گیا۔ "آخر یہ کیا مصیبت ہے کہ مجھے ہر بار تمہیں دھکیلنا پڑتا ہے۔"

"اوکے اوکے۔" حمید نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "اب تو میں اتنا لتھڑ چکا ہوں کہ مجھے شرم بھی نہیں آسکتی۔ کل یہ کام بھی ہو جائے گا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک بات اور۔ دو صفحے کا اشتہار تیار کرو' جس کے مطابق میں روپ کمار کے حق میں دستبردار ہو رہا ہوں۔' اس میں میری اپنے دوستوں سے یہ اپیل بھی ہو گی کہ وہ روپ کمار کو ووٹ دیں۔"

"پاگل ہو گئے ہو؟"

"جیسا میں کہتا ہوں' ویسا ہی کرو۔" دیپک نے درشت لہجے میں کہا۔ "اس اشتہار کا پروف نکلواؤ اور پلیٹ ضائع کرا دو۔"

"دہلی میں جو کچھ ہوا' وہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے کیا؟" حمید نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اور پھر روپ کمار سے تمہیں کیا خطرہ ہے؟"

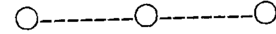
"میں ہر چیز یقینی چاہتا ہوں اور تم مجھ سے بحث کرنا چھوڑ دو ہمی............ پلیز............!"

وہ دونوں ڈرائنگ روم میں چلے آئے' جہاں کامنی موجود تھی۔ "معاف کرنا سی............ میں ایوارڈ کے چکر میں بری طرح الجھا ہوا ہوں۔" دیپک نے معذرت کی۔

"وہ تو ٹھیک ہے دیپک! لیکن تم مجھ سے مہمانوں کی طرح کیوں پیش آ رہے ہو' اب تو یہ میرا اپنا گھر ہے۔"

"سوری ڈیئر سی' ہمی تمہیں تمہارے اپارٹمنٹ میں اتار دے گا۔ تم اپنی پیکنگ

مکمل کر لو۔ یہ بنگلا چھوٹا ہے لیکن تم فکر نہ کرو، جلد ہی دوسرا لے لیں گے۔"



پرکاش تھوڑی دیر بعد دوبارہ نازل ہو گیا۔ اس وقت تک کامنی جا چکی تھی۔ دیپک نے اوم ناتھ سے پوچھا۔ "ونود نے کوئی چیز بھجوائی تھی؟" اوم ناتھ نے ایک لفافہ لا کر اسے دے دیا۔ دیپک نے لفافہ کھول کر چیک نکالا۔ چیک پر رقم دیکھنے کے بعد مطمئن ہو کر اس نے چیک پرکاش کی طرف بڑھا دیا۔

"نہیں دوست، شکریہ۔" پرکاش نے سرد لہجے میں کہا۔ "مجھے کیش درکار ہے۔ یہ بات میں نے شروع ہی میں واضح کر دی تھی۔"

دیپک نے برہمی سے چیک تہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔ "اب مجھے کیش کرانا پڑے گا۔ رقم کل ملے گی تمہیں۔"

"کوئی بات نہیں۔"

"ذہن پر اور کوئی بوجھ ہے تو وہ بھی اتار دو۔"

"ہے تو سہی سوئٹ پرنس لیکن میں تمہیں خفا نہیں کرنا چاہتا پہلے مجھے یہ پانچ ہزار مل جائیں، پھر بات ہو گی۔" پرکاش نے کہا۔

"سنو! زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش نہ کرو۔" دیپک نے خراب لہجے میں کہا۔

"صورت حال کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ مجھے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ من مورت ایوارڈ کسے دلواؤں تمہیں یا پریم راج کو۔"

"کیوں، کیا آج تم بھگوان بن گئے ہو؟"

"ہاں، کچھ ایسا ہی ہے لیکن کل بات کریں گے۔"

"ہرگز نہیں، بات ابھی ہو گی، اگر تم آج مر گئے تو مجھے پتا ہی نہیں چلے گا کہ بات کیا تھی۔" دیپک کے لہجے میں سفاکی تھی۔

"سوئٹ پرنس! تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ میں حمید نہیں ہوں ہیرو، مجھے تم جیسے اچکے اور اٹھائی گیرے دھمکی نہیں دے سکتے۔"

"اوہ! میں اچکا ہوں، اٹھائی گیرا ہوں؟" دیپک نے نرم لہجے میں کہا۔

"اور آج کے دن میں واقعی بھگوان ہوں ہیرو، میں جسے چاہوں ایوارڈ دلوا دوں، اگر تم نے اس بات پر یقین نہیں کیا تو بڑی سے بڑی رقم بھی مجھے خوش نہیں کر سکے گی۔"

"بلیک میلنگ؟ خیر، بتاؤ کیا چاہئے تمہیں اور سلسلہ کیا ہے؟"

"میں مستقل بنیادوں پر سوچ رہا ہوں، اسی لئے تو فیصلہ کرنا دشوار ہے، ورنہ تو میں پریم راج کے بارے میں سوچتا بھی نہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ پریم راج مضبوط آدمی ہے۔ ایوارڈ ملتے ہی وہ سسر کی جائیداد کی وجہ سے اور دولت مند ہو جائے گا۔ بس ڈر یہ ہے کہ اس کی بیوی بہت شاطر ہے۔ مجھے اس سے ڈر لگتا ہے کہ بعد میں وہ مجھے کسی چکر میں پھنسا کر میرا پتا صاف کر دے گی۔ دوسری طرف تم ہو لیکن تم بہت بڑے جوئے کی حیثیت رکھتے ہو، اگر ایوارڈ تمہیں مل گیا تو تم جم سکتے ہو اور تمہارے ساتھ میں بھی۔ وعدے کی پاس داری کے لحاظ سے میں تمہیں سلمٰی پر فوقیت دوں گا۔ تم بدمعاش ہو، اس لئے تم پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ میں تمہارے متعلق بہت کچھ جانتا ہوں، سوئٹ پرنس۔"

"پاگل ہو گئے ہو؟ اگر تم دہلی اسکینڈل کے سلسلے میں زبان کھولو گے تو تمہاری بات پر یقین کون کرے گا اور اگر کسی نے کر بھی لیا تو کچھ زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ کانتا بھی تمہارا ساتھ نہیں دے گی۔"

"اوہ! تو تم نے............!" پرکاش کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "چلو، تمہاری اس حرکت نے مسئلہ حل کر دیا۔ اب ایوارڈ پریم راج کو ملے گا۔"

دیپک نے جیب سے پانچ ہزار کا چیک نکالا اور اس کا گولا بنا کر پرکاش کے منہ پر کھینچ مارا۔ "بس بہت ہو گئی۔ اب تمہیں اپنا معاوضہ وصول کرنے کے لئے یہ چیک کیش کرانا پڑے گا۔"

پرکاش نے چیک اٹھایا۔ اس کی شکنیں دور کیں اور اسے تہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔ "اب تمہیں بتاؤں۔ سلمٰی کل میرے دفتر میں آئی تھی اس نے مجھے بتایا کہ وہ جانتی ہے، میں تمہارے لئے کام کر رہا ہوں۔ اس نے پیش کش کی کہ اگر میں اس کے لئے کام کروں تو وہ مجھے منہ مانگا معاوضہ دے گی۔ مجھے صرف تمہیں مقابلے سے باہر کرنا ہو گا۔"

"دہلی والے معاملے میں تم مجھے نہیں پھنسا سکتے۔ دنیش بابو کے حلفیہ بیان کا کیا کرو گے جینئیس؟"

"دہلی کی بات کون کر رہا ہے، میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔ اب تم کپڑے پہننے لگے ہو تو اپنی اوقات بھول گئے ہو۔" پرکاش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟"

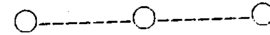
"اپنے ابتدائی دن یاد کرو، جب تم پچاس روپے کے عوض کچھ بھی کر سکتے تھے۔ تمہاری ان دنوں کی یادگار تصاویر سے مزین ایک تاش کی گڈی میرے پاس بھی ہے۔"

دیپک کا ہاتھ بہت تیزی سے گھوما۔ پرکاش کی ٹھوڑی پر ضرب لگی۔ وہ بیورو سے ٹکرایا اور گل دان گر کر ٹوٹ گیا۔ وہ سنبھل کر اٹھا تو اس کے ہاتھ میں ٹوٹے ہوئے گل دان کا نکیلا ٹکرا تھا۔ وہ دیپک پر جھپٹا۔ دیپک نے اسے بائیں ہاتھ سے روکا اور دائیں ہاتھ سے پرکاش کے جبڑے پر ضرب لگائی پرکاش الٹ کر دور جا گرا۔ دیپک نے اپنے بائیں ہاتھ کے زخم کو دیکھا، جو چار انچ پر محیط تھا اور اس سے بڑی روانی سے خون کا اخراج ہو رہا تھا۔

اسی وقت اوم ناتھ بھاگتا ہوا کمرے میں آیا۔ کمرے کا منظر دیکھ کر اس کے منہ سے او بھگوان کے سوا کچھ بھی نہیں نکلا۔ دوسری طرف پرکاش نے اٹھ کر اپنی نکیلے بکل والی بیلٹ کھول لی تھی اور اب دیپک کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دیپک کو اندازہ تھا کہ اس کا بایاں ہاتھ بے کار ہو چکا ہے اور وہ بیلٹ بے حد خطرناک تھی۔

وہ تیزی سے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جھپٹا اور اس نے وہ خنجر اٹھا لیا، جس کا پھل چودہ انچ لمبا تھا۔ پرکاش نے جیسے ہی خنجر کی ایک جھلک دیکھی، وہ پلٹا اور باہر کی طرف بھاگا۔ دیپک خنجر لہراتے ہوئے اس کے پیچھے دروازے تک بھاگا۔ دروازے پر اوم ناتھ نے اسے دبوچ لیا، ورنہ وہ باہر تک پرکاش کا پیچھا کرتا۔

اوم ناتھ نے اسے کاؤچ پر لٹا دیا اور ڈاکٹر کو فون کر دیا۔ دیپک اپنے حواس میں نہیں تھا۔ صرف چند لمحوں میں اس کی پوری زندگی خطرناک طوفان میں گھر گئی تھی، دیکھتے ہی دیکھتے۔



زخم میں پانچ ٹانکے آئے تھے۔ دیپک نے ڈاکٹر کو جھگڑے کے متعلق کچھ نہیں بتایا۔

"شیو کے دوران زخم لگا ہے۔" اس نے ڈاکٹر کو بتایا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد کچھ دیر بعد حمید آ گیا۔ وہ سب کچھ دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

"آخر ہوا کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

دیپک نے دہلی والے معاملات کھولے بغیر اسے سب کچھ بتا دیا۔

"خدا کی پناہ کھلی بلیک میلنگ۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس کی ٹھکائی کر دی۔ میں خود عرصے سے اسی چکر میں تھا۔" حمید نے کہا۔

"لیکن وہ تمہیں بہ آسانی مار سکتا ہے۔"

"اگر مجھے پوری طرح غصہ آ جائے تو وہ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا اور میں اس کا بھرتا بنا سکتا ہوں۔ بہرحال، اس کی مرمت کا سن کر مجھے خوشی ہوئی۔"

دیپک ہنسنے لگا۔ "تم اسے خوفزدہ ہو کر بھاگتے دیکھتے تو اور خوش ہوتے۔ خنجر دیکھتے ہی اس کی ہوا خراب ہو گئی تھی۔"

"اور اگر وہ اس وقت تمہارے ہتھے چڑھ جاتا تو؟" حمید نے پُرتشویش لہجے میں پوچھا۔

"تو اس وقت اس کی آنتیں یہاں بکھری ہوتیں اور دل اور کلیجی فرائنگ پین میں۔"

حمید اچانک ہی افسردہ ہو گیا۔ "تم نے میری بات نہیں مانی، میں تم سے کہتا رہا کہ ایوارڈ کی مہم میرے سپرد کر دو پوری طرح، ایوارڈ تمہیں ہی ملے گا، کسی گھٹیا منصوبے کی ضرورت نہیں، صرف تمہاری پرفارمنس کافی ہے لیکن تم کہاں سننے والے تھے۔ تم تو انسانوں کے شکار کو نکل کھڑے ہوئے۔ تمہیں اپنی پرفارمنس پر اعتماد ہی نہیں تھا۔ تم نے پرکاش جیسے گھٹیا آدمی کو ساتھی بنایا اور اب انجام تمہارے سامنے ہے۔ لعنت ہو تم پر۔ خیر کوئی بات نہیں، تمہیں کبھی نہ کبھی ایوارڈ کا موقع ملے گا۔ خدا کی قسم! اگلی بار میں تمہیں کچھ نہیں کرنے دوں گا، میں تمہاری مہم کا انچارج ہوں گا، سمجھے۔"

دیپک اسے بے یقینی سے دیکھتا رہا۔ "کیا بات ہے، کہاں کی ہانک رہے ہو۔"

"میرے سامنے اداکاری نہ کیا کرو۔" حمید نے بھنا کر کہا۔

"تمہارا مطلب ہے، کھیل ختم ہو گیا؟"

"یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ اب کچھ نہیں رکھا۔" حمید نے آہ بھر کے کہا۔

"پرکاش جیسے لوگوں کے ساتھ وقت گزارو گے تو تمہارے جسم کی بدبو پورے شہر کی ناک

تک پہنچے گی۔ سلمیٰ اور پرکاش کا اشتراک بہت بھیانک ہے۔ اب تو ایوارڈ صرف پریم راج کا ہے اور اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہے تو تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔"

"ایک بات بتاؤں تمہیں۔" دیپک نے بے حد رازداری سے کہا۔ "تم گدھے ہو' بہت بڑھے گدھے۔"

حمید کے نتھنے پھڑکنے لگے۔ "میں گدھا ہوں؟"

"ہاں اور ساتھ ہی مخلص بھی ہو۔ یہ امتزاج اور زیادہ خوفناک ہے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میرے ساتھ اتنا عرصہ گزارنے کے باوجود تم گدھے کے گدھے کیسے رہے۔"

"سنو دیپک! میں تمہارا مہرہ نہیں ہوں۔" حمید نے خونخوار لہجے میں کہا۔ "جو کھیل تمہاری حماقتوں کی وجہ سے خراب ہوا ہے' اس کی ذمے داری تم مجھ پر نہیں ڈال سکتے۔ ہارے تم ہو نہ کہ میں۔ لہٰذا گدھے بھی تم ہی ہوئے۔"

"بیٹھ جاؤ۔" دیپک نے تحمل سے کہا۔

"نہیں دیپک' بہت ہو گئی ۔ میں اپنے خلوص اور گدھے پن سمیت رخصت ہو رہا ہوں۔" حمید نے جھٹکے سے دروازہ کھولا لیکن دیپک کے زوردار قہقہے نے اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر دیا۔

"اوم ناتھ۔" دیپک نے پکارا۔ اوم ناتھ چراغ کے جن کی طرح حاضر ہو گیا۔ "میں کامنی کو لینے نہیں جا سکتا' تم گاڑی لے کر جاؤ اور اسے لے آؤ۔ اسے اس جھگڑے کے متعلق کچھ نہ بتانا۔"

"ہاں' ہرگز نہ بتانا' یہ اسے اپنی اصلیت کیسے بتا سکتا ہے۔ یہ خودپسند' خودپرست ...." حمید نے گرہ لگائی۔

"یہ مکالمے کچھ بہتر ہیں۔" دیپک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پتا سمجھا دیں مجھے صاب جی!" اوم ناتھ نے جلدی سے کہا۔ وہ اس جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

"تم چھوڑو اوم ناتھ' حمید صاحب لے آئیں گے' اسے............ کیوں حمید صاحب؟" دیپک نے کہا۔

"ہاں' یہ الو کے پٹھے' گدھے حمید صاحب لے آئیں گے' ذلیل و ملعون انسان۔" حمید نے دہاڑ کر کہا۔

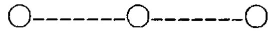
"بہت بہت شکریہ دوست۔"

حمید' دیپک کی طرف جھپٹا۔ اوم ناتھ سناٹے میں آ گیا۔ اس کے خیال میں ایک جھگڑا اور ہونے والا تھا لیکن صاحب جی تو اپنی جگہ ڈٹا رہا۔

دیپک کے قریب پہنچ کر حمید ٹھٹکا۔ اس کا ہاتھ اٹھے کا اٹھا رہ گیا۔ "ٹھیک ہے' میں دنیا کا سب سے بڑا اور مخلص گدھا ہوں۔" اس نے چیخ کر کہا۔ اس کی آواز غصے سے لرز رہی تھی۔ "پرکاش کے پاس تاش کی وہ منحوس گڈی نہیں ہو گی' جس کے ہر پتے پر تم زمانہ قدیم کے وحشی انسانوں کی طرح بے شرمی سے کھڑے ہو۔ غضب خدا کا! ۵۲ ذلیل تصویریں' جن کے عوض تمہیں صرف سو روپے ملے تھے۔"

"وہ شرمناک نہیں ہیں۔" دیپک نے بڑے سکون سے کہا۔ "وہ فن پارے ہیں۔ تمہیں یاد نہیں' ان میں ارجن بھی ہے' رام بھی' لچھمن بھی' کرشن بھی اور گنیش بھی' وہ تو دیوتاؤں کے روپ تھے۔"

"ٹھیک ہے بھائی' میں نے ہار مان لی۔" حمید نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "میں جا کر کامنی کو لے آؤں گا' خدا اس بے چاری پر رحم کرے۔"



دیپک اگلے روز سو کر اٹھا تو تر و تازہ تھا۔ کامنی نے اسے جگایا۔ پتا چلا کہ ناشتا وہ پہلے ہی تیار کر چکی ہے۔ انہوں نے ناشتا ساتھ ہی کیا پھر کامنی بیڈ روم کی صفائی میں مصروف ہو گئی۔ اوم ناتھ نے دیپک کو بتایا کہ کرنل مودی نے فون کیا تھا۔ دیپک نے کرنل کو فون کر کے ہفتے کا پروگرام سیٹ کر لیا۔ کرنل حیران تھا کہ شادی کے فوراً بعد کوئی شوہر ایسے کسی پروگرام پر کیسے عمل کر سکتا ہے۔

وہ فون سے فارغ ہوا ہی تھا کہ حمید آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں اخبار تھے' اس نے دیپک کی طرف اخبار بڑھا دیئے۔ "تم نے وہ کام کیا میرا؟ اکیڈمی کے ممبرز والا۔" دیپک نے پوچھا۔

"یہ کوئی وقت ہے اس کام کا' وہ سب شام کو کافی ہاؤس میں جمع ہوتے ہیں۔ وہاں ان سے بات کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" دیپک نے بڑی طمانیت سے کہا۔

"میں نے تمہارے اشتہار کا پروف بھی بنوا لیا ہے۔" حمید نے کہا اور بریف کیس سے اشتہار کا پروف نکال کر اسے دے دیا۔

دیپک نے پروف دیکھا۔ بائیں جانب روپ کمار کی اسٹل تھی....... پورے صفحے کی۔ دائیں جانب من مورت ایوارڈ کا فرضی بیلٹ تھا۔ جس پر صرف روپ کمار کا نام لکھا تھا۔ اس کے نیچے مضمون تھا۔

بنام اراکین من مندر آرٹس اکیڈمی

اس سال بہترین اداکار کے من مورت ایوارڈ کا مستحق صرف ایک ہی اداکار ہے۔ فلم سندر دیس میں روپ کمار' میں اپنا ووٹ اسی کو دوں گا کیونکہ وہ ایک سچا ہندوستانی ہے۔ آپ بھی اسے ہی ووٹ دیں۔

فقط خلوص کیش' دیپک پٹیل

"میں نے پریس والوں کو بڑی مشکل سے سمجھایا کہ یہ تمہارا مذاق ہے۔" حمید نے وضاحت کی۔

"بہت خوب۔" دیپک نے کہا۔

"تو اور کیا کرتا۔ حقیقت بتا دیتا انہیں؟"

"حقیقت! تمہیں کیا معلوم حقیقت کیا ہے۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔" حمید نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "یہ بھی طے ہو چکا کہ میں گدھا ہوں اور تم عقل مند ترین آدمی ہو لہٰذا تم مجھے اس عقل مندی کا مطلب سمجھاؤ۔" اس نے اشتہار کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ روپ کمار کے لئے چارا ہے' یہ چارا نگلتے ہی اسے مرا ہوا سمجھو۔"

"میں پھر دہراؤں گا کہ روپ کمار کی اہمیت ہی کیا ہے۔ اس کا کوئی امکان سرے سے ہے ہی نہیں۔"

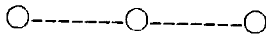
"یہ بات تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو جینئیس گدھے!"

"یہ میرا تجزیہ ہے۔" حمید نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔ "اور مجھے یقین ہے کہ تم مجھے اس اشتہار کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے۔"

"دیپک نے پروف تہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔ "بھگوان کا واسطہ' اب اسے بھول جاؤ۔' میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔"

"اور پرکاش کی کوئی خبر؟"

"کوئی نہیں اور ملے گی بھی نہیں۔" دیپک نے کہا پھر اس نے اخبار کھولا۔ "وہ دنگ رہ گیا۔ رونی کی طرف سے اس کے حق میں دستبرداری کا خوبصورت اشتہار اس کے سامنے تھا۔ بے حد متاثر کن اشتہار تھا۔ دیپک کا حوصلہ بلند ہو گیا۔



حمید جا چکا تھا اور کامنی بھی گھر کی صفائی سے فارغ ہو چکی تھی۔ دیپک اس فکر میں تھا کہ ہفتے کو کرنل مودی اور روپ کمار کے ساتھ پروگرام کے سلسلے میں کامنی کو کس طرح ہینڈل کرے۔ تمہید کے طور پر اس نے محبت بھری گفتگو سے اپنی مہم کا آغاز کیا پھر وہ بولا۔

"میرے خیال میں اب یہ مکان چھوٹا پڑے گا۔"

"ہاں اور مجھے یہاں ہر طرف بھوت ناچتے دکھائی دیتے ہیں' انتہائی حسین بھوت۔" کامنی نے کہا۔

"مجھے یاد ہے تم نے کہا تھا کہ ہم پلٹ کر ماضی میں کبھی نہیں دیکھیں گے۔" دیپک نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں' میں اب بھی نہیں دیکھ رہی ہوں لیکن یہ گھر تو ماضی کا مقبرہ معلوم ہوتا ہے' یہاں صرف آنکھیں کھلی رکھنا ہی کافی ہے۔"

"چلو' اچھا ہے' میں تو ویسے ہی گھر بدلنے کے حق میں ہوں۔" دیپک نے دانت نکالے۔ "فی الحال خرید تو نہیں سکتا البتہ کرائے پر لیا جا سکتا ہے کوئی بنگلا' جہاں تک فرنیچر کا............"

"فرنیچر تو میرے پاس بھی ہے! اچھا خاصا۔" کامنی نے جلدی سے کہا۔ "لیکن کلکتہ

میں ہے۔ وہاں سے لایا جا سکتا ہے۔"

"تو تم فوری طور پر یہ دونوں کام کر ڈالو۔ بنگلا بھی پسند کر لو۔"

"تم نہیں چلو گے میرے ساتھ؟"

"سی، میری مصروفیات تو تم دیکھ ہی رہی ہو۔" دیپک نے سرد آہ بھر کے کہا۔ کامنی کی خوبصورت آنکھوں میں مایوسی دیکھ کر اسے دکھ بھی ہوا لیکن مجبوری تھی۔ "مجھے بہت سے کام نمٹانے ہیں سی۔"

"ایوارڈ کے سلسلے میں؟"

"صرف ایوارڈ ہی نہیں اور چکر بھی ہیں۔ دنیش کی موت کے بعد مجھے فوری طور پر ایک ایجنٹ کی ضرورت بھی ہے دوسری طرف ہاتھ بھی تنگ ہو رہا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ قلاش ہو گیا ہوں لیکن گھر بیٹھ کر کھانے سے تو قارون کا خزانہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ مجھے فوری طور پر کوئی فلم سائن کرنا ہے۔"

"تم جانتے ہو کہ میرے پاس رقم کی کمی نہیں۔" کامنی نے سر ہلا کر کہا۔

"جانتا ہوں لیکن میں پتنی کے زور پر زندگی گزارنے کا قائل نہیں ہوں۔"

"حالانکہ شادی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دونوں ایک جان ہو گئے۔"

"وہ اپنی جگہ لیکن مالیات تو پتی کا شعبہ ہی رہے گا۔ اس معاملے میں، میں بے حد قدامت پرست ہوں۔ ویسے بھی فیلڈ میں رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی فلم ضروری ہے۔"

"میرا خیال ہے، ایوارڈ تک انتظار کر لو۔ ایوارڈ ملنے کے بعد تمہیں بہتر رول ملیں گے۔" کامنی نے پُر خیال لہجے میں کہا۔

"یہ بات درست ہے، اسی لئے تو سب سے پہلے مجھے ایجنٹ مقرر کرنے کی فکر ہے۔ تاکہ ایوارڈ ملتے ہی وہ سرگرم ہو جائے۔ میں تمہیں یہی تو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ............"

"میں جانتی ہوں، تم کیا کہنا چاہتے ہو۔" کامنی نے کہا۔ "یہی کہ میں تمہارے لئے رکاوٹ ثابت ہو رہی ہوں۔"

"نہیں۔"

"اس میں ڈرنے کی بات ہے۔ کھل کر بتاؤ نا مجھے۔"

اس لمحے دیپک کو ان گہری آنکھوں سے خوف آ گیا۔ وہ اس کے وجود کے آر پار دیکھنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس نے کبھی خود کو دوسروں پر کھولنا پسند نہیں کیا تھا۔

"میں تم سے محبت کرتی ہوں دیپک۔" اس کے لہجے میں اس کی آنکھوں کی سی سچائی تھی۔ "میں تمہارے ساتھ کلکتے جانا چاہتی تھی۔ سوچا تھا کہ تمہیں اپنی خالہ سے ملواؤں گی۔"

"بات تو معقول ہے، کاش، میں چل سکتا لیکن تم ایسا کرو کہ کلکتے چلی جاؤ۔ روپ کمار والی ملاقات نمٹا کر میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

کامنی بری طرح چونکی۔ "پہنچ جاؤ گے کیا مطلب؟"

"تمہیں یہ بات بتانے کا موقع ہی نہیں ملا۔" دیپک نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "اس ہفتے مجھے ایک پارٹی میں جانا ہے، تنہا۔ سچ یہ ہے سی، کہ روپ کمار سے یہ پارٹی شادی سے پہلے ہی طے تھی۔"

مجھے یقین ہے دیپ، میں تم پر شک نہیں کر رہی لیکن کیا پروگرام تبدیل نہیں کیا جا سکتا؟"

"یہ ممکن نہیں ہے ڈیئر۔ روپ کمار کی پیش کش میرے لئے بہت اہم ہے۔ تین فلموں کا معاملہ ہے۔"

اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی۔ اوم ناتھ نے آ کر بتایا کہ دیپک کے لئے فون ہے۔

"کون ہے؟" دیپک نے پوچھا۔

"نام تو میری سمجھ میں نہیں آیا صاب جی۔"

دیپک کو اندازہ ہو گیا کہ یقیناً کوئی لڑکی ہو گی۔ اس نے ڈرائنگ روم میں جا کر ریسیور اٹھا لیا۔ "ہیلو۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں، پرکاش کے دفتر سے۔" دوسری طرف سے پرکاش کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کہو یار، کیا حال ہے؟" دیپک نے گرم جوشی سے کہا۔

"اوہ، لگتا ہے، بیوی قریب ہی کھڑی ہے۔ ویسے مسٹر دیپک، تم نے میرے باس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔"

"جیسا تم کہو۔" دیپک نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے مل لو۔ میرا خیال ہے' یہ ملاقات ہم دونوں ہی کے لئے سود مند رہے گی۔"

"ٹھیک ہے دوست' میں سمجھ گیا' میں تمہیں رِنگ کر کے بتا دوں گا۔" دیپک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا' اگر جولیا خود اسے بلیک میل کرنے کے چکر میں نہیں تھی تو یقیناً" یہ سود مند ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ بیڈ روم میں واپس آیا۔ کامنی کھڑکی کے قریب کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔

"سوری سی۔" اس نے کامنی کا ہاتھ تھام کر کہا۔

کامنی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ بہت اداس اور بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"دیکھا نا۔" اس کے لہجے میں بھی اداسی تھی۔ "میں رکاوٹ ثابت ہو رہی ہوں۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہو سی۔ پلیز' سمجھنے کی کوشش کرو۔" دیپک نے اسے چمکارتے ہوئے کہا۔ "مجھے اپنا طرزِ زندگی بدلنا ہو گا لیکن اس میں کچھ وقت لگے گا ڈیئر' مجھے کچھ مہلت تو دو۔"

کامنی نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ "اگر تم اجازت دو تو میں ڈریم لینڈ چلی جاؤں۔ جب تم اپنے کام نمٹا لو گے تو واپس آ جاؤں گی۔"

"ٹھیک ہے۔" دیپک نے جھٹ کہا لیکن فوراً" ہی اسے خیال آیا کہ اسے خود کو اتنا خواہش مند ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ "میرا جی نہیں چاہتا کہ تم اب وہاں اکیلی رہو۔ ہیمی بھی یہ بات پسند نہیں کرے گا۔ میرا گدھا دوست تم پر مرمٹا ہے بری طرح۔"

"حمید بہت اچھا آدمی ہے اگر تم اسے موقع دو تو وہ بیش قیمت آدمی ثابت ہو گا۔" کسامنی نے تند لہجے میں کہا۔

"آدمی کبھی موقع ملنے کا محتاج نہیں ہوتا۔ وہ موقع خود پیدا کرتا ہے۔" دیپک نے تلخی سے کہا۔ "خیر ہیمی کو نرکھ میں ڈالو۔ میں وہاں تمہیں تنہا نہیں رہنے دوں گا۔"

"میں درشنا کو ساتھ لے جاؤں گی۔"

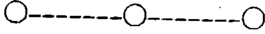
"درشنا! کون درشنا' وہ تو نہیں جو یہاں بمبئی میں تمہارے فلیٹ میں رہتی ہے!"

"ہاں وہی۔"

"ٹھیک ہے' روپ کمار کی پارٹی نمٹاتے ہی میں آؤں گا اور پھر ہم کلکتے چلیں گے۔

اوکے!"

"اوکے۔"



چار بجے کامنی' درشنا کے ساتھ ڈریم لینڈ کے لئے روانہ ہو گئی۔ دیپک سات بجے گھر سے نکلا۔ جولیا کا فلیٹ زیادہ دور نہیں تھا۔ جولیا نے بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔ "مجھے تم سے ملنے کی بڑی آرزو تھی مسٹر دیپک۔" جولیا نے کہا۔ "کچھ پیئو گے؟"

"جو جی چاہے پلا دو۔" دیپک نے بے تکلفی سے کہا۔

چند لمحے بعد جولیا نے اسے جام لا کر دے دیا پھر اس نے بڑے غور سے اس کے بائیں ہاتھ کو دیکھا' جس پر پٹی بندی ہوئی تھی۔

"شیو کرتے ہوئے کٹ گیا تھا۔" دیپک نے وضاحت کی۔ اس نے کامنی سے بھی یہی کہا تھا اور کامنی کو شک بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

جولیا نے قہقہہ لگایا۔ "پرکاش دیر تک کراہتا اور تمہیں گالیاں بکتا رہا تھا۔ ویسے وہ لڑنے بھڑنے والا آدمی ہے پھر بھی تم نے اس کی خاصی مرمت کر دی۔ دیکھنے میں تو تم ایسے نہیں لگتے۔"

دیپک خاموشی سے جام سے گھونٹ لیتا رہا۔ وہ جلد از جلد اصل بات سننا چاہتا تھا۔

"پرکاش تمہارے لئے خاصی مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔" جولیا نے کہا۔ "تمہارے خلاف اس کے پاس خاصا مواد ہے۔ میں نے بھی تاش کی وہ گڈی دیکھی ہے۔"

"اوہ!" دیپک سنبھل کر بیٹھ گیا۔ "کہاں ہے وہ گڈی؟"

"پرکاش کے سیف میں اور سیف کا کامبی نیشن مجھے معلوم ہے۔" جولیا نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر؟"

"سنو مسٹر دیپک! مجھے سودے بازی نہیں آتی۔" جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔ "مجھے پرکاش سے نفرت ہے۔ سانپوں سے کون نفرت نہیں کرتا۔ پہلے تو یہ سن لو کہ پرکاش کے

ارادے کیا ہیں۔"

"مجھے کچھ اندازہ ہے۔ وہ سلمٰی پریم راج سے سودے بازی کر رہا ہو گا۔"

"درست ہے۔ ویسے مسٹر دیپک' وہ عورت تم سے نفرت کرتی ہے' شدید نفرت۔"

"جیسے پرکاش تمہارا سانپ ہے' میں سلمٰی کا سانپ ہوں۔" دیپک نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ بے حد خطرناک عورت ہے۔"

"خطرناک ترین کہو۔"

"نہیں خطرناک ترین تو تم ہو۔" جولیا نے ستائشی لہجے میں کہا۔ "بہرحال' سلمٰی کی پرکاش سے گفتگو میں نے سنی تھی۔ سلمٰی نے تمہیں ایوارڈ کے راستے سے ہٹانے کے لئے پرکاش کو دس ہزار روپے کی آفر کی تھی۔ سولہ تاریخ سے پہلے پہلے بلکہ ہو سکے تو تیرہ تاریخ سے پہلے۔"

"ہوں' تیرہ تاریخ کو بیلٹ پیپر پوسٹ ہوں گے۔ سولہ تک پہنچیں گے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ بیشتر ووٹ پہلے تین دن کے دوران کاسٹ کئے جاتے ہیں۔" دیپک نے وضاحت کی۔

"تب تو زیادہ وقت نہیں ہے۔ پرکاش آج کل ہی میں وار کرنے والا ہو گا۔"

"ہاں' یہ درست ہے۔"

"اور پرکاش نے تمہاری وہ باون تصویریں شہر بھر میں پھیلا دیں تو..........."

"اسے کم از کم پانچ سال کی سزا ہو گی۔ بلیک میلنگ کے جرم میں۔"

"لیکن تم تو ختم ہی ہو جاؤ گے' ہے نا؟"

"ہاں' یہ تو ہے' لیکن تم نے بھی مجھے کچھ سوچ کر ہی بلایا ہو گا۔"

جولیا کچھ فکر مند نظر آنے لگی۔ "یہ بتاؤ' مجھے کیا فائدہ ہو گا؟"

"یہ تو تمہیں بتانا ہو گا۔ میں تو ان تصویروں کے بدلے تمہیں منہ مانگا معاوضہ دے سکتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ میری بساط سے زیادہ نہ ہو۔"

"تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟ کیا میں پرکاش مہرہ جیسی ہوں۔" جولیا نے برہمی سے کہا۔

"نہیں ڈیئر جولی۔ میں تو صرف تم سے پوچھ رہا ہوں کہ آخر تم کیا چاہتی ہو؟"

"میری سمجھ میں نہیں آتا۔" وہ نروس ہو گئی۔ "مجھے اس قسم کی حماقتوں کا تجربہ

نہیں ہے۔ صرف اتنا کرو کہ پرکاش سے میرا پیچھا چھڑا دو۔ میں زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہتی ہوں۔ میں بہت تنہا ہوں' یہ تنہائی مجھے مار ڈالے گی۔"

"چلو دیپک پٹیل۔ بلی تھیلے سے باہر آ گئی" دیپک نے سوچا۔ وہ بے چاری صرف عورت بننا چاہتی تھی۔ وہ دلکشی سے محروم تھی اور اسے کسی کی قربت کی تمنا تھی۔ "دیکھو جولی۔ میں تمہیں بہت کچھ دے سکتا ہوں۔" دیپک نے پُرخیال لہجے میں کہا۔ "میں تمہیں ایک مقام دلوا سکتا ہوں اس دنیا میں..........."

"جو کچھ میں کر رہی ہوں' وہ میرے لئے خطرناک ہے۔" جولیا نے اس کی بات کاٹ دی۔ "گڈی غائب ہوتے ہی پرکاش سمجھ جائے گا کہ یہ میری حرکت ہے۔ وہ خطرناک آدمی ہے تم مجھے تحفظ دے سکتے ہو؟"

"تم میری سیکرٹری کے طور پر کام کرنا چاہو گی؟" دیپک نے پوچھا۔

جولیا کی آنکھیں فرط حیرت سے پھیل گئیں۔ "مجھے بے وقوف تو نہیں بنا رہے ہو تم؟"

"ہرگز نہیں' جہاں تک تنخواہ کا سوال ہے' میں دوسروں سے کچھ زیادہ ہی دوں گا اور اگر مجھے ایوارڈ مل گیا تو میری اپنی فلم کمپنی ہو گی۔ اس صورت میں تمہیں ایگزیکٹو پوسٹ ملے گی۔ سوچ لو' کتنے لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ بھرپور زندگی ہو گی تمہاری۔ جولی' میں زیادہ دوست نہیں بناتا لیکن جو لوگ آڑے وقت میں کام آئیں' انہیں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں' یہ ہے میری پیش کش فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔"

"میں........... میں تمہارے ساتھ ہوں مسٹر دیپک۔" جولیا نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"گڈ! تو بات پکی رہی!"

جولیا نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔



دیپک نے صبح سوا آٹھ بجے کامنی کے ڈریم لینڈ والے گھر فون کیا۔ درشنا نے بتایا کہ وہ سو رہی ہے۔ "ٹھیک ہے' کامنی سے کہنا کہ مجھے فون کرے۔" ریسیور رکھ کر وہ اوم

ناتھ کی طرف متوجہ ہوا' جس نے ناشتہ لگا دیا تھا۔ "تمہیں ایک کام کرنا ہے لیکن بہت احتیاط سے۔" دیپک نے اسے سو کا نوٹ دیتے ہوئے کہا۔ "ڈاک کے ساتھ لفافے لے آؤ۔ تین مختلف پوسٹ آفس سے لینا' بیس بیس' سمجھ گئے؟"

اوم ناتھ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ تاہم اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور لفافے خریدتے وقت دستانے ضرور پہننا' کسی لفافے کو ہاتھ نہ لگنے پائے اور کار میں جانا۔" دیپک نے مزید کہا۔

اوم ناتھ کے جانے کے بعد دیپک نے روپ کمار کے گھر کا نمبر ملایا۔ دوسری طرف سے سندر نے فون ریسیو کیا۔ "سوری دیپک بابو۔" اس نے معذرت کی۔ "آپ تو روپ صاحب کا مزاج جانتے ہی ہیں۔ میں نے انہیں سوتے سے اٹھایا تو مجھے جان سے مار دیں گے۔"

"مجھے تم سے بات کرنا تھی دوست۔" دیپک نے دوستانہ لہجے میں کہا۔ "تمہیں معلوم ہے ناکہ روپ جی نے مجھے اپنی بوٹ پر مدعو کیا ہے؟"

"جی ہاں' مجھے معلوم ہے۔"

"بات یہ ہے کہ میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی آ رہا ہے۔ مودی ہے اس کا نام' میں عام حالات میں اسے ہرگز نہ لاتا لیکن جب روپ دادا کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ویسے بھی اس سے گوٹ پھنسی ہوئی ہے۔ اپنی اب دشواری یہ ہے کہ مودی کے نزدیک روپ دادا دنیا کا بدترین اداکار ہے میں نے اسے منہ بند رکھنے کی ہدایت تو کی ہے لیکن وہ ذرا بڑبولا آدمی.........."

"تب تو میرا خیال ہے' آپ انہیں ساتھ نہ ہی لائیں تو بہتر ہے۔"

"دشواری یہ ہے سندر کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا' اسے مدعو کر چکا ہوں۔ دوسری طرف مجھے دادا کو اشتہار کا پروف بھی دکھانا ہے۔ اشتہار پیر کی صبح شائع ہو گا' لہٰذا اتوار تک اسے دادا سے اوکے کرانا ضروری ہے۔ ویسے تم مودی کی فکر نہ کرو' میں اسے قابو میں رکھوں گا۔ بس تم اتنا کرو کہ دادا کو اس سلسلے میں پہلے ہی سمجھا دو۔"

"وہ..........وہ.......... میرا خیال ہے' آپ اپنے دوست کو سنبھالے رکھئے گا۔ روپ صاحب کو تو آپ جانتے ہی ہیں' جہاں دو چار جام حلق سے اترے' ہو گیا کباڑا پھر

انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔"

"تم فکر نہ کرو۔ میں پوری احتیاط سے کام لوں گا۔" دیپک نے کہا۔ وہ سندر کی پریشانی سے محظوظ ہو رہا تھا۔ "اوکے ڈیئر.......... سی یو۔"

دیپک نے ریسیور رکھا تو حمید کی آواز نے اسے بری طرح چونکا دیا۔

"یہ کیا چکر چلا رہے ہو؟" دیپک نے پلٹ کر دیکھا۔ حمید اپنی چابی سے دروازہ کھول کر اندر آیا ہو گا۔ نہ جانے اس نے کتنی گفتگو سنی ہو گی۔

"میرے چکروں کی فکر نہ کرو۔ لاؤ' چابی مجھے دے دو۔" دیپک نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

حمید نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "کیا.......... کیا کہہ رہے ہو؟"

"چابی مجھے دے دو۔ آج کے بعد تم بھی اوروں کی طرح اطلاعی گھنٹی بجایا کرو گے۔"

"دیکھو.......... دیکھو' مجھے غصہ نہ دلاؤ۔"

دیپک صرف اس کی توجہ فون پر ہونے والی گفتگو سے ہٹانا چاہتا تھا۔ نرم لہجے میں بولا۔ "ناراضی کی بات نہیں۔ اب میں شادی شدہ ہوں بھئی۔ تم جانتے ہوں کہ شادی کے بعد سب کچھ بدل جاتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ کامنی کو اپنا گھر' گھر نہ لگے' یہ اب اسی کا گھر ہے نا۔"

حمید نے چابی اسے دے دی۔ "ہاں یار' یہ بات تو ہے آئی ایم سوری۔" پھر اس نے فون کی طرف اشارہ کیا۔ "تم نے بتایا نہیں کہ کیا چکر چلا رہے ہو؟"

"بھول جاؤ سب کچھ۔"

"کسے کہہ رہے تھے فکر نہ کرنے کو اور احتیاط کا وعدہ بھی کر رہے تھے' کوئی لڑکی تھی؟"

دیپک نے سکون کا سانس لیا۔ گویا حمید نے صرف آخری دو جملے سنے تھے۔ "اب لڑکی کا کیا کام پیارے گئے دن آوارگی کے' کافی پیو گے؟"

"اوم ناتھ کہاں ہے؟"

"باہر گیا ہے کام سے۔"

"اور کامنی؟"

"وہ گھر میں نہیں ہے۔"

"جھگڑا تو نہیں ہو گیا تمہارا؟"

"کیا مصیبت ہے؟ تم آدمی ہو کہ سوالیہ نشان؟" دیپک نے جھنجلا کر کہا۔ "سوالیہ نشان کے بغیر بات ہی نہیں کرتے۔ نہیں میرے باپ کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ سب ٹھاک ہے' اب میرے سر پر سوار نہ ہو جانا۔"

حمید نے پیالی میں اپنے لئے کافی انڈیلی اور بولا۔ "یہ اتنے چڑ چڑے کیوں ہو رہے ہو تم؟"

"یہ ایوارڈ میرے دماغ پر سوار ہو گیا ہے۔" دیپک نے معذرت خواہ لہجے میں کہا۔

"اب میرا تازہ ترین منصوبہ سنو۔ منگل کے روز تمہیں رپورٹر اور ورائٹی میں اشتہار شائع کرانا ہے۔ مضمون کچھ یوں ہو گا' ایوارڈ کی مہم کے سلسلے میں کچھ لوگوں کے بے ہودہ طرز عمل کی وجہ سے میں اپنا دستبرداری کا اعلان واپس لے رہا ہوں۔ ہر شخص دوسرے کا گلا کاٹنے اور اسے لوگوں میں رسوا کرنے کی فکر میں ہے۔ میں اس رویے کے خلاف بطور احتجاج بہترین اداکار کے ایوارڈ کے سلسلے میں دیانت داری سے مقابلہ کرنے کا اعلان کرتا ہوں..........."

پہلے تو حمید کا منہ حیرت سے کھلا پھر اس نے دیوانہ وار قہقہہ لگایا۔

"خدا کی پناہ! ان برے بچوں کے خلاف اشتہار دوں جو صرف تم ہو۔ ایک تم ہی تو ہو جو اپنے حریفوں کے سوئیاں چبھوتا پھر رہا ہے اور اب تم اپنے رویے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مقابلے سے دستبرداری کا اعلان واپس لے رہے ہو' واہ بھئی واہ۔" اس نے کہا اور پھر ہنسنے لگا۔

"ہاں' میں تو بدمعاش ہوں لیکن وہ سلمٰی اور پریم راج' وہ تو فرشتے ہیں نا۔ پریم راج نے تو رونی کو پھنسانے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔"

حمید یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔ "ہاں' یہ تو ہے لیکن کون جانے' تم خود بھی تو رونی کے چکر میں تھے۔"

"تم بس اشتہار لکھو اور اسے چھپوا دو۔ میں اخبار کے اس صفحے پر تیزابیت دیکھنا چاہتا

ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرے متعلق باتیں کریں' مجھے ایوارڈ لینا ہے تو یہ ضروری ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اب میں واقعی کوئی چکر نہیں چلاؤں گا۔ تمہارے کہنے کے مطابق اب فیئر پلے ہو گا۔"

"کاش.......... کاش' میں تم پر یقین کر سکتا۔"

"سنو' مجھے تمہارے یقین اور بے یقینی کی کوئی پروا نہیں۔" دیپک نے اٹھ کر دہاڑتے ہوئے کہا۔

حمید سہم گیا۔ "میرا مطلب تھا..........."

تم نہ میرے نگراں ہو اور نہ محتسب اور نہ تم میرے حاکم ہو۔"

"میں نے کب کہا۔" حمید نے کھوکھلے لہجے میں کہا پھر فون کی گھنٹی نے اسے بچالیا۔

دیپک نے بڑھ کر ریسیور اٹھایا۔ اس کا خیال تھا کہ کامنی کا فون ہو گا لیکن دوسری طرف سے جولیا بول رہی تھی۔ "میں نے تاش کی گڈی نکال لی ہے۔"

دیپک نے گھڑی میں اس وقت دیکھا۔ "دس منٹ بعد کیفے شہزاد پہنچ جاؤ۔ حمید وہاں پہنچ کر تم سے پیکٹ لے لے گا۔" پھر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ.......... یہ کیا..........؟"

"میں نے جولیا کو اپنے ساتھ ملالیا ہے۔ اس کے نتیجے میں تاش کی وہ منحوس گڈی ہمارے ہاتھوں میں پہنچنے والی ہے۔ تم کیفے شہزاد جاؤ اور اس سے وہ گڈی لے آؤ۔"

حمید نے اچھل کر دیپک کو لپٹالیا۔ "دیپک...... دیپو! تم واقعی جینئیس ہو۔"

"تم یقین ہی نہیں کرتے' کب سے بتا رہا ہوں تمہیں۔"

حمید نے گھڑی دیکھی اور بڑی تیزی سے دروازے کی طرف بھاگا۔ اسے کیفے شہزاد پہنچنا تھا۔ پندرہ منٹ بعد اوم ناتھ لفافے لے آیا۔ دیپک نے انہیں رومال کی مدد سے تھاما اور بیڈ سائیڈ کی دراز میں مقفل کر دیا۔ "سن لنگور! ان لفافوں کے بارے میں حمید کو نہ بتانا۔" اس نے اوم ناتھ سے کہا۔ اوم ناتھ نے سر ہلایا۔ اسی وقت اطلاعی گھنٹی بجی۔ دروازہ کھلتے ہی حمید کا کھلا ہوا چہرہ نظر آیا۔ اس نے ایک پیکٹ دیپک کی طرف اچھال دیا۔ "جولیا بہت خوفزدہ تھی۔" اس نے بتایا۔ "مجھے پیکٹ دیتے ہی فوراً" واپس چلی گئی۔"

"تم نے دیکھا تو نہیں انہیں؟ ہاتھ تو نہیں لگایا؟" دیپک نے پوچھا۔

"نہیں جیسا' پیکٹ ملا ویسا ہی تم تک لے آیا ہوں۔"

دیپک بیڈ روم میں چلا گیا۔ اس نے دستانے نکال کر پہنے' صوفے پر بیٹھ کر پیکٹ کھولا اور پتوں کا جائزہ لینے لگا۔ حمید ڈرائنگ روم ہی میں موجود تھا اور اوم ناتھ سے کافی کا تقاضا کر رہا تھا۔ دیپک نے گڈی کو دوبارہ پیکٹ میں رکھا۔ دستانے اتارے۔ انہیں اور گڈی کو الماری میں مقفل کیا اور ڈرائنگ روم میں آ گیا۔

"چلو' تمہاری جان چھوٹ گئی۔ اب تم ایوارڈ جیت سکتے ہو۔" حمید نے کافی کی پیالی خالی کر کے رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "بہتر ہے کہ انہیں جلا دو۔"

اس کے جانے کے بعد دیپک' اوم ناتھ کی طرف متوجہ ہوا۔ "تم نے میرے اور پرکاش کے جھگڑے کی آوازیں سنی تھیں؟" اس نے پوچھا۔

"صرف آوازیں صاحب جی! ویسے کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں نے کچھ سنا ہو؟"

"ہاں' اس نے مجھے تاش کے ان پتوں کی وجہ سے بلیک میل کیا تھا' مجھے تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔"

"جی ہاں صاحب جی۔"

"اس نے کہا تھا کہ وہ ان پتوں کو تمام اہم آدمیوں کو بھیج دے گا۔"

"جی ہاں صاحب جی' انہوں نے یہی کہا تھا۔" اوم ناتھ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

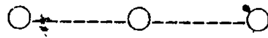
"لیکن صاحب جی! یہ تو بہت خراب کھیل ہے اور پھر آپ کو اسے کھیلنے کی کیا ضرورت ہے۔ صاحب جی! آپ تو ویسے ہی جیت جائیں گے۔"

"بس بکواس بند کر۔ میری جان کو وہ ایک حمید ہی بہت ہے کہ اب تو بھی پر پرزے نکالنے لگا۔"

"بہتر صاب جی!" اوم ناتھ نے کہا اور کچن میں چلا گیا۔ دیپک بیڈ روم میں چلا آیا۔ اس نے کامنی کو فون کیا۔ گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے ریسیور نہیں اٹھایا۔ اس نے جھنجلا کر ریسیور پٹخ دیا۔ پھر اس نے الماری سے دستانے اور تاش کی گڈی نکالی۔ بیڈ سائیڈ دراز سے لفافے نکالے اور کام میں مصروف ہو گیا۔ جلد ہی باون لفافے تیار ہو گئے۔ اس نے لفافوں پر ایڈریس ٹائپ کئے۔ وہ سب بڑے بڑے لوگوں کے نام تھے جو من مورت ایوارڈ کے سلسلے میں اہمیت رکھتے تھے۔ ان میں اخبارات بھی تھے' ہدایت کار بھی' میوزک ڈائریکٹر

بھی اور ایڈیٹرز بھی۔

اب اسے وہ لفافے پرکاش کے دفتر سے قریب ترین لیٹر بکس میں ڈالنے تھے۔ وہ لفافوں کو بیگ میں ڈال کر نکل آیا۔ پرکاش کے دفتر والی سڑک سنسان تھی۔ اس نے جلدی جلدی لفافے لیٹر بکس میں ڈالے۔ اپنی کار کی طرف واپس جاتے ہوئے وہ خود کو ہلکا محسوس کر رہا تھا۔ وہ گھر واپس آ گیا۔ چار بجے فون کی گھنٹی بجی۔ ونود بول رہا تھا۔ "پرکاش نے اپنی سیکرٹری جولیا کو بہت بری طرح مارا ہے۔" ونود نے بتایا۔ "قتل عمد کا کیس ہے۔ پرکاش فرار ہو گیا ہے۔"



دیپک کو اسپتالوں سے خوف آتا تھا۔ استقبالیہ پر اسے بتایا گیا کہ جولیا کی حالت ابھی تشویشناک ہے اور اس سے کسی کو ملنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہ چوکیدار کی نظریں بچا کر وارڈ میں گھس گیا۔ جولیا کی حالت دیکھ کر اسے ترس آنے لگا۔ اس کی دونوں آنکھیں سیاہ ہو رہی تھیں۔ ہونٹوں پر دو جگہ ٹانکے تھے۔ دائیں رخسار پر بھی ٹانکے تھے۔ وہ یقینی طور پر پرکاش کی خونخوار انگوٹھی کا کمال تھا۔ بائیں رخسار پر نیل پڑے ہوئے تھے۔ وہ پُرشور انداز میں سانس لے رہی تھی۔ "جولی.......... جولی۔" دیپک نے آہستہ سے اسے پکارا۔

جولیا کی پلکیں پھڑپھڑائیں' جیسے وہ اذیت میں مبتلا ہو پھر اس کی پلکیں اٹھ گئیں۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہیں پھر اس کی نظروں میں شناسائی ابھری۔ "اس.......... نے.......... مجھے.......... مارا۔" اس نے بچوں کی طرح شکایتی لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے' تم بولو مت اور تکلیف ہو گی۔ صرف میری بات سنو' اوکے!" دیپک نے کہا۔

وہ اسے دیکھتی رہی۔ اس نے پلکوں کو اثباتی جنبش دی۔

"تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ میں تمہاری دیکھ بھال کروں گا۔ پرکاش کا بھی حشر خراب کر دوں گا میں' تم اس کی فکر نہ کرو۔"

اس کی آنکھوں سے ایک آنسو رخسار پر پھسل آیا۔

دیپک نے رومال نکال کر آنسو پونچھ دیا۔ "روؤ مت جولی اور میری بات غور سے سنو۔ جب تک میں تمہیں نہ بتاؤں' کوئی بیان نہ دینا۔ نہ ڈاکٹر کو' نہ پولیس اور نہ کسی اور کو۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہیں کب' کیا بیان دینا ہے۔ اس سے پہلے تم اپنے ہونٹ سلے رکھنا۔ سمجھ گئیں؟"

جولیا نے پھر پلکوں کو اثباتی جنبش دی۔

"اے مسٹر' تم کون ہو؟" عقب سے کسی نے سخت لہجے میں کہا۔ دیپک نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ ڈاکٹر تھا۔ دیپک اسے ایک طرف لے گیا۔

"ڈاکٹر' اس لڑکی سے میرا یہ تعلق ہے کہ آئندہ ہفتے سے یہ میری ملازمت میں آنے والی تھی۔" اس نے وضاحت کی۔

"ہمیں اس کے رشتے داروں کی تلاش ہے جو اس کی ذمے داری قبول کر سکیں۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "تم اداکار ہو نا؟ دیپک............"

"دیپک پٹیل۔" دیپک نے جلدی سے کہا۔ "ڈاکٹر! میں پوری طرح اس کی ذمے داری قبول کرتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسے کسی پرائیویٹ کمرے میں منتقل کیا جائے۔ دوسرے اسے جس چیز کی ضرورت ہو' فراہم کی جائے بل میں ادا کروں گا۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ کنڈیشن کیا ہے اس کی؟"

"جتنی خراب ہم شروع میں سمجھے تھے' اتنی خراب نہیں ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "بہرحال' بے چاری زبردست تشدد کا نشانہ بنی ہے۔ دو پسلیاں ٹوٹ گئیں ہیں۔ ایک بات بتاؤ مسٹر' تم اس میں دلچسپی کیوں لے رہے ہو؟"

"وہ میری دوست ہے اور سیکرٹری میری بننے والی تھی۔ آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے' بل تو میں ادا کروں گا۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہوا تھا۔" ڈاکٹر نے پوچھا۔

"معلوم ہے کیا ہوا اور کس نے کیا' یہ بھی معلوم ہے' مجھے یہ بھی پتا ہے کہ وہ گھٹیا آدمی کہاں چھپا ہو گا لیکن یہ پولیس کا درد سر ہے۔"

"ہاں" ڈاکٹر نے پُرخیال لہجے میں کہا۔ "ایک اے ایس آئی نیچے کینٹین میں موجود ہے وہ لڑکی کا بیان لینا چاہتا ہے۔"

"ٹھیک ہے' آپ پہلے اپنی مریضہ پر توجہ دیں۔ اسے کسی پرائیویٹ کمرے میں منتقل کرا دیں۔"

دیپک کینٹین پہنچا جہاں اے ایس آئی امیت موجود تھا۔ دیپک نے اسے بتایا کہ وہ جولیا کے سلسلے میں آیا ہے۔

"مجھے اتنے بڑے فلم اسٹار کی آمد کی امید نہیں تھی۔" امیت نے خوش دلی سے کہا۔ "من مورت ایوارڈ کے لئے نامزد ہونے والے کبھی چھوٹے نہیں سمجھے جاتے۔ میں نے فرشتہ دیکھی تھی۔ اتنی اچھی پرفارمنس میں نے کم ہی دیکھی ہے۔"

"شکریہ۔ تم جانتے ہو دوست کہ اس لڑکی کا یہ حشر کس نے کیا ہے۔ پرکاش مہرہ نے۔" دیپک نے کہا۔ امیت نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ "کبھی ملے ہو اس سے؟" دیپک نے پوچھا۔

"میں نے اسے کئی بار دیکھا ہے۔" امیت نے کہا۔ "میں اپنا اور آپ کا وقت ضائع کرنے کے بجائے تفصیل بتا دوں۔ تین بجے کے قریب راہ گیروں نے مس جولیا کی چیخیں سنیں۔ وہ اندر گئے تو فرش پر مس جولیا لہولہان پڑی تھی۔ پرکاش کا کہیں پتا نہیں تھا۔"

"تم پرکاش پر کیا الزامات عائد کرو گے؟" دیپک نے پوچھا۔

"اقدام قتل' باقی لڑکی کے بیان پر منحصر ہے۔ ممکن ہے اس نے مجرمانہ حملہ بھی کیا ہو۔ یہ بتائیں کہ آپ کا اس معاملے میں کیا تعلق ہے؟"

"تعلق ہے اور مجھے افسوس ہے کہ یہ سب کچھ غلط موقع پر ہوا۔ میرے لئے ایوارڈ کی اہمیت بہت زیادہ ہے لیکن دشواری یہ ہے کہ میں ایوارڈ کے لئے نامزد نہ ہوتا تو یہ ناخوشگوار واقعہ بھی نہ ہوا ہوتا۔"

"کیا مطلب؟ کیا پرکاش آپ کو بلیک میل کر رہا تھا۔"

"اس کا جواب میں دے سکتا ہوں لیکن آف دی ریکارڈ۔"

"یہ تو ممکن نہیں آپ جو کچھ بتائیں گے' میں اسے یقیناً استعمال کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس پرکاش کو سزا دلوانا چاہیں گے تو خود بھی بدنامی سے نہیں بچ سکیں گے اور ایوارڈ سے محروم ہو جائیں گے جب کہ آپ کے نزدیک ایوارڈ بہت زیادہ اہم ہے۔" امیت نے کہا۔ "میرے خیال میں تو بہتر ہے کہ آپ اس چکر میں نہ پڑیں۔

خوامخواہ گندگی سمیٹنے کا فائدہ؟"

"میں سوچوں گا۔" دیپک نے اپنی آواز میں لرزش سمونے کی کامیاب کوشش کی۔

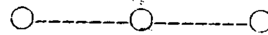
"لیکن اس بے قصور لڑکی کی خاطر اور انصاف کے نام پر میں ہر قربانی دے سکتا ہوں۔"

"سوچ لیں۔"

"ضرور سوچوں گا۔" دیپک نے کہا۔ "اب میں تمہیں وہ پتا بتا رہا ہوں' جہاں وہ چھپا ہوا ہو گا۔ میری درخواست ہے کہ اسے چوبیس گھنٹے کی مہلت دو' پھر چھاپا مارنا۔" اس نے پتا لکھ کر اے ایس آئی کو دے دیا۔ "یہ ایک قحبہ خانہ ہے۔"

"شکریہ دیپک جی' ایک بات اور.......... آپ اس لڑکی میں کیوں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں؟"

"حسن کے سلسلے میں' میں کبھی قلت کا شکار نہیں رہا۔ ابھی دو روز پہلے تو میری شادی ہوئی ہے۔" دیپک نے خشک لہجے میں کہا۔



وہ آٹھ بجے ڈریم لینڈ پہنچا۔ کامنی کا بنگلا تاریک تھا۔ بظاہر تو ایسا لگتا تھا کہ وہاں کوئی موجود نہیں ہے۔ چابی دیپک کے پاس نہیں تھی اور وہ بنگلے میں غیر قانونی طور پر گھسنا نہیں چاہتا تھا۔ ایسے میں واپسی کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

بمبئی کی حدود میں داخل ہوتے ہی اسے طلب محسوس ہونے لگی۔ چنانچہ وہ ریکٹ کلب چلا گیا کلب کے بار میں زبردست رش تھا۔ وہاں رونی سے ملاقات ہو گئی۔

"دیپو' دنیا میں تم سے بڑا ناشکرا میں نے نہیں دیکھا۔" رونی نے شکایتی لہجے میں لیکن ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کئی بار فون کیا لیکن تم ملے ہی نہیں۔"

"جھوٹے آدمی۔ میں تو گھر سے نکلا ہی نہیں۔"

دیپک جھینپ گیا۔ "بہرحال رونی' اس اشتہار کے سلسلے میں تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لئے میں الفاظ کہاں سے لاؤں۔ بہت خوبصورت اشتہار تھا لیکن غیر ضروری۔"

"تم کچھ بھی کہتے رہو' ایوارڈ تمہارا ہے' اسی سلسلے میں پلاؤ ایک جام۔"

دیپک نے بارمین کو آرڈر دیا پھر ادھر ادھر دیکھا۔ "جو کچھ تمہارے ساتھ دہلی میں ہوا' میرے ساتھ یہاں ہو رہا ہے۔"

"کیا؟ کیا ہوا؟ بتاؤ مجھے!" رونی اچھل پڑا۔

"مجھے پرکاش مہرہ نے بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے۔ سلسلہ تم سمجھ سکتے ہو' ماضی تو ہر شخص کا ہوتا ہے نا۔"

"لیکن پرکاش کے پیچھے کون ہے؟" رونی نے پوچھا۔

"میں صرف تین اندازے لگا سکتا ہوں۔"

"تین اندازوں کی کسے ضرورت ہے؟" عقب سے کسی نے دیپک کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

دیپک نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ پریم راج تھا۔ "کم از کم مجھے نہیں ہے۔" دیپک نے تپ کر کہا۔

"ہونی بھی نہیں چاہئے' کم از کم تمہیں۔" پریم راج نے بے حد تند لہجے میں کہا۔

"پلیز! اب تم لوگ لڑنے نہ لگنا' میں لڑائی سے بہت بیزار ہوتا ہوں۔" رونی نے اپیل کی۔

دیپک' پریم راج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا رہا۔ پریم راج خاصا نشے میں تھا۔ ورنہ اتنی آسانی سے پلکیں جھپکانے والا نہیں تھا۔ تاہم پلکیں جھپکتے ہی اس نے جھینپ مٹانے کے لئے بارمین کو چیخ کر جام لانے کو کہا پھر وہ دوبارہ دیپک کی طرف مڑا۔ "اور سناؤ' وہ حسینہ کہاں ہے' تمہاری بیوی؟" اس نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تم سناؤ' پاپا' ممی کہاں ہیں؟" دیپک بھی چوکنے والا کہاں تھا۔

"سلمٰی بے چاری تو بچوں میں گھری رہتی ہے۔ کامنی جان کے متعلق بتاؤ نا۔ وہ تو ابھی نئی نئی ہے۔"

دیپک کے ذہن میں شک کا سایہ سا لہرایا۔ اسے سودائی کے پر-میئر پر پریم راج کی وہ نظریں یاد آ گئیں' جن سے اس نے کامنی کو دیکھا تھا۔ اس کا خون کھول گیا۔ پھر وہ یہ سوچ کر لرز گیا کہ اس نے پریم راج کے ساتھ جو کچھ بیلا کے سلسلے میں کیا تھا' پریم راج بھی کامنی کے ساتھ وہی کچھ کر سکتا ہے۔ دراصل وہ مجرم ضمیر کا معاملہ تھا' اسی لئے وہ بیلا

اور کامنی میں فرق نہ کر سکا۔ اسے تو اتنا یاد تھا کہ کامنی نے اسے فون بھی نہیں کیا تھا اور ڈریم لینڈ والے بنگلے میں بھی نہیں ملی تھی۔

"بہت پیاری لڑکی ہے۔" پریم راج نے کہا۔ "میں نے زندگی میں اتنی پیاری لڑکی پہلے نہیں دیکھی۔ تم شاید اس سے ملے نہیں ورنہ وہ یقیناً" تمہیں بتاتی کہ رات ہم نے کتنا اچھا وقت ایک ساتھ گزارا ہے۔"

رونی تیزی سے ان دونوں کے درمیان آ گیا۔ "پریم! تمہیں اتنی رکیک بات نہیں کرنا چاہئے۔" اس نے پریم راج سے کہا۔

"تو تم کیا بگاڑ لو گے میرا؟" پریم راج اسی پر پلٹ پڑا۔

دیپک نے بڑی نرمی سے رونی کو ایک طرف ہٹا دیا۔ "تم ہٹ جاؤ' اس کے چڑھائے میں نہ آؤ۔" اس نے رونی کو سمجھایا۔

"شاید تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تمہاری بیوی کہاں ہے؟" پریم راج نے کہا۔

"یہ درست ہے' مجھے نہیں معلوم کہ کامنی کہاں ہے؟" دیپک نے دانت پیس کر کہا۔ "لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ سلمٰی کہاں ہے۔"

"اوہ واقعی؟" پریم راج محتاط ہو گیا۔

"ہاں' اس وقت وہ گھر پر بیٹھی آنسو بہا رہی ہو گی۔ جانتے ہو کیوں؟ اس لئے کہ اس نے مجھے تباہ کرنے کے لئے پرکاش کو میرے پیچھے لگایا تھا۔ پرکاش جو کچھ کرنے والا تھا' اس سے مجھے اس کی سیکرٹری نے مطلع کر دیا۔ پرکاش نے اپنی سیکرٹری کو مار مار کر موت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ پولیس' پرکاش کی تلاش میں ہے اور پرکاش اپنی جیب میں تمہاری بیوی کا دیا ہوا چیک لئے پھر رہا ہے۔"

پریم راج نے جام پٹخ دیا اور دہاڑتے ہوئے' دیپک کو گھونسا مارنے کی کوشش کی لیکن دیپک نے جھکائی دے کر اس کے پیٹ میں مسلسل چار پانچ گھونسے رسید کر دیئے۔ پریم راج لڑکھڑا کر چار قدم پیچھے گیا۔ لڑائی فوراً" ہی ختم ہو گئی کیونکہ بار میں موجود لوگوں نے پریم راج کو پکڑ لیا تھا۔ دوسری طرف رونی نے دیپک کو بار سے باہر دھکیل دیا تھا۔

دیپک خاموشی سے بار سے نکل آیا۔ وہ خود کو بھی بہت زیادہ تنہا محسوس کر رہا تھا۔ اسے وہ رات تنہا گزارنا تھی۔

○-------○-------○

دیپک صبح دس بجے دوبارہ ڈریم لینڈ پہنچ گیا لیکن کامنی کا بنگلا اب بھی ویران تھا۔ اب دیپک کی تشویش کی کوئی حد نہ رہی۔ کامنی کہاں تھی؟ کیا چکر تھا؟ وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے فون کیوں نہیں کیا تھا؟ گیارہ بجے کے قریب وہ اسپتال پہنچا۔ جولیا کو پرائیویٹ کمرے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اب اس کی حالت پہلے سے بہتر ہے اور وہ مسلسل دیپک کو پکارتی رہی ہے۔

دیپک' جولیا کے کمرے میں چلا گیا۔ وہ اسے دیکھ کر خوش نظر آنے لگی۔ "ہیلو دیپک۔" اس نے بے حد نحیف آواز میں کہا۔

"کیا حال ہے' بے بی؟"

"ٹھیک نہیں ہے۔"

"پانچ منٹ سے زیادہ نہ رکنا۔" ڈاکٹر نے دیپک کو ہدایت دی۔ "اسے کچھ دیر پہلے مسکن دوائیں دی گئی ہیں۔" یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔

"دیکھو بے بی' میں جانتا ہوں کہ بات کرنے میں تمہیں تکلیف ہو گی۔ چنانچہ زیادہ تر گفتگو میں کروں گا' تم مختصر ترین جواب دینا۔" دیپک نے کہا۔

"ہاں' مسٹر دیپ! میں تمہاری شکر گزار ہوں کہ.........."

"یہ تکلف چھوڑو' وقت کم ہے اور مجھے بہت اہم باتیں کرنا ہیں۔" دیپک نے کہا۔ "میری بات غور سے سنو۔ کل شام سلمٰی پریم راج' پرکاش سے ملنے آئی تھی۔ تم نے ان دونوں کی گفتگو بھی سنی اور پرکاش کا میرے خلاف منصوبہ بھی سنا' یہی بات ہے نا؟"

جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اور سلمٰی نے پرکاش کو معاوضہ بھی دیا؟" جولیا نے پھر اثبات میں سرہلایا۔ "چیک کے ذریعے یا کیش؟" دیپک نے پوچھا۔

"چیک سے" جولیا نے جواب دیا۔

"چیک پرکاش ہی کے پاس تھا۔ فرار ہوتے وقت؟" دیپک نے کشیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں، میرے بیگ.........."

"اوہ، تمہارے بیگ میں ہے۔" دیپک نے حیرت سے کہا۔ "ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا۔ بیئرر چیک ہوگا اور اس نے تمہیں کیش کرانے کو دیا ہوگا، تاکہ نہ چیک کی پشت پر اس کے دستخط ہوں اور نہ اس کے خلاف کچھ ثابت کیا جاسکے۔ اوہ.......... اوہ.......... میرا چیک بھی اس نے تمہارے ہی ذریعے کیش کرایا ہوگا؟"

جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

دیپک نے ڈریسر پر رکھا ہوا بیگ اٹھایا اور بڑی بے تابی سے اس کی تلاشی لے ڈالی۔ بیگ میں چیک موجود نہیں تھا۔ جولیا نے بیگ میں رکھے ہوئے چھوٹے پرس کی طرف اشارہ کیا۔ دیپک نے پرس کھولا۔ اس میں چیک موجود تھا۔ دیپک نے چیک کو بغور دیکھا۔ وہ سلمٰی اور پریم راج کا مشترکہ اکاؤنٹ تھا۔ چیک دس ہزار کا تھا اور اس پر سلمٰی کے دستخط موجود تھے۔ ہیجان کے زیر اثر دیپک کے ہاتھ لرزنے لگے۔ قسمت پوری طرح اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ وہ خود بھی محتاط تھا۔ اس نے چیک کو رومال کے ذریعے پکڑا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ چیک پر سلمٰی اور پرکاش دونوں کی انگلیوں کے نشان ہوں گے۔

اس نے چیک دوبارہ پرس میں رکھا اور پرس کو بیگ میں رکھ دیا۔

بیگ کو دوبارہ ڈریسر پر رکھ کر وہ جولیا کی طرف متوجہ ہوا، جس پر شاید دوا کی وجہ سے غشی طاری ہو رہی تھی، اس نے نرمی سے جولیا کو جگایا جولیا نے آنکھیں کھول دیں۔

"تم نے چیک کیش کیوں نہیں کرایا۔ بینک کا وقت ختم ہوگیا تھا؟" دیپک نے پوچھا۔ جولیا نے سر کو اثباتی جنبش دی۔ "پھر وہ سیف کی طرف گیا ہوگا تاکہ گڈی نکال کر تمہیں پوسٹ کرنے کے لئے دے۔" دیپک نے مزید کہا۔ "سیف کو خالی پاکر وہ سمجھ گیا ہوگا اور

غصے میں اس نے تمہیں مارا ہوگا۔"

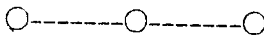
جولیا نے پھر اثبات میں سرہلا دیا۔ "دیپک، اب مجھ سے جاگا نہیں جا رہا۔ انہوں نے مجھے نہ جانے کیسی دوا دی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ بے بی بس ایک بات اور غور سے سنو، یہ سب کچھ سچ ہے۔ بس تمہیں اپنے بیان میں ایک تبدیلی کرنا ہے۔ ان سے کہنا کہ گڈی تمہارے پاس نہیں تھی۔ جب پرکاش تمہیں مار پیٹ کر فرار ہوا تو تاش کی وہ گڈی اس کے پاس تھی۔ میں تمہیں بعد میں سب کچھ بتادوں گا۔ فی الحال تمہیں یہ بیان دینا ہے کہ تاش کی وہ گڈی تمہارے پاس کبھی نہیں رہی ٹھیک ہے۔"

"ہاں دیپک، میں سمجھ گئی۔"

"اب تم سکون سے سو جاؤ۔ تم جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گی، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی جولیا سو گئی تھی۔ دیپک اس کے کمرے سے نکل آیا۔ وہ اپنی کار میں اسپتال سے نکل رہا تھا کہ اس نے اے ایس آئی امیت کو اسپتال کی طرف جاتے دیکھا۔



دیپک گھر نہیں گیا۔ ایک اعتبار سے پرکاش کی طرح اب وہ خود بھی مفرور تھا۔ وہ پولیس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس کے اور جولیا کے بیان میں تضاد کا کوئی امکان نہ رہے۔ اس کے علاوہ تاش کے باون دھماکہ خیز پتے اپنی اپنی منزل پر پہنچ گئے ہوں گے یا پہنچ رہے ہوں گے یعنی وہ بمبئی کے فلمی حلقوں میں کھلبلی مچنے کا وقت تھا، پھر گھر جانے میں ایک قباحت اور بھی تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہاں حمید اس کی جان کھانے کے لئے موجود ہوگا۔ اسے کارڈ کی تقسیم کا علم ہوگیا ہوگا یا تو وہ اس پر شک کر رہا ہوگا یا پرکاش کو برا بھلا کہہ رہا ہوگا کہ اس نے احتیاطاً دو گڈیاں رکھی تھیں۔ دونوں، صورتوں میں حمید کا سامنا کرنا آسان نہیں تھا۔ ان دنوں وہ ویسے بھی کچھ زیادہ ہی شکی پن کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

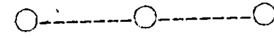
چنانچہ وہ بے مصرف اِدھر اُدھر گھومتا پھرا۔ کرنل مودی سے ملاقات میں ابھی تین

گھنٹے باقی تھے۔ سسک سسک کر، رینگ رینگ کر وہ تین گھنٹے گزر گئے۔ اس نے کار پارک کی اور کیفے شہزاد میں داخل ہو گیا۔ وہ کافی پی ہی رہا تھا کہ کرنل مودی آ گیا۔ دیپک نے اس کے لئے بھی کافی منگوا لی۔ کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔

"کوئی اہم بات بتانا ہے تو بتا دو۔ مشن شروع ہونے والا ہے۔" کرنل نے خوش دلی سے کہا۔

"بس، اس ہیرو کو یہ نہ بتانا کہ تمہارا تعلق فوج سے ہے۔ اس نے فوجیوں کے کردار اس کثرت سے کیے ہیں کہ اب خود کو جنرل ہی سمجھتا ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ پارٹی میں لڑکیاں کون کون ہوں گی۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ روپ کمار اس معاملے میں خوش ذوق آدمی ہے۔"

وہ بل ادا کر کے باہر نکل آئے۔



سُندر گودی پر موجود تھا۔ وہ انہیں چھوٹی کشتی کے ذریعے روپ کمار کی بوٹ، سادھنا تک لے گیا۔ اوپر بوٹ پر روپ کمار ان کا منتظر تھا۔ اس نے بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا۔ دیپک نے روپ کمار اور مودی کو متعارف کرایا۔ کچھ دیر رسمی باتیں ہوتی رہیں۔ مودی کو بوٹ بہت پسند آئی تھی۔ وہ اس کی تعریف کرتا رہا اور روپ کمار خوش ہوتا رہا۔

"آؤ بار میں چلیں۔" روپ کمار نے کہا۔ "لڑکیاں تیار ہو رہی ہیں۔ تین ہیں۔ اوشا میری ہے، باقی دو کے لئے تم لڑ سکتے ہو لیکن میرا خیال ہے کہ میں ان دونوں کے لئے تم دونوں سے لڑ سکتا ہوں۔"

انہیں بار میں چھوڑ کر روپ کمار ایک طرف چلا گیا۔ "یار، یہ اتنا برا آدمی تو نہیں، جتنا میں اسے سمجھتا تھا۔" مودی نے کہا۔

"چار چھ جام اس کے معدے میں اترنے دو پھر کہنا یہی بات......" دیپک نے کہا۔

"اس معاملے میں تو اپنا بھی یہی حال ہے۔" مودی نے بے فکری سے کہا۔

اس لئے تو میں نے تم دونوں کو یکجا کیا ہے، دیپک نے دل ہی دل میں کہا۔ پھر اس

نے کرنل مودی سے کہا۔ "میں ابھی آتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ عرشے کی طرف چل دیا، جہاں روپ سندر کے ساتھ کھڑا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے دادا؟" دیپک نے چہک کر کہا لیکن اچانک اسے کامنی یاد آ گئی۔ نہ جانے کہاں تھی وہ؟ کیا کر رہی تھی؟ وہ فکرمند ہو گیا۔

"ہوا کھا رہا ہوں؟" روپ کمار نے جواب دیا۔

دیپک نے جیب سے اشتہار کا پروف نکال کر پھیلا دیا۔ روپ کمار نے پروف کو بغور دیکھا اور خوش نظر آنے لگا۔ "کلر میں تو قیامت ڈھائے گا۔" دیپک نے کہا۔ "لوگوں کے دلوں پر اور میری جیب پر۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ پیسوں کی پروا نہ کرو، بل مجھے بھجوا دینا۔" روپ کمار نے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔

"یہ ناممکن ہے دادا۔ میرے خلوص اور محبت کی توہین مت کرو۔ یہ اشتہار میری طرف سے چھپے گا۔" دیپک نے تند لہجے میں کہا۔

"واہ دوست، واہ۔" روپ کمار نے بڑے جوش سے اس کی پیٹھ تھپکی۔ "اس وقت میرا جی چاہ رہا ہے کہ سندر کی پٹائی کر ڈالوں۔"

"وہ کیوں؟"

"بدبخت تم جیسے دوست پر شک کرتا ہے۔" روپ کمار کے لہجے میں برہمی تھی۔

دیپک مسکرا دیا۔ اسے محسوس ہوا کہ سندر بھی حمید جیسا ہو گا۔ غلام سارے ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔

"واپس پہنچتے ہی میں یہ اشتہار چھپنے کے لئے دے دوں گا۔" روپ کمار نے کہا۔

"نہیں، میں دوں گا۔" دیپک نے جلدی سے کہا۔ "میں کل صبح جاؤں گا۔ دیکھو دوست! میں اس معاملے میں بہت جذباتی ہوں۔ اس سلسلے میں بحث نہ کرنا مجھ سے۔"

"اچھا بابا، ٹھیک ہے، آؤ اب بار میں چلیں۔"

وہ بار میں پہنچ کر پینے میں مصروف ہو گئے۔ چند ہی لمحے بعد پہلی لڑکی نمودار ہوئی۔ اسے دیکھ کر کرنل مودی کی آنکھیں چمکنے لگیں، لڑکی بے حد حسین تھی۔

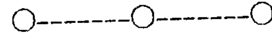
"یہ وہ اوشا ہے، جس کے بارے میں، میں نے تمہیں بتایا تھا۔" روپ کمار نے فخریہ

لہجے میں کہا پھر اس نے اوشا کا دیپک اور مودی سے تعارف کرایا۔

دوسری لڑکی مینا تھی‘ وہ آتے ہی کرنل مودی سے چپک گئی‘ مودی بھی ریشہ خطمی ہوا جا رہا تھا۔ تیسری لڑکی کو دیکھ کر دیپک حیران رہ گیا۔ وہ ڈولی تھی.......... کامنی کی سہیلی‘ جو حمید سے پینگیں بڑھا رہی تھی۔ اس وقت نیلے لباس میں وہ قیامت لگ رہی تھی‘ چلتی پھرتی قیامت۔

حیرانی کا وہ حملہ یک طرفہ نہیں تھا۔ ڈولی لبوں پر مسکراہٹ سجائے بار میں داخل ہوئی تھی لیکن دیپک پر نظر پڑتے ہی اس کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی۔ روپ کمار نے اسے بتایا کہ دیپک آ رہا ہے لیکن اس نے روپ کمار کی بات پر یقین نہیں کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ پروگرام دیپک اور کامنی کی شادی سے پہلے طے ہوا ہو گا اور اب دیپک نہیں آئے گا۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا لیکن وہ موجود تھا۔

دیپک کے جسم میں سنسنی سی دوڑنے لگی۔ وہ پہلی ملاقات کے بعد سے ہی ڈولی کی آرزو کر رہا تھا۔ اس مسرت آمیز سنسنی کی سرشاری میں اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ اسے دیکھ کر ڈولی کی آنکھوں میں نفرت اور برہمی جھلک اٹھی ہے۔



نو بجے تک وہ سب نشے میں چُور ہو گئے۔ بقدر مقدار اور بقدر ظرف روپ کے کے دہاڑ نما قہقہوں سے بار لرز رہا تھا۔ دیپک کا نشہ دہرا تھا۔ شراب اور پھر ڈولی کی قربت۔ وہ بدمست ہوا جا رہا تھا۔ وہ کچھ زیادہ بے تکلف ہوا تو ڈولی نے اسے ڈانٹ دیا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔" دیپک نے بےبسی سے کہا۔ "تم اتنی اچھی کیوں لگ رہی ہوں۔ آؤ عرشے پر چلیں۔"

"کسی اور سال یہ فرمائش کرنا۔" ڈولی نے سرد لہجے میں کہا۔

وہاں کسی کو کسی کا ہوش نہیں تھا۔ ہر شخص دوسرے میں گم تھا۔ خود سے اور باقی لوگوں سے یکسر بے خبر۔

"آؤ چلو نا میرے ساتھ‘ چہل قدمی کریں گے‘ مجھے تم سے کچھ باتیں بھی کرنا ہیں۔" دیپک نے اصرار کیا۔

"میں نے کہا نا‘ نو واک‘ نو ٹاک‘ نتھنگ۔ مجھ سے تم کوئی امید نہ رکھنا۔" ڈولی کے لہجے میں سختی تھی۔ "میں اپنی سہیلیوں کے شوہروں کے ساتھ بہت محتاط رہتی ہوں۔"

"یہ راگ کسی اور کو دینا۔" دیپک نے چڑ کر کہا۔

"چلو‘ یہی سہی۔ کم از کم اپنے دوست حمید کا ہی لحاظ کر لو۔"

"حمید‘ یہ حمید کہاں سے آ کودا؟"

"کیوں‘ وہ تمہارا دوست نہیں ہے؟"

"حمید کے ہوتے ہوئے دشمنوں کی ضرورت البتہ نہیں ہو سکتی۔ لڑکی! تم لونڈوں کے ساتھ گھومتی رہی ہو‘ اب ایک مرد بھی سہی۔"

"وہ مجھے اب تک ملا ہی نہیں۔" ڈولی نے نفرت انگیز لہجے میں کہا۔ دیپک کو اس کی نفرت کی شدت نے دہلا دیا۔ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ اس لڑکی کو حاصل کر کے رہے گا۔

اچانک مینا نے بھوک بھوک کا شور مچا دیا۔ سبھی تائید کرنے لگے۔ سندر پارٹی سپروائزر کا رول کر رہا تھا۔ اس نے اعلان کیا۔ "خواتین و حضرات! سینڈوچ حاضر ہیں۔"

"نہیں چلیں گے۔" مینا نے چیخ کر کہا۔ "میں کھانے کی بات کر رہی ہوں۔" اب کرنل مودی‘ روپ کمار‘ اور اوشا بھی‘ نہیں چلیں گے نہیں چلیں گے کا شور مچا رہے تھے۔

"اس کی ایک ہی صورت ہے۔" سندر نے بےبسی سے کہا۔ "کشتی میں بیٹھیں اور ساحل کی طرف چل دیں۔"

اس بار.......... ٹھیک ہے‘ ٹھیک ہے کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں سونے جا رہی ہوں‘ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" ڈولی نے کہا اور نیچے کیبن کی طرف چلی گئی۔

باقی تمام لوگ عرشے پر پہنچے۔ سبھی کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ دیپک اپنے منصوبے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جس کی کامیابی کا اب اسے کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کی توقع کے برعکس مودی اور روپ کمار میں گاڑھی چھن رہی تھی۔ اسے ان کو لڑوانے کی کوئی ترکیب کرنا تھی جو کچھ مشکل نہیں تھا لیکن اس وقت اس کے دماغ پر ڈولی کا بھوت

سوار تھا۔ اس کے علاوہ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

"آؤ دیپو!"

نیچے سے روپ کمار نے اسے پکارا تو اسے احساس ہوا کہ تمام لوگ کشتی میں اتر چکے ہیں اور عرشے پر وہ اکیلا کھڑا ہے۔ "تم لوگ جاؤ' میں یہیں رکوں گا' کہیں کوئی تمہارا جہاز چرا کر نہ لے جائے۔" اس نے کہا۔

"ہاں' یہ تو ہے۔" روپ کمار نے سنجیدگی سے کہا۔ "شکریہ دوست! ہم چلتے ہیں۔"

ہوا بے حد سرد تھی۔ دیپک کو تھرتھری چڑھنے لگی۔ وہ بار میں آیا اور اس نے اپنے لئے ایک جام بنایا۔ وہ بے مقصد اِدھر اُدھر گھومتا اور جام سے گھونٹ لیتا رہا۔ اس نے جام خالی کر کے ایک طرف پٹخا اور نچلے کیبنوں کی طرف چل دیا۔ اسے یقین تھا کہ ڈولی اس کی منتظر ہے۔ ظاہر ہے.......... یہ بات نہ ہوتی تو وہ رکتی کیوں۔

نیچے چھ کیبن تھے۔ پہلے پانچ کیبن خالی تھے' چھٹے کیبن کا دروازہ بند تھا۔ وہ زیر لب بڑبڑاتا اور دروازہ کھولنے کی ترکیبیں سوچتا رہا۔ اچانک اسے احساس ہوا کہ دروازہ پھسلنے والا ہے۔ بحری جہازوں میں ایمرجنسی کے خیال سے قفل والے دروازے استعمال نہیں کئے جاتے۔ اس نے دروازے کو دھکیلا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ چند لمحے وہ سوئی ہوئی اس قیامت کو دیکھتا رہا جو اس کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔ پھر وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے لرزتا ہوا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

دوسرے ہی لمحے جیسے قیامت آ گئی۔ ڈولی بری طرح ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔ اس کا گھٹنا دیپک کے جبڑے پر لگا۔ ڈولی کے ناخنوں نے اس کی گردن کو کان کے نیچے تک ادھیڑ کر رکھ دیا۔ وہ ویسے ہی نشے میں تھا۔ ڈولی کی جارحیت نے اسے اور دہلا دیا۔ "نکل جاؤ۔ نکل جاؤ یہاں سے۔" ڈولی حلق کے بل چیخ رہی تھی۔ "میں تمہیں جان سے مار دوں گی جانور۔"

دیپک گرتا پڑتا بہ مشکل کیبن سے نکلا۔ وہ کچھ ہی دور چلا تھا کہ کیبن کا دروازہ کھلا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا ڈولی دروازے پر کھڑی تھی۔ "یاد رکھنا دیپک پٹیل! تمہیں اس ذلالت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔" ڈولی نے چیخ کر کہا۔ "تمہیں اندازہ ہی نہیں کہ تمہیں اس کی کیا قیمت ادا کرنا پڑے گی۔"

"ڈولی' آئی ایم سوری میں نشے میں تھا ڈولی' مجھے معاف کر دو۔ بھگوان کی قسم' میں شرمندہ ہوں۔" دیپک نے گڑگڑا کر کہا۔

"تم صرف اپنی تباہی کا انتظار کرو۔"

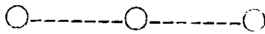
"نشے میں ہونے کے باوجود دیپک کو اندازہ ہو گیا کہ ڈولی مختلف لڑکی ہے۔ اس نے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا تھا اور واقعی اپنی تباہی کا سامان کر لیا تھا۔ "تم کیا چاہتی ہو مجھ سے؟"

"صرف دیکھتے رہو' میں تمہیں برباد کر کے رہوں گی۔"

دیپک کا ضبط جواب دے گیا۔ وہ پلٹا' تن کر کھڑا ہوا اور اس نے ڈولی کے چہرے پر نظریں جما دیں۔ "ٹھیک ہے لیکن اپنی تباہی کا بھی خیال رکھنا۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

ڈولی پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ وہ ذرا بھی خائف نہیں ہوئی۔ وہ بیلا نہیں تھی کہ خالی خولی دھمکیوں سے ڈر جاتی۔ "یہ گیدڑ بھبکیاں کسی اور کو دینا۔" اس نے کہا اور کیبن کا دروازہ بند کر لیا۔

دیپک اوپر چلا آیا۔ اس کے پیٹ میں گرہیں سی پڑ رہی تھیں۔ شدید تکلیف تھی۔ وہ السر کی تکلیف تھی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ بڑے غلط موقع پر ایک بڑے عذاب میں پھنس گیا ہے۔ ایوارڈ کے دن السر کی شکایت اور اس پر ڈولی کا عذاب۔ وہ اسے افروڈائٹ سمجھا تھا لیکن وہ جون آف آرک ثابت ہوئی تھی۔ وہ تین گھنٹے بار میں بیٹھا رہا۔ اب وہ السر کی وجہ سے شراب بھی نہیں پی سکتا تھا۔



دیپک نے ایک کیبن میں رکھے ہوئے آئینے میں اپنے عکس کو بہ غور دیکھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے نوچی کھسوٹی حالت میں دیکھا جائے۔ گردن پر چار کھرونچے بالکل واضح تھے اور ان سے خون رِس رہا تھا۔ اس نے کھرونچوں پر پاؤڈر کی تہ جما دی۔ تمام لوگوں کے واپس آنے کے کچھ دیر بعد وہ بار میں پہنچا۔ کچھ دیر بعد ڈولی بھی آ گئی۔ ڈولی کے چہرے کے تاثر نے دیپک کی پریشانی میں اضافہ ہی کر دیا۔

ڈولی سیدھی روپ کمار کی طرف چلی گئی۔ "سنو روپی" اس نے روپ کمار کو مخاطب کیا۔ "اس ذلیل شخص نے میرے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی۔"

اوشا نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں قہقہہ لگایا۔

"ہنسنے کی کیا بات ہے اس میں؟" ڈولی نے سخت لہجے میں کہا۔

"اب تم اتنی بچی بھی نہیں ہو۔" اوشا نے کہا۔

مینا نے ہنستے ہوئے کہا۔ "زیادتی کچھ اچھا لفظ نہیں' اس سے کچھ بچپنا جھلکتا ہے۔"

"تم لوگ بکواس مت کرو۔" ڈولی نے انہیں ڈانٹا پھر روپ کمار کی آستین کھینچتے ہوئے بولی۔ "یہ سچ ہے روپی۔' اس دیپک نے میرے کیبن میں مجھ پر حملہ کیا تھا۔"

"ٹھیک ہے' ٹھیک ہے۔" روپ کمار نے نفرت سے کہا۔ "اس نے آئندہ ایسا کیا تو میں اس کا منہ توڑ دوں گا۔"

"یہ جھوٹی اور مکار ہے۔" دیپک نے نفرت سے کہا۔ "اس نے خود مجھے بلایا تھا اور پھر اچانک مزاحمت شروع کردی.........." اس نے گالی دی۔

ڈولی مٹھیاں بھینچ کر دیپک پر جھپٹی۔ دیپک نے بڑی آسانی سے اسے دھکیل دیا۔ وہ نیچے گر گئی۔

"خبردار دیپک' تم اس بوٹ پر کسی لڑکی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے اور نہ گالیاں بک سکتے ہو۔ ایسا کرو گے تو مجھے تمہارا دماغ درست کرنا پڑے گا۔" روپ کمار نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں ساحل سے مدد منگوانا ہوگی۔"

"بھائیو! آدھی رات ہو چکی ہے' اب ہمیں آرام ...." کرنل مودی نے بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کی۔

"تم اپنی تجویز اپنے پاس رکھو۔" روپ کمار نے برہم لہجے میں کہا۔ "یہ دو ٹکے کا چھوکرا مجھ سے اس طرح بات نہیں.........."

"دیکھو دوست۔" اس بار مودی کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔ "اس سال کے من مورت ایوارڈ ونر سے تمہیں یوں بات نہیں کرنی چاہئے۔"

"او بھگوان۔" سندر خوفزدہ لہجے میں بولا۔

"یہ ایوارڈ ونر!" روپ کمار نے حیرت سے کہا۔ "پاگل ہو گئے ہو کیا؟ بے وقوف کہیں کے' یہ ایوارڈ میرا ہے۔ میں برسوں سے خود کو اس کا مستحق ثابت کر رہا ہوں۔"

"مزاحیہ اداکاری نہ کرو مجھے ہنسی آ جائے گی۔" کرنل مودی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم بھی ہے کہ سندر دیس کتنے لوگوں نے دیکھی تھی؟" روپ کمار نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

"بے شمار بدنصیبوں نے۔" کرنل مودی نے جواب دیا۔ "ان میں' میں بھی شامل تھا۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تمہارے لئے ایوارڈ جیتنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ فلم کیسی تھی۔ تم نے اس فلم میں بھارت کا جھنڈا لہرانے کے سوا کیا ہی کیا تھا۔"

روپ کمار نے مودی پر حملہ کر دیا۔ سندر نے چیخ کر اسے روکنے کی کوشش کی لیکن نشے اور غصے کے امتزاج نے غضب ڈھایا تھا۔ اس کے گھونسے نے کرنل کو حیران کر دیا لیکن وہ روپ کمار کے مقابلے میں بہتر کنڈیشن میں تھا۔ اس نے جھکائی دیتے ہوئے' پنچ کو کندھے پر لیا۔ اس کے باوجود وہ لڑکھڑا کر گرا۔ گھونسے کی پشت پر روپ کمار کے پورے جسم کی قوت تھی۔ مینا چیخنے لگی۔ اوشا اور ڈولی کیبن کی طرف جانے والے زینے میں جا دبکیں۔

کرنل مودی بہت تیزی سے سنبھلا۔ دیپک نے دیکھ لیا کہ مودی ٹھیک ٹھاک ہے۔ روپ کمار زیادہ نشے میں تھا۔ دیپک کو خدشہ ہوا کہ مار مار کر کرنل روپ کمار کا بھرکس نکال دے گا۔ روپ کمار ہاتھ لہراتے ہوئے خطرناک تیوروں کے ساتھ کرنل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کرنل نے چار پانچ جھکائیاں دیں اور روپ کمار کے پیٹ میں کرانٹے کا وار کیا۔ روپ کمار پیٹ پکڑ کر دہرا ہو گیا۔ سندر بار کے پیچھے سے بھاگا ہوا آیا اور دیپک کے کچھ سمجھنے سے پہلے اس نے عقب سے کرنل مودی کو بری طرح جکڑ لیا۔ اتنی دیر میں روپ کمار سنبھل چکا تھا۔ اس نے مودی کے جبڑے پر پوری قوت سے دایاں گھونسا مارا۔ وہ بہت زوردار گھونسا تھا۔ دیپک کو اندازہ ہو گیا کہ کرنل خطرے میں ہے۔ وہ تیزی سے سندر کی طرف لپکا۔ اس سے پہلے ہی کرنل' سندر کے پیٹ پر کہنیوں کی ضرب لگا چکا تھا۔ سندر لڑکھڑاتا پیچھے ہٹا۔ اسی وقت دیپک نے اس کے مسلسل تین چار ہاتھ رسید کر دیئے۔

سندر چکرا کر گر پڑا۔

روپ کمار نے کرنل مودی کے چہرے پر دو پنچ اور مارے۔ کرنل مودی ڈھیر ہو گیا۔

روپ کمار نے کنگ کانگ کی طرح اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور سمندر میں پھینک دیا۔ زبردست چھپاکا سنائی دیا اور پھر اوشا کی چیخ۔ دیپک نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ اس نے حفاظتی حلقہ تھاما اور تیزی سے چھلانگ لگا دی۔ کرنل کا صرف دایاں ہاتھ سے پانی سے اوپر تھا۔ دیپک نے اس کے سر کو پانی سے نکالنے کی کوشش کی۔ پانی دیپک کی توقع سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ اسے کپکپی چڑھنے لگی۔ دوسری طرف کرنل مودی پوری طرح ہوش میں نہیں تھا۔ دیپک کو احساس ہو گیا کہ بغیر مدد کے کام نہیں چلے گا۔ مدد نہ ملنے کی صورت میں یہ طے تھا کہ وہ اور کرنل دونوں ہی ڈوب جائیں گے۔

دیپک نے بہ مشکل کرنل کے سر کو حفاظتی حلقے میں سے گزارا۔ "ادھر' دیپک ادھر۔" اسے مینا کی پکار سنائی دی۔ اس نے دیکھا مینا چھوٹی کشتی کھول رہی تھی۔ نہ جانے کب وہ نیچے اتر آئی تھی۔ دیپک کو اس پر پیار آ گیا۔ اتنے انسانوں میں صرف اسی کو خیال آیا تھا کہ موت سے نبرد آزما دو انسانوں کو مدد کی ضرورت ہے۔ اوپر روپ کمار کا دہانہ گالیاں اگل رہا تھا۔ سندر اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ڈولی اور اوشا کا دور تک پتا نہیں تھا۔

دیپک بڑی مشکل سے کرنل کو گھسیٹ کر کشتی تک لایا اور مینا کی مدد سے کشتی میں منتقل کر دیا۔ کرنل بے ہوش تھا' اس کی حالت اچھی نہیں تھی۔ سانس رک رک کر آ رہا تھا۔

"او ذلیل انسان.......... نیچے آ کر ہماری مدد کر' یہ بے چارہ بہت زیادہ زخمی ہے۔" دیپک نے چیخ کر کہا۔

"اگر تم نے اس بوٹ کو لے جانے کی کوشش کی تو میں اپنی شاٹ گن لے آؤں گا' تم پاکستانی جاسوس ہو سب۔" روپ کمار دہاڑا۔

دیپک کو بوٹ کے سسٹم کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ جیسے تیسے اس نے بوٹ اسٹارٹ کی۔ شارٹ گن کے تصور ہی سے اس کا دم نکلنے لگا تھا۔ روپ کمار کو روکنے والا کوئی بھی تو نہیں تھا

○-------○-------○

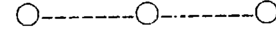
ساحلی اسپتال چھوٹا ضرور تھا لیکن وہاں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ ڈاکٹروں نے کرنل کی حالت کو تشویش ناک قرار دیا اور فوراً ہی اس پر کام شروع کر دیا۔ کرنل کے پیٹ میں خاصا پانی اتر چکا تھا۔ چوٹ اور ٹھنڈ کا اثر اس کے علاوہ تھا۔ نمونیہ یقینی تھا۔

کوسٹ گارڈ والے اسے پولیس کیس قرار دے رہے تھے اور پولیس کا کہنا تھا کہ سمندر ان کی حدود میں نہیں آتا۔ دیپک نے محسوس کیا کہ دونوں محکمے روپ کمار کی بوٹ اور اس قسم کے واقعات کے عادی ہیں اور روپ کمار کے خوف کی وجہ سے اغماض برت رہے ہیں۔ اس نے کرنل مودی کا مکمل تعارف کرایا۔ تمغے کے حوالے نے سب کچھ تبدیل کر دیا۔ دونوں محکموں کے کچھ افراد کوسٹ گارڈ کی ایک لانچ میں بیٹھ کر روپ کمار کو گرفتار کرنے کے لئے چلے گئے۔

ڈاکٹر نے انہیں مطلع کیا کہ کرنل کی تین پسلیاں ٹوٹی ہیں۔ جبڑے میں فریکچر ہے۔ تاہم اس کی زندگی اب خطرے میں نہیں ہے۔ "بل میں ادا کر دوں گا ڈاکٹر۔" دیپک نے کہا۔

روپ کمار گرفتار ہو گیا۔ وہ مزاحمت کے موڈ میں تھا لیکن جب اسے مطلع کیا گیا کہ اس نے جس شخص کو موت کے قریب پہنچا دیا ہے' وہ بھارت ماتا کا جیالا سپوت کرنل مودی ہے' جسے بہادری کا سب سے بڑا تمغہ ملا ہوا ہے تو بھارت ماتا کے جعلی سپوت نے ہتھیار ڈالنا مناسب سمجھا۔ وہ جسے پاکستانی جاسوس سمجھ رہا تھا' وہ بھارتی فوج کا اصلی کرنل تھا۔

دیپک نے اپنی جیب سے اشتہار کا پروف نکالا اور اسے سمندر برد کر دیا۔



دیپک گھر پہنچا تو بہت زیادہ نروس تھا۔ اس کے سر اور پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا۔ حمید کی صورت سے لگتا تھا کہ وہ بہت پریشان ہے۔ اوم ناتھ کچن میں کافی بنا رہا تھا۔ کامنی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ دیپک کے داخل ہوتے ہی ان سب نے اسے چونک کر دیکھا۔

حمید جلدی سے اس کی طرف لپکا اور اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔ "بہت برا ہوا دیپو.......... بہت برا۔"

"ہونے دو۔" دیپک نے بے پروائی سے کہا اور کامنی کی طرف بڑھا۔ "تم کہاں تھیں؟ تم نے میری کال کے جواب میں کال کیوں نہیں کیا؟"

"درشنا مجھے تمہاری کال کے بارے میں بتانا بھول گئی تھی۔"

"میں جمعے کی رات ڈریم لینڈ بھی گیا تھا۔"

"نہیں۔"

"بالکل گیا تھا اور تم وہاں نہیں تھیں۔ اس ذلیل پریم راج نے مجھ سے تمہارے بارے میں بہت ذلیل گفتگو کی تھی، تم کہاں تھیں آخر؟"

"میں .... میں یہاں واپس آ گئی تھی۔" کامنی نے سادگی سے کہا۔ "میرا مطلب ہے، اپنے بمبئی والے فلیٹ میں۔"

"اوہ!" دیپک نے حیرت سے کہا۔ یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

"پریم راج ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گیا تھا۔ ڈریم لینڈ والے فون پر بار بار ڈسٹرب کر رہا تھا۔ تنگ آ کر میں نے ریسیور ہی کریڈل سے ہٹا دیا۔ میں اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

"اور میں تمہاری طرف سے فکر مند تھا۔" کامنی نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میری پریشانی کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ سی ڈیئر کسی شخص کو صرف اس بنیاد پر پھانسی تو نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے۔" دیپک کے لہجے کی سچائی نے کام دکھا دیا۔ کامنی مسکرانے لگی۔

"خدا کے لئے، کچھ ادھر بھی۔" حمید نے فریاد کرنے والے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔" دیپک نے اسے ڈانٹ دیا۔

"نہیں ڈیئر، ضروری بات ہے، تمہیں سننی ہو گی۔" کامنی نے دیپک سے کہا۔

"یہاں بہت کچھ ہو گیا ہے اور بہت خراب۔"

"میں روپ کمار کے سلسلے میں کچھ نہیں کہوں گا۔" حمید نے طویل سانس لے کر کہا۔

"کہنے کی ضرورت بھی نہیں۔ اس مردود کو برسوں من مورت کی مورتی دیکھنا نصیب نہیں ہو گا۔"

"اور تمہیں بھی۔" حمید نے چیخ کر کہا۔

"کیا مطلب؟"

"تم خود کو روپ کمار کی طرح، رونی کی طرح، اورنگ زیب کی طرح مردہ سمجھو، ایوارڈ کے سلسلے میں بس بچا تو صرف پریم راج بچا۔" حمید نے کہا پھر چونک بولا۔ "کیا تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں؟"

اوم ناتھ کافی لے آیا۔

دیپک کا چہرہ فق ہو گیا۔ وہ غضب کی اداکاری کر رہا تھا۔ "تاش کے پتے؟" اس نے مردہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں، پرکاش کے پاس دوسری گڈی بھی تھی۔" حمید نے کہا۔ "اس نے باون پتے باون اہم آدمیوں کو بھیج دیئے۔"

دیپک شرمسار کامنی کی طرف بڑھا، جیسے زمین میں گڑا جا رہا ہو۔ "تت......... تو تمہیں بھی معلوم ہو گیا؟"

"ہاں ڈیئر اور اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" کامنی نے بڑی محبت سے کہا۔

"اب تم میری عزت کیسے کرو گی۔ میں تو اب ساری دنیا میں مذاق بن کر رہ گیا ہوں .... فحش مذاق۔"

"بس، چپ رہو۔ میں نے کہا تھا نا کہ ہم ماضی سے ہر ناتا توڑ کر آگے بڑھیں گے۔"

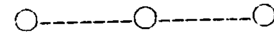
"تم.......... تم بہت اچھی ہو سی' حقیقت یہ ہے کہ میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔' تم بڑی نعمت ہو۔"

"کٹ.........." حمید نے چیخ کر کہا۔ "ڈائیلاگ بچار کھو تم' برے وقتوں کے لئے۔ میرے خیال میں ابھی تمہارے لئے ایوارڈ کے سلسلے میں ایک چانس اور ہے۔ ٹرائی تو بہرحال' کریں گے۔

"پیارے دوست۔" دیپک نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "سی' تم اور اوم ناتھ۔ تم سب مجھے جانے کس نیکی کے انعام میں ملے ہو۔ حالانکہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی کوئی نیکی کی ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے بغیر میں کیا کرتا۔ بھگوان کی قسم ....۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اسے احساس تھا کہ اس وقت وہ ان لوگوں کے دلوں میں اترا جا رہا ہے۔ "سی' میں ان پتوں کے سلسلے میں وضاحت.........."

"شٹ اپ۔" کامنی نے اسے بڑے پیار سے ڈانٹا۔ "حمید ساری وضاحت کر چکا ہے۔"

دیپک نے رومال سے اپنے آنسو پونچھے اور کافی کا گھونٹ لیا۔ کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ شاید آنسوؤں کی ملاوٹ کی وجہ سے۔



دیپک کو بہت کچھ معلوم نہیں تھا۔ پرکاش کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ (اس کے بتائے ہوئے پتے سے) وہ اب ضمانت کا منتظر تھا۔ اس نے گرفتاری سے پہلے وہ تمام پتے پوسٹ کر دیئے تھے۔ یہ معلومات دیپک کو حمید نے فراہم کی تھیں۔ "وہ گڈی کہاں ہے' جو میں جولیا سے لایا تھا؟" حمید نے پوچھا۔

"وہ تو میں نے جلا دی تھی۔"

خاموشی.......... سنگین خاموشی۔ "جلا دی؟"

"ہاں۔"

"کیوں؟ تم نے ایسا کیوں کیا؟"

دیپک اٹھ کھڑا ہوا۔ اب ڈرامے کی ضرورت تھی۔ اس نے چیخ کر کہا۔ "کیا

تمہارے خیال میں وہ باون پتے میں نے پوسٹ کیے ہیں؟"

حمید ڈہل گیا۔ کامنی نے بڑی نرمی سے دیپک کا ہاتھ پکڑا۔ "دیپک' ایسی باتیں مت کرو۔"

دیپک بیٹھ گیا۔ "تم نہیں سمجھ رہی ہو' سی۔" اس نے آہستہ کہا۔ "میرے دوست کا یہی خیال ہے۔" اس نے حمید کی طرف اشارہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ حمید جھوٹ نہیں بولے گا۔

کامنی نے حمید کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ حمید چند لمحے نظریں چراتا رہا پھر بولا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میرا یہی خیال تھا۔"

"ہیمی۔"

"آئی ایم سوری کامنی۔"

"ہیمی۔"

شرمندگی کے احساس میں بھیگا ہوا ہیمی' دیپک کو بہت اچھا لگا۔ کامنی کے لہجے میں سرزنش نے ہیمی کو شرمسار کر دیا تھا۔ دوسری طرف دیپک کو حیرت تھی کہ ہیمی کتنی کامیابی سے اس کا ذہن پڑھنے لگا ہے۔ اب بھی وقتی طور پر تو وہ دفاع میں چلا گیا تھا لیکن دیپک کو یقین تھا کہ جلد ہی وہ وجہ بھی سمجھ جائے گا۔ شاید اس وقت وہ اسی پر غور کر رہا تھا کہ دیپک نے وہ پتے خود کیوں پوسٹ کئے ہیں۔ اس سے دیپک کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

"او بھگوان" دیپک نے کراہ کر کہا۔

ہیمی کے خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ دیپک چاہتا بھی یہی تھا۔ "تو پرکاش نے وہ پتے پوسٹ کر دیئے۔ فلمی صنعت کے بڑوں' صحافیوں کو اور اکیڈمی کے ممبروں کو۔" حمید نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے' میں واقعی مر چکا ہوں' اب کوئی امکان نہیں رہا۔" دیپک نے سرد آہ بھر کے کہا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔

حمید افسردہ ہو گیا۔ اس نے کبھی دیپک کو اتنا شکست خوردہ اور دل گرفتہ نہیں دیکھا تھا۔ کامنی بڑے پیار سے اس کے بالوں کو سہلا رہی تھی۔

"سب کچھ ختم ہو گیا۔ سب کچھ۔" دیپک نے سر اٹھا کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں

آنسو تھے۔

"ایک چانس ہے اب بھی؟" حمید نے کھنکار کر گلا صاف کیا۔

"بھول جاؤ معجزوں کا دور بہت پہلے ختم ہو چکا۔"

"اس چانس کا معجزے سے کوئی تعلق نہیں' سیدھی سی حقیقت ہے۔" حمید نے کہا۔ "ہر شخص کو یہ گھٹیا پن بہت برا لگا ہے۔ اگر تم اس سلسلے میں وضاحت کر دو کہ جو کچھ ہوا' وہ تمہاری اس وقت کی مجبوری تھی تو بات بن سکتی ہے۔ کامیابی کی گارنٹی تو نہیں لیکن بات بن سکتی ہے۔ بس تمہیں سچ بولنا ہو گا تمہارے ساتھ کی گئی اس ذلالت پر لوگوں کا رد عمل مثبت ہے۔ وہ ایسے ہتھکنڈوں کے خلاف نفرت و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ تمہیں پریس کانفرنس میں کھل کر سب کچھ بتا دینا چاہئے۔"

"کیا بتا دوں' حقیقت ہے کیا۔ صرف اتنی کہ ان دنوں میں بھوکا ننگا تھا۔" دیپک نے جھنجھلا کر کہا۔

"یہ حقیقت بہت کافی ہے۔"

دیپک کے چہرے سے آہستہ آہستہ شکست خوردگی کا تاثر مٹنے لگا اور اس کی جگہ امید نے لے لی۔ "ہاں' ٹھیک کہتے ہو تم۔ سچ میں بڑی طاقت ہے۔"

چند لمحے خاموشی رہی۔ دیپک نے کامنی کی آنکھوں میں دیکھا۔ کامنی کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔ "کیوں اپنی اور توہین کراتے ہو۔ جو کچھ ہو چکا' وہ کم نہیں صرف ایوارڈ کے لئے؟" کامنی نے کہا۔

دیپک فوراً" ہی ڈرامائی فارم میں آ گیا۔ "حمید ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بات صرف میری نہیں' پوری فلم انڈسٹری کی ہے۔ میں سب کو سچ بولنا سکھاؤں گا۔ دکھاؤں گا کہ اخلاقی جرات کیا چیز ہوتی ہے۔ بات صرف میری عزت کی نہیں من مورت ایوارڈ کی عزت بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ یہ فن کی عزت کا سوال ہے کسی کو سر اٹھا کر کھڑا ہونا چاہئے' خواہ انجام صلیب ہی کیوں نہ ہو۔"

"اور اس طرح طاقت کا توازن تمہارے حق میں بھی ہو سکتا ہے۔" حمید نے کہا۔

"ناممکن۔"

"تم جانتے ہو کہ یہ ممکن ہے' اگر ایسا نہیں تو پھر مزید رسوائی مول لینے کی ضرورت

نہیں۔ خواہ مخواہ سچ کا ڈھنڈورا پیٹنے سے فائدہ' جب کہ سچ بھی برہنہ اور مکروہ ہے۔"

اس وقت بحث کرنا مناسب نہیں تھا۔ بات بگڑ سکتی تھی۔ "ٹھیک ہے دوست" دیپک نے کہا۔ "پریس کانفرنس کل پر رکھیں؟"

"وقت ضائع کرنا مناسب نہیں۔ میں آج رات پریس کانفرنس کا بندوبست کر رہا ہوں۔" اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ حمید نے ریسیور اٹھا۔ "پرکاش خبیث کا ہے۔" اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا!" دیپک نے حیرت سے کہا۔ یہ فون تو اس کے منصوبے میں شامل نہیں تھا۔ اس نے ریسیور لیا۔ دوسری طرف پرکاش ہی تھا۔

"ہیلو' سوئٹ پرنس' تم جیت گئے' میں ہار گیا۔" دوسری طرف سے پرکاش کی آواز سنائی دی۔

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"تم سے بات کرنا ہے۔" پرکاش نے کہا۔ "دونوں کا فائدہ اسی میں ہے۔"

"دھمکی دے رہے ہو؟"

"کیا بات کر رہے ہو پرنس' میرے پاس اب دھمکی کے لئے رکھا ہی کیا ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ تم مجھے بچا سکتے ہو اور اس میں تمہارا بھی بھلا ہو گا۔"

دیپک مشکوک تھا لیکن تجسس شک پر غالب آ گیا۔ "تم کہاں سے بول رہے ہو" اس نے پوچھا۔

"اندر نہیں ہوں۔ تیس ہزار کی ضمانت پر رہا ہوا ہوں اقدام قتل کا کیس بنایا ہے اس حرافہ نے۔ میرا خیال ہے' تمہارے مشورے پر.........."

"یہ درست ہے۔"

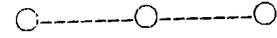
"تم اس کا بیان تبدیل بھی کرا سکتے ہو؟"

"یہ بھی درست ہے۔"

"بس تو مجھ سے تاج میں مل لو۔ میں راز داری کا خیال رکھوں گا۔ آدھے گھنٹے میں پہنچ جاؤ۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔"

"او کے۔" دیپک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"میں ابھی آتا ہوں۔ تم پریس کانفرنس کا بندوبست کرو۔ سی کو بتا دینا کہ میں ابھی آ رہا ہوں۔" دیپک نے حمید سے کہا۔ کامنی بیڈ روم میں چلی گئی تھی۔ دیپک، حمید کو بحث کا موقع دیئے بغیر نکل آیا۔



تاج کے بار میں تاریکی تھی۔ کم از کم باہر کے مقابلے میں تو اس نیم تاریکی کو تاریکی ہی کہا جا سکتا تھا۔ پرکاش ایک دور افتادہ کیبن میں اکیلا بیٹھا تھا۔ "کیا منگواؤں تمہارے لئے؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں، میں پینے پلانے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ کام کی بات کرو۔ میرے پاس وقت بہت کم ہے۔" دیپک نے سرد مہری سے کہا۔

"مجھے افسوس ہے۔ مجھے تمہارے خلاف نہیں جانا چاہئے تھا، مجھ سے غلطی ہوئی۔"

"اب تم عقل مندی کی باتیں کر رہے ہو۔"

"لیکن پرنس، تمہارا جواب نہیں۔ تم نے تاش کی گڈی ضائع کرنے کے بجائے اس سے کیا شاہکار کام لیا ہے۔" پرکاش نے ستائشی لہجے میں کہا۔ "حد کر دی تم نے۔"

"اور میرے پاس بلیک میل کا مکمل سیٹ اپ موجود ہے۔" دیپک نے فخریہ بتایا۔

"خیر، تو تم جولیا کو مجھ سے مصالحت پر مجبور کر سکتے ہو؟"

"جولیا کو کیا ملے گا؟" دیپک نے کہا۔ "تم نے اس کا بہت برا حشر کیا ہے۔ تم اسے دس ہزار نقد دو گے، سلمٰی کا چیک بھی اسی کا ہوا۔"

"مجھے یہی ڈر تھا کہ چیک تمہارے پاس ہے۔" پرکاش نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "گویا تم ہر اعتبار سے بہتر پوزیشن میں ہو۔ ٹھیک ہے لیکن چیک فوراً کیش کرا لو۔ سلمٰی ادائیگی رکوا بھی سکتی ہے۔"

"چیک تم کیش کراؤ گے۔ اس کے پیچھے دستخط بھی تم ہی کرو گے۔"

"او کے۔"

"ابھی کچھ دیر بعد میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہا ہوں۔ میں تمہارا اور سلمٰی پریم راج کا نام لوں گا اس میں تمہیں ہر بات کی تصدیق کرنا ہو گی۔ اپنے کئے پر شرمندگی

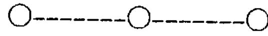
بھی ظاہر کرنا ہو گی۔"

"بہت تیز دوڑ رہے ہو پرنس۔" پرکاش نے سرد لہجے میں کہا۔ "یہ میری برداشت سے باہر ہے۔ یہی کیا کم ہے کہ میں دہلی والے اسکینڈل کا راز فاش نہیں کر رہا ہوں۔"

"جو کچھ میں کہوں گا، تم وہی کرو گے۔" دیپک کا لہجہ سخت تھا۔ "دہلی والا اسکینڈل .... ہونہہ کون یقین کرے گا تمہاری بات پر۔ ہر تان سلمٰی اور پریم راج پر آ کر ٹوٹے گی۔"

پرکاش چند لمحے سوچتا رہا پھر آہ بھر کے بولا۔ "ٹھیک ہے پرنس میں تمہاری ہدایات پر عمل کروں گا لیکن اچھے وقتوں میں مجھے یاد رکھنا۔"

وعدہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں تھا۔ چنانچہ دیپک نے وعدہ کر لیا۔ بار سے نکل کر وہ اسپتال کی طرف چل دیا۔ اب اسے جولیا کو صورت حال کے متعلق بتانا تھا اور اس سے چیک بھی لانا تھا۔



ہوٹل کا ڈائننگ ہال صحافیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا.......... "خواتین و حضرات۔" حمید نے اعلان کیا۔ "واضح رہے کہ شری دیپک پٹیل، روپ کمار والے واقعے پر کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اس پریس کانفرنس کا مقصد کچھ اور ہے۔ پہلے دیپک کی باتیں سن لیں پھر آپ سوال بھی کر سکتے ہیں، شری دیپک پٹیل۔"

دیپک نے سر جھٹکا۔ "اگر آپ کو میرے جسم پر کپڑے فاضل محسوس ہوں تو بچہ سمجھ کر معاف کر دیجئے۔" اس نے کہا۔ اس پر بڑے زور کا قہقہہ پڑا۔ "جی ہاں دوستو۔" دیپک نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔ "آپ وہ پتے یقیناً دیکھ چکے ہیں۔ پتوں پر میری ہی تصویر تھی۔ یہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے جب میں فلم انڈسٹری کے سمندر میں اپنی بقا کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ان پتوں سے مجھے اداکار بننے میں کچھ مدد ملی ہے۔ میں نے وہ تصویریں پبلسٹی کے لئے نہیں کھنچوائی تھیں۔ میں آپ کو سچی وجہ بتاؤں گا۔" دیپک کو احساس تھا کہ سینکڑوں نگاہیں اس کے چہرے پر جمی ہوئی ہیں۔ اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "میں نے وہ تصویریں اس لئے کھنچوائی تھیں کہ میں بھوکا مر رہا

تھا۔"

اس نے رد عمل دیکھا۔ ہر شخص کی آنکھوں سے بے یقینی جھانک رہی تھی۔ "آپ کہیں گے کہ بھوک سے کبھی کوئی نہیں مرا۔ یہ حقیقت ہے کہ آدمی بھوک سے مرتا بھی ہے اور نہیں بھی مرتا۔ درحقیقت بار بار مرتا ہے وہ۔ ان دنوں حمید بھی میرے ساتھ تھا۔ ہم بے کار تھے' جو کام مل جاتا تھا کر لیتے تھے۔ ہم نے ہوٹلوں میں برتن بھی دھوئے' بیراگیری بھی کی۔ دو دن کام چلتا تھا اور اس کے بعد پھر بھوک۔ چنانچہ ان دنوں میں گھٹیا رسالوں کے ٹائٹل پر بھی چھپا۔"

"کیا مطلب' دنیا میں کوئی اور کام ہی نہیں رہا تھا؟" ایک صحافی نے اعتراض کیا۔

"میں بتا رہا ہوں۔ ہم دونوں کھولی میں رہتے تھے۔ کھولی کا کرایہ دو ماہ سے ادا نہیں کیا گیا تھا۔ ہم دونوں نے دو دن سے کھانا نہیں کھایا تھا' صرف پانی پر گزارا کرتے رہے تھے اور اپنے پھٹے ہوئے جوتوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے تھے۔ یہ کہہ دینا بہت آسان ہے کہ کام کی کمی نہیں۔ عملی زندگی میں بیروزگاری بھگت کر دیکھئے تو پتا چلے۔ اس وقت ہماری جو ذہنی کیفیت تھی' اس میں لوگ قتل کرتے رہے ہیں' ایک روٹی کے لئے' چوری کرتے رہے ہیں' ڈاکے ڈالتے رہے ہیں' لیکن ہم نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ میں نے ان گھٹیا رسالوں کے سرورق کے لئے تصویریں کھنچوائیں۔ پچاس روپے ملتے تھے ایک تصویر کے۔ اس سے دو تین ماہ کام چلتا تھا۔ پھر وہی بھوک۔ بھوک سمجھتے ہیں آپ؟ پیٹ کا درد' جب خالی معدہ خود کو ہی کھانا شروع کر دیتا ہے۔ بھگوان اس درد سے دشمن کو بھی محفوظ رکھے......... ان لوگوں کو بھی' جنہوں نے میرے ساتھ یہ ذلیل حرکت کی ہے' آپ کو وہ پتے بھیج دیئے' میں انہیں بھی بھوک کی بد دعا نہیں دے سکتا۔"

فضا میں کشیدگی رچ گئی۔ وہ سب متوقع نگاہوں سے دیپک کو دیکھ رہے تھے۔ کچھ آگے کو جھک آئے تھے۔

"مجھے ان باون تصویروں کے دو سو روپے ملے تھے۔" دیپک نے کہا۔ "مجھے یقین دلایا گیا تھا کہ یہ گڈی ہندوستان میں استعمال نہیں کی جائے گی' بیرونی ممالک کے لئے ہے۔ بہرحال' حسن اتفاق سے وہ دو سو روپے خرچ ہونے سے پہلے ہی ایک عجیب بات ہوئی۔ ریش باپو اور ہدایت کار شنکر نے ان گھٹیا رسالوں کے سرورق پر میری تصویر دیکھی اور

مجھے پسند کر لیا۔ یوں میں فلموں میں آیا اور میرے دن پھر گئے۔ جیب بھاری ہوئی تو میں نے اور حمید نے ایک ایک اسٹال پر گھوم کر تاش کی وہ گڈیاں خریدیں اور تلف کر دیں۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم نے اپنی بھوک کا ہر کریہہ نشان مٹا دیا ہے۔ اب پتا چلا ہے کہ وہ ہماری خوش فہمی تھی۔ شاید......... شاید یہی ایک گڈی ہم نہیں خرید سکے تھے' تو یہ ہے صورت حال۔" اس نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔ "اور میں اس پر شرمندہ ہوں لیکن مجھ سے زیادہ شرم سار انہیں ہونا چاہئے' جنہوں نے تاش کی اس گڈی کو اس گھٹیا انداز میں استعمال کیا۔ آنے والا دن ان کے لئے مجھ سے زیادہ شرمناک اور بھیانک ہو گا۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ انہوں نے مجھے ایوارڈ سے محروم رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ نامزدگی کے فوراً" میرے خلاف مہم شروع کر دی گئی۔ میں ایوارڈ کے مقابلے سے دستبردار ہو گیا' تب بھی انہوں نے مجھے نہیں بخشا۔"

"وہ کون لوگ ہیں ان کے نام بتائیں؟" ایک صحافی نے چیخ کر کہا۔

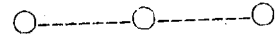
"میں یہاں آیا ہی اسی لئے ہوں۔ میں نام بتاؤں گا اور ثابت بھی کروں گا کہ یہ انہی کی حرکت ہے۔" دیپک نے کہا۔ ہال میں سناٹا چھا گیا۔ دیپک نے چیک نکال کر لہرایا۔ وہ سب اس کے قریب تر ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ "جمعے کی شام ایک عورت پر تشدد کی واردات ہوئی۔ اس عورت کا نام جولیا ہے۔ وہ ایکسٹرا سپلائر پرکاش مہرہ کی سیکرٹری تھی۔ پرکاش مہرہ ایکسٹراز فراہم کرنے کے علاوہ بھی بہت کچھ کرتا ہے۔ اس نے جولیا پر تشدد اس لئے کیا کہ وہ چیک مجھ تک پہنچانے کی کوشش کر رہی تھی۔" اس نے ڈرامائی انداز میں چیک لہرایا۔ "چیک کسی نے پرکاش مہرہ کو میری تباہی کے معاوضے کے طور پر دیا تھا۔ اس بے چاری نے من مورت ایوارڈ کی آبرو بچانے کے لئے اپنی ملازمت' حتیٰ کہ زندگی کی بھی پروا نہ کی۔ اس نے پرکاش کے آفس میں کیا دیکھا' کیا سنا......... یہ چیک اس کی علامت ہے۔ یہ مجھے مصلوب کرنے کا معاوضہ ہے......... دس ہزار روپے کا چیک۔ صرف اس لئے کہ انہیں خدشہ تھا کہ ایوارڈ کا مستحق میں قرار پاؤں گا۔ مس جولیا نے یہ چیک چرا لیا' مجھے دینے کے لئے......... اور پٹنے کے باوجود نہیں بتایا کہ اس نے چیک کہاں چھپایا ہے' اب آپ خود دیکھ لیں۔ اس چیک پر سلمیٰ پریم راج کے دستخط ہیں۔ یاد رہے کہ پریم راج بھی اسی فلم میں بہترین اداکار کے ایوارڈ کے لئے نامزد ہوا ہے' جس میں

میری پرفارمنس نامزدگی کا سبب بنی ہے۔"

وہ سب چیک پر ٹوٹے پڑ رہے تھے۔ چیک اصلی تھا۔ اس کی پشت پر پرکاش مہرہ کے دستخط تھے۔ دیپک نے چیک تہ کرکے جیب میں رکھ لیا۔

"اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟" ایک صحافی نے پوچھا۔

"جایئے، مس جولیا سے مل کر پوچھیے، پرکاش مہرہ سے، سلمیٰ پریم راج سے پوچھیے......" دیپک نے کہا اور ہال سے نکل گیا۔ حمید کی آنکھوں کی چمک نے اسے بتا دیا کہ شو کامیاب رہا ہے۔



"یار دیپو، تم غضب کے اوکار ہو۔" حمید نے باہر نکلتے ہی کہا۔

"صرف اس لئے کہ میں اداکاری کو پارٹ ٹائم نہیں، فل ٹائم جاب سمجھتا ہوں۔" دیپک نے جواب دیا۔

باہر نکل کر بھی اسے خاصی دیر لگی تھی۔ رپورٹر روپ کمار والے کیس کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔ ہمی نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ دیپک، روپ کمار کے سلسلے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔

"میں روپ کمار کے جیتنے کے امکانات اس طرح ختم نہیں کرنا چاہتا، جس طرح پریم راج نے مجھے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔" دیپک نے بظاہر تنگ آ کر کہا۔

"لیکن ہوا کیا تھا؟" ایک صحافی نے کہا۔

"شراب پی ہوئی تھی، بڑی ظالم شے ہے کمبخت۔"

"بے وقوف نہ بنائیں ہمیں۔"

"ٹھیک ہے، میں بتاتا ہوں۔ ہیرو دادا ڈینگیں مار رہا تھا کہ ایوارڈ اسی کا ہے، کرنل مودی کو اس سے اختلاف تھا۔"

"یعنی روپ کمار نے کرنل کو تقریباً" قتل کر دیا، صرف اتنی سی بات پر.........."

"میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔"

کار میں گھر کی طرف جاتے ہوئے حمید نے پوچھا۔ "کیا یہ سچ مچ بات اتنی سی ہی

تھی؟"

"ہاں۔ اور روپ کمار خوش قسمت ثابت ہوا، اگر سندر نے کرنل کو پیچھے سے نہ پکڑا ہوتا تو کرنل، روپ کمار کو یقیناً" مار ڈالتا۔"

"اور تم خوش قسمت ثابت ہوئے کہ زخمی کرنل ہوا۔" حمید نے الزام دینے والے لہجے میں پوچھا۔

"خوش قسمتی کی کیا بات ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ انجام یہی ہو گا۔ منفی اور مثبت کو یکجا کر دیا جائے تو دھماکا تو ہوتا ہی ہے۔"

"حالانکہ میں نے کہا تھا، یہ غیر ضروری ہے۔ روپ کمار سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ تمہیں پریم راج اور اورنگ زیب سے خطرہ تھا۔ اب بے چارہ پریم راج بھی گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کی بیوی نے اس کی بے خبری میں وہ حماقت کی ہو گی۔ مجھے وہ اتنا مکروہ آدمی نہیں معلوم ہوتا۔"

"ہاں، ممکن ہے۔ بہرحال، جو ہوا اسے بھول جاؤ، کھیل ختم ہو چکا۔"

وہ مطمئن تھا کہ اب صرف اورنگ زیب باقی ہے لیکن وہ اپنا گلا پہلے ہی کاٹ چکا تھا۔ اکیڈمی اور اس کے ممبروں پر تنقید کر کے اور دیپک کے حق میں رائے دے کر۔

حمید نے اسے گھر پر ڈراپ کیا اور صبح آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ دیپک نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ اوم ناتھ نے کھولا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟" دیپک نے پُرتشویش لہجے میں کہا اور بیڈ روم کی طرف جھپٹا۔ یقیناً" کامنی کو کچھ ہوا تھا۔ وہ بیڈ روم میں نہیں تھی۔ باتھ روم بھی خالی تھا۔ دیپک ہانپتا ہوا ڈرائنگ روم میں واپس آیا۔ "کامنی کہاں ہے؟" اس نے اوم ناتھ سے پوچھا۔

"چلی گئیں۔"

"کہاں؟"

"معلوم نہیں۔"

"کب آئے گی، بتا کر گئی ہے؟"

"کبھی نہیں آئیں گی صاحب جی۔" اوم ناتھ تقریباً" رو دیا۔

دیپک کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ "ہوا کیا آخر؟"

"بس صاحب جی' وہ یہیں بیٹھی تھیں۔ مس ڈولی کا فون آیا۔ میں نے ہی ریسیو کیا تھا' وہ دونوں کچھ دیر بات کرتی رہیں..........."

"او بھگوان........... وہ کلنکنی۔"

"پھر بیگم صاحب نے سامان پیک کیا' مجھ سے ہاتھ ملایا' میرا شکریہ ادا کیا اور کہنے لگیں کہ میں واپس نہیں آؤں گی۔ میں نے پوچھا........... آج رات؟ بولیں' نہیں کبھی نہیں میں نے پوچھا صاب بات کیا ہے کہنے لگیں کچھ نہیں اوم ناتھ' ہم ہی تمہارے صاب جی کے قابل نہیں تھے۔ ہار گئے ہیں۔ بس صاب جی پھر وہ چلی گئیں۔" اوم ناتھ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

دیپک کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی اور وہ باتھ روم کی طرف بھاگا۔

اس نے سنک میں الٹی کی تو اسے خون کے لوتھڑے بھی نظر آئے۔ اوم ناتھ اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔ "صاب جی! آپ فکر نہ کریں' وہ واپس آ جائیں گی۔" اس نے کہا پھر اس نے خون کے لوتھڑے دیکھے اور دہل گیا۔ "میں آپ کے لئے دودھ لاتا ہوں صاب' ڈاکٹر نے یہی کہا تھا نا؟"

دیپک نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اوم ناتھ کچن کی طرف چلا گیا۔ دیپک بیڈ روم میں آیا اور بستر پر ڈھیر ہو گیا۔ اوم ناتھ نے اسے دودھ لا کر دیا اور وہ غٹاغٹ پی گیا۔ ذرا حالت سنبھلی تو وہ گھر سے نکل آیا۔ کار کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔

چند منٹ بعد وہ کامنی کے فلیٹ کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ دروازہ درشنا نے کھولا۔ وہ سامان پیک کر رہی تھی۔ "کامنی کہاں ہے؟" دیپک نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔"

"یہ سامان تم کس پتے پر بھیجو گی؟"

"یہ تو میرا سامان ہے۔" درشنا نے جواب دیا۔ "کامنی نے مجھے صرف اتنا بتایا کہ فلیٹ خالی کرنا ہے۔ آپ مجھے بہت بے وقوف آدمی معلوم ہوتے ہیں۔"

"وہ تو میں یقیناً ہوں۔"

"تم نے حرکت کیا کی آخر؟"

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔"

"میں نہیں مانتی' وہ بہت اپ سیٹ تھی۔"

"تم مجھے اس کا پتا بتاؤ' ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔" دیپک نے خوفناک لہجے میں کہا۔

"یقین کرو' مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس نے مجھے فلیٹ خالی کرنے کی ہدایت کی اور چلی گئی' وہ بہت اداس تھی۔"

"کتنی دیر پہلے کی بات ہے؟"

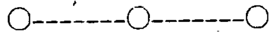
درشنا نے گھڑی دیکھی۔ "ڈیڑھ گھنٹا ہو گیا۔ وہ آئی اس نے اپنا سامان پیک کیا اور چلی گئی۔"

"آخر وہ کہاں جا سکتی ہے؟"

"دو ہی جگہیں ہیں' ڈریم لینڈ یا کلکتہ۔"

"تم ڈولی کو جانتی ہو؟" دیپک نے کہا۔ "مجھے اس کا فون نمبر چاہئے۔"

درشنا نے ایک کاغذ پر ڈولی کا فون نمبر لکھ کر دیپک کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے ڈولی کا پتا بھی لکھ دیا تھا۔

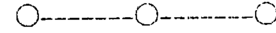


ڈولی بھی اپنے گھر پر موجود نہیں تھی۔ دیپک کو کہیں قریب ہی کامنی کی کار بھی دکھائی نہیں دی۔ اب دیپک پچھتا رہا تھا۔ اسے پہلے ہی سمجھ لینا چاہئے تھا۔ بیوی کی سہیلیوں کا وہ مصرف نہیں ہوتا جو اس نے سمجھا تھا اور پھر بیوی بھی کامنی جیسی لیکن ڈولی جیسی لڑکی کو بھی تو اس خلاقی پستی سے بچنے کا حق نہیں پہنچتا تھا۔

وہ گھر واپس آیا اور اس نے ڈریم لینڈ والا نمبر ملایا لیکن جواب نہ ملا۔ اسے یقین ہو گیا کہ کامنی اس کی زندگی سے نکل گئی ہے' ہمیشہ کے لئے۔ سوال یہ تھا کہ وہ کیا کرے۔ پولیس میں بیوی کی گمشدگی کی رپوٹ درج کرا کے خود تماشا بنائے۔ اخباروں میں سرخیاں لگیں گی........... مشہور اداکار اور من مورت ایوارڈ کے لئے نامزد فنکار دیپک پٹیل کی بیوی گھر سے فرار........... اور اس کے بعد کی سرخیاں........... دیپک کی بیوی گھر واپس

آنے کو تیار نہیں.......... شادی ناکام.......... بقول مسز دیپک کے اس علیحدگی کا سبب
.... اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اس رات اس کے لئے اذیتیں ہی اذیتیں تھیں اس پر تنہائی۔



وہ تیرہ مارچ کی صبح تھی۔ اوم ناتھ اور حمید نے دیپک کو دس بجے جگایا۔ اوم ناتھ نے اسے کافی کی پیالی دی۔ حمید اس کے سرہانے بیٹھا تھا۔

"وہ یقیناً" کلکتہ چلی گئی ہے۔" دیپک نے کہا۔ "اور میں اس کے پیچھے نہیں جا سکتا۔ اخبار والوں کو بھنک پڑ گئی تو میرا ایوارڈ......."

"لعنت بھیجو ایوارڈ پر۔" حمید نے تیز لہجے میں اس کی بات کاٹ دی۔ "مجھے کامنی کی فکر ہے۔"

"کچھ دنوں سے تم اس کی زیادہ ہی فکر کرنے لگے ہو۔" دیپک نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔

حمید اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا رہا۔ "کیوں نہ کروں۔ سوائے احمقوں کے ہر شخص کو اس کی پروا کرنا چاہئے۔ میں نے اتنی اچھی لڑکی کبھی نہیں دیکھی۔ میں اس کے جانے کی وجہ جاننا چاہتا ہوں۔"

دیپک نے سرد آہ بھری اور بستر پر ڈھے گیا۔ "دراصل روپ کمار کی بوٹ پر میں نے ڈولی پر دست درازی کی تھی' وہ بہت خفا ہوئی اور اس نے کامنی کو سب کچھ بتا دیا۔"

حمید کا چہرہ تمتما اٹھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہو گیا۔ "اب میں کیا کروں دوست؟" دیپک نے پوچھا۔

"کسی ماہر نفسیات کو دکھاؤ۔"

دیپک جھپٹ کر بستر سے اٹھا لیکن حمید سہمنے کے بجائے ڈٹ کر کھڑا ہو گیا۔ "یہ کیا بکواس ہے ہیمی؟"

"تم سب کو نشانہ بناتے رہے ہو۔ اب تمہیں پتا چلے گا کہ آدمی پر کیا گزرتی ہے۔"

حمید نے بے حد خراب لہجے میں کہا۔ "تم نے اپنے تین حریفوں کو تباہ کیا' تم نے دینش بابو کو اذیت دی۔ مجھے بھی نہیں چھوڑا تم نے۔ پھر تم نے اپنی پتنی کو بھی اذیت دی۔ اب اپنی خیر

ناؤ اور دیکھو' مجھ پر ہاتھ نہ اٹھانا۔ خدا کی قسم' میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ختم کر دوں گا۔
م جانتے تھے کہ ڈولی مجھے اچھی لگتی ہے۔"

"تو میں کیا کرتا' اس جہنمی بوٹ سے تمہیں فون کر کے دست درازی کی اجازت
لب کرتا اور یہ لڑکی کے معاملے میں تم حساس کب سے ہو گئے۔ تمہیں یاد ہے' ہم ہمیشہ
یئر کرتے رہے ہیں۔" دیپک نے تند لہجے۔

"ہاں' یاد ہے۔ صرف میں شیئر کرتا رہا ہوں' تم نہیں۔ ویسے تم نے مجھ سے پوچھ
ا ہوتا تو بڑی دشواری سے بچ گئے ہوتے۔ بات یہ ہے دوست کہ تم نے صرف اپنی بیوی
سے بے وفائی کی حماقت نہیں کی' تم نے غریب ہیمی کو بھی دھوکا دیا جو ازل سے تمہاری
امی کرتا آیا ہے۔ سب سے بڑی حماقت تم نے یہ کی کہ اس لڑکی پر ہاتھ ڈالا جو تم سے
رت کرتی ہے.......... شدید نفرت۔"

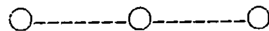
"کیوں' وہ گھٹیا لڑکی کیوں نفرت کرے گی مجھ سے؟"

"وہ گھٹیا لڑکی' جسے میں پسند کرتا ہوں' تمہاری بیوی کو دیوی سمجھتی ہے۔ اس کے
یال میں تم دنیا کے سب سے جعلی' سب سے جھوٹے آدمی ہو' یہ مجھے اب پتا چلا کہ اس کا
یال درست ہے۔ تمہارے ساتھ مشکل یہ ہے کہ تم عورتوں کو صرف دو درجوں میں
تسیم کرتے ہو۔ اچھی اور بری۔ حالانکہ انتہائی بری عورتوں میں بھی اخلاقی بلندی ہوتی ہے
ر بے حد اچھی عورتوں میں بھی گھٹیا پن ہوتا ہے۔ بات اصل میں خود اپنے آپ سے وفا
ر دیانت داری کی ہے لیکن تم یہ بات کہاں سمجھو گے۔"

دیپک کا جسم غصے سے لرزنے لگا۔ "میں بہت عرصہ سے تم سے پیچھا چھڑانے کی
رچ رہا ہوں۔ بہت عاجز آ گیا ہوں تم سے۔"

"فکر نہ کرو۔" حمید نے کہا۔

"میں پانچ منٹ پہلے ہی تمہاری ملازمت چھوڑ چکا ہوں۔ میری دعا ہے کہ ایوارڈ
ہیں مل جائے۔ اتنا کچھ کرنے کے بعد تم نے خود کو ایوارڈ کا مستحق ثابت کر دیا ہے۔"



باتھ روم سے نکلتے ہی دیپک نے کلکتہ اپنے ایک شناسا صحافی کو فون کیا۔ "مجھے

تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔" اس نے بلا تمہید کہا۔ "بات راز داری کی ہے۔ خبر ہے لیکن تمہیں اسے خفیہ رکھنا ہو گا۔"

"تم جانتے ہو کہ مجھ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔" اس کے صحافی دوست فیاض نے کہا۔

"جانتا ہوں' ورنہ فون ہی نہ کرتا پھر بھی احتیاطاً" تمہیں بتانا ضروری تھا۔ بات یہ ہے کہ میری بیوی مجھے چھوڑ گئی ہے' غلطی سراسر میری تھی۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ اسے منالوں۔ اس کا تعلق کلکتے سے ہے۔ اس کا باپ بہت بڑا صنعت کار ہے 'وبھاکر نام ہے' میری بیوی کا نام کامنی ہے۔ ممکن ہے' وہ اپنی خالہ کے گھر ہو۔ اس کی خالہ کا مجھے نام بھی نہیں معلوم۔"

"اوہ............ کامنی وبھاکر کو تو میں جانتا ہوں۔ اس نے دہلی میں شادی کی تھی۔ شادی کی رات............"

"ہاں وہی۔" دیپک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "اسے تلاش کرنا ہے' اخراجات کی فکر نہ کرنا' میں تمہارے فون کا انتظار کروں گا۔ گھر سے کہیں نہیں جاؤں گا میں۔" دیپک نے فیاض کو اپنا فون نمبر دیا اور پھر ریسیور رکھ دیا۔

اتنی دیر میں اوم ناتھ نے ناشتا لگا دیا لیکن اس کے انداز میں سرد مہری تھی۔ اس نے دیپک اور حمید کی گفتگو سن لی تھی۔ دیپک کو احساس ہو رہا تھا کہ اوم ناتھ بھی حمید کا ہمنوا ہے۔ دیپک نے ان دونوں پر لعنت بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ ناشتے کے دوران اخبار پڑھتا رہا۔ اخبار میں اس کے مطلب کا بہت کچھ تھا۔ بائیں طرف روپ کمار کی گرفتاری کی خبر چھپی تھی۔ ایک طرف روپ کمار کی' ہتھکڑیوں والی تصویر تھی۔ دوسری طرف کرنل مودی کی پرانی تصویر تھی۔ جس میں وہ وزیر اعظم سے تمغہ وصول کر رہا تھا۔

اس خبر کے نیچے' اس کی پریس کانفرنس کی تفصیل تھی۔ سلمیٰ پریم راج کے خلاف اس کے الزام کو الگ خبر کی حیثیت سے چھاپا گیا تھا۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا۔ پرکاش نے اعتراف کیا تھا کہ دیپک کی بے ہودہ تصویروں والے تاش کے پتے پوسٹ کرنے کا معاوضہ اسے سلمیٰ پریم راج نے دیا تھا۔ دوسری طرف سلمیٰ اور پریم راج نے تردید کی تھی۔ انہوں نے اعلان کیا تھا کہ وہ دیپک کے خلاف ہتک عزت کا کیس کر رہے ہیں۔ پچھلے صفحے پر جولیا پر حملے کی تفصیلی خبر شائع ہوئی تھی۔ چند اخبارات نے اپنے اداریوں میں نامزد

اداکاروں سے فیئر پلے کی درخواست کی تھی۔

اخبار پڑھنے کے بعد دیپک نے اوم ناتھ سے پوچھا کہ اس کی کوئی کال تو نہیں آئی۔

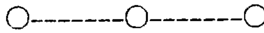
"آپ نے ریسیور نیچے ہی رکھوا دیئے تھے دونوں۔" اوم ناتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے' بیڈ روم والے فون کا ریسیور کریڈل پر رکھ دو لیکن ہر کال کے جواب میں رانگ نمبر کہہ کر رکھ دینا اور کال بیل کے جواب میں بھی دروازہ نہ کھولنا۔"

"بہتر صاب جی۔"

اس کے بعد دیپک اپنا آئندہ اشتہار لکھنے بیٹھ گیا جو جمعرات کے روز شائع ہونا تھا۔ اس روز بیلٹ پیپرز اکیڈمی کے ممبرز کے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اشتہار لکھنے میں خاصی دیر لگی۔ اشتہار لکھنے کے بعد اس نے کھانا کھایا پھر ہر اس جگہ فون کیا' جہاں کامنی کی موجودگی کا امکان تھا' لیکن کہیں سے کوئی جواب نہ ملا۔

وہ بھی تنہائی کی رات تھی۔ اس نے حمید سے معذرت کی غرض سے اسے فون کیا لیکن وہاں بھی کسی نے ریسیور نہیں اٹھایا۔ تھک ہار کر اس نے بیلا کو فون کر کے بلا لیا۔



اگلے روز وہ بہت مصروف تھا۔ جیب خالی ہو گئی تھی۔ ونود کو فون کر کے کچھ رقم منگوانا تھی۔ ڈاکٹر کے پاس بھی جانا تھا۔ کامنی کو بھی تلاش کرنا تھا' اگر حمید سچ مچ اسے چھوڑ گیا تھا تو اس کا متبادل بھی تلاش کرنا تھا پھر جولیا تھی' جس کے علاج کا بل اسے ادا کرنا تھا۔ یہی صورت حال کرنل مودی کی بھی تھی' جس کے پاس وہ جا بھی نہیں سکا تھا۔ وقت کم تھا اور کام زیادہ۔

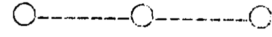
دیپک نے ڈاکٹر کو اپنی پیٹ کی تکلیف کے بارے میں بتایا۔ "اگر تمہیں زندہ رہنا ہے تو مے نوشی' تمباکو نوشی ترک کر دو۔ پریشانیوں اور عدم تحفظ کے احساس سے پیچھا چھڑا لو۔"

"مجھے عدم تحفظ کا احساس کیوں ہونے لگا۔" دیپک نے احتجاج کیا۔

"تمہیں اندازہ نہیں' یہ احساس ہر شخص کو ہوتا ہے۔ شہرت کی خواہش اس کی دلیل ہے۔ اس کے ذریعے آدمی خود کو لافانی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

انسان حوصلہ مند ہوتا تو اپنی بزدلی اور خوف کا اعتراف کر لیتا لیکن وہ اندر سے بزدل اور خوفزدہ ہے' اس لئے اس کے لئے بہادری کا مظاہرہ ضروری ہے۔ خوف آدمی کو کہیں نہ کہیں ضرور کاٹتا ہے۔ تمہارے کیس میں اس کا ہدف معدہ ہے۔ جمعے کو تمہارا ایکسرے اور تفصیلی معائنہ ہوگا۔ صبح نو بجے' دیر نہ کرنا اور ناشتا کئے بغیر آنا' اگر تم نہ آئے تو میں اگلے ماہ تمہارا آپریشن کروائے بغیر نہیں مانوں گا۔"

"میں پہنچ جاؤں گا۔" دیپک نے یقین دلایا۔ اندر ہی اندر وہ کھول رہا تھا کہ اس نے اپنی قسمت کی باگیں دوسروں کو سونپ دی ہیں۔ اب اسے دوسروں کے ہاتھوں میں کھیلنا ہے۔



"اب بینک میں صرف تیرہ ہزار روپے ہیں اور تمہیں انکم ٹیکس بھی ادا کرنا ہے۔" ونود نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "مقروض کتنے ہو' اس کا مجھے اندازہ نہیں۔"

"میرا خیال تھا............"

"تم ہمیشہ کہتے ہو۔ خرچ ہمیشہ ایسے کرتے ہو' جیسے تمہیں کل کا دن دیکھنا ہی نہیں۔ بھائی دیپک' بینک کا اکاؤنٹ صرف رقم نکالنے کے لئے نہیں ہوتا' کبھی کبھی رقم جمع بھی کرانا چاہئے۔"

"لیکن من مورت ایوارڈ ملنے کے بعد۔"

"درست ہے لیکن اگر تم محروم رہ............"

"یہ ناممکن ہے۔ ایوارڈ تو سمجھ لو میری جیب میں پڑا ہے۔" دیپک نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"چلو مان لیا لیکن کاؤنٹی والوں کی فلم قبول کرنے میں کیا حرج ہے۔ جو ونیش کی خواہش بھی تھی۔ تمہیں فوری رقم کی ضرورت ہے دوست۔"

"میں خطرہ مول لوں گا' انکم ٹیکس کی ادائیگی میں پہلے ہی تاخیر ہوتی رہی ہے۔"

"تم جانو' جو تمہاری مرضی۔"



دیپک' راجیش کے دفتر میں بیٹھا تھا۔ راجیش کے ساتھ ایک دبلا پتلا نوجوان بھی تھا' جس کا نام آکاش تھا۔ راجیش نے تصدیق کردی کہ حمید' دیپک کا ساتھ چھوڑ گیا ہے۔

"میرے خیال میں وہ اچھا پریس ایجنٹ تھا بھی نہیں۔ صرف تمہارے ہی ساتھ چل سکتا تھا' بہرحال' اب آکاش تمہارا پریس ایجنٹ اور سیکرٹری ہو گا۔" راجیش نے بتایا۔

"ایوارڈ کے سلسلے میں میری پوزیشن بہت اچھی ہے۔" دیپک نے بتایا۔

"یقیناً" دوسروں کی کوشش کے باوجود اچھی ہے۔ قسمت نے تمہارا ساتھ دیا ہے لیکن ہم تمہاری مہم کو بہتر اور منظم طور پر ہینڈل کر سکیں گے۔" راجیش نے کہا۔ "لیکن یہ سمجھ لو کہ اس ایوارڈ کے عوض ہم تم سے دس ہزار لے گے۔"

"اضافی............ طے شدہ کمیشن کے علاوہ!" دیپک نے حیرت سے کہا۔ "اور کوئی گارنٹی بھی نہیں؟" راجیش نے اثبات میں سرہلا دیا۔ "اب اپنے خوبصورت منصوبے کے بارے میں بھی بتاتے چلو۔"

"اب تمہاری طرف سے کوئی اشتہار شائع نہیں ہوگا۔ ہر اشتہار میری طرف سے اور ہر روز۔ ادائیگی ظاہر ہے' تم کرو گے۔"

"یعنی مزید بیس ہزار؟"

"ہاں' میں ووٹرز سے اپیل کروں گا کہ اداکار کے بجائے پرفارمنس کو ووٹ دیں' اسکینڈل پر فن کو ترجیح دیں۔ ہر اشتہار کے نیچے میرا نام ہوگا اور تم جانتے ہو کہ میرا نام

اہمیت رکھتا ہے۔"

"بس کرو' میری طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

"خراب تر بھی ہو سکتی ہے۔" راجیش نے کہا۔ "کچھ عجیب اتفاقات نے رونی' روپ کمار اور پریم راج کی پوزیشن ضرور خراب کر دی ہے لیکن تمہارے بارے میں بھی شکوک جنم لے رہے ہیں۔ تم کسی نہ طرح ہر اسکینڈل میں ملوث رہے ہو۔ تمہارے ہاتھ صاف نہیں ہیں مگر میں تمہاری پوزیشن صاف کر سکتا ہوں' اس کی کچھ تو قیمت ہو گی۔"

"لعنت بھیجو صفائی پر۔" دیپک نے غرا کر کہا۔ "حقیقت یہ ہے کہ اب میرے مقابلے میں راجا رہ گیا ہے.......... اورنگ زیب۔ اسے ایوارڈ کی پروا نہیں اور نہ اس نے مہم میں حصہ لیا ہے۔"

"لیکن وہ جس اسٹوڈیو کا حصے دار ہے' وہ اسے ایوارڈ دلوانا چاہتا ہے۔" راجیش نے تیز لہجے میں کہا۔ "'آگ' انہی لوگوں کی فلم ہے اور بہترین فلم کے لئے بھی منتخب ہوئی ہے' کچھ سمجھے؟ دیگر فلمیں اداکاروں کے ذاتی اداروں کی ہیں لیکن 'آگ' امپیرل اسٹوڈیو والوں کی فلم ہے۔ ان کے نزدیک ہر ایوارڈ اسٹوڈیو کی ساکھ کا مسئلہ ہے۔"

"تو وہ کیا کرلیں گے؟"

"اکیڈمی کے ممبروں میں متعلق اسٹوڈیوز سے مختلف بہت لوگ ہیں' وہ اسٹوڈیو کو ترجیح دیں گے کیونکہ یہ تمام اسٹوڈیوز کی ساکھ کا مسئلہ ہے اور وہ ممبرز اسٹوڈیو سے متعلق ہیں۔ تم یہ سیاست سمجھ ہی نہیں سکتے جب کہ میں اس سے لڑ بھی سکتا ہوں۔ میری پشت پناہی تمہارے لئے ضروری ہے ورنہ خود کو ختم سمجھو۔"

"تم جو جی چاہے' سمجھتے رہو' میں نے اشتہار تیار کر لیا ہے۔" دیپک نے اپنی جیب تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "میں یہ اشتہار خود شائع کرواؤں گا۔ لوگ اسٹوڈیوز کے چکر میں نہیں آئیں گے۔"

"وہ تمہارے چکر میں بھی نہیں آئیں گے دیپک پٹیل' تم بدبودار ہو اور ہر شخص کو یہ بدبو محسوس ہو رہی ہے۔" راجیش نے سرد لہجے میں کہا۔

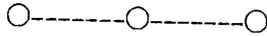
"اورنگ زیب نے اکیڈمی اور اس کے ممبرز کو برا بھلا کہہ کر خود کشی کر لی تھی۔"

"لیکن اس نے جو کچھ کہا' سچ تھا۔" راجیش نے زور دے کر کہا۔ "ممکن ہے'

اکیڈمی کے ممبرز کو اس تنقید کی ضرورت ہو۔ کم از کم اورنگ زیب سچا اور دیانت دار تو ہے' وہ بدبودار نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے راجیش میرا اور اپنا معاملہ ختم سمجھو۔"

"او کے دیپک' مجھے افسوس ہے' میرا خیال تھا' تم بڑے اسٹار ثابت ہونے والے ہو۔" راجیش نے بے پروائی سے کہا۔



جولیا اسپتال سے ڈسچارج ہو کر اپنے فلیٹ پہنچ گئی۔ تاہم وہ چلنے پھرنے کے قابل اب بھی نہیں تھی۔ دیپک کو اس کے لئے نرس کا کل وقتی بندوبست کرنا پڑا۔ اس کے بعد دیپک نے کرنل مودی کے اسپتال کا رخ کیا۔ پتا چلا کہ وہ بھی ڈسچارج ہو کر گھر جا چکا ہے۔ دیپک کو محسوس ہوا کہ کرنل سے اس کے تعلقات خطرے میں پڑ گئے ہیں۔

گھر پہنچ کر دیپک نے فیاض کو فون کیا۔ "کہو دوست' کامنی کا کچھ پتا چلا؟" دیپک نے بے تابی سے پوچھا۔

"تمہیں پہلی فرصت میں کلکتے آنا ہو گا' میں فون پر کچھ نہیں بتا سکتا۔"

دیپک خوفزدہ ہو گیا۔ "وہ خیریت سے تو ہے نا؟"

"ہاں لیکن تمہیں فوری طور پر کلکتے پہنچنا ہے' یہ ضروری ہے۔"

"او کے۔"

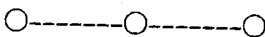
"فلائٹ کے متعلق بتا دینا۔ میں ایئر پورٹ پر تمہیں ریسیو کر لوں گا۔" دیپک ریسیور رکھ کر اوم ناتھ کی طرف مڑا۔ "میں نے اسے تلاش کر لیا لنگور۔" اس نے چہک کر کہا۔

"مجھے خوشی ہوئی صاب جی۔"

"پتا نہیں کیوں۔" دیپک نے آہستہ سے کہا۔ "لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"کیا بات ہے صاب جی؟" اوم ناتھ فکر مند ہو گیا۔

"یہی تو مجھے معلوم نہیں۔" دیپک نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔



فیاض اس کا منتظر تھا۔ وہ بے حد تھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے دیپک کو گلے لگا لیا۔ "کیسے ہو دوست؟"

"ٹھیک نہیں ہوں۔"

فیاض اسے باہر لے آیا۔ ٹیکسی روک کر اس نے ڈرائیور کو پرنس ہوٹل چلنے کی ہدایت دی۔ وہ دونوں عقبی نشست پر بیٹھ گئے۔

"اب مجھے بتاؤ نا کامنی کے بارے میں۔" دیپک نے بے تابی سے کہا۔

"جلدی کیا ہے' بتادوں گا' فی الوقت مناسب نہیں ہے۔"

"اوہ۔ تو معاملہ سنگین ہے؟"

"یہی سمجھ لو۔"

"کیوں؟ کہاں ملی وہ؟ کسی قحبہ خانے میں؟"

فیاض نے بڑی بدمزگی سے اسے دیکھا۔ "ایسا مت سوچو' تمہاری بیوی ایسی تو نہیں ہے۔"

"میں جانتا ہوں' وہ ایسی نہیں لیکن وہ مجھ سے خفا ہے۔ وہ نفسیاتی مریض بھی ہے' کچھ ماضی کا چکر ہے' وہ بات بات پر خود کو سزا دینے پر تل جاتی ہے۔ اس طرح وہ خود کو ہی نہیں' مجھے بھی سزا دے سکتی ہے۔ اس لحاظ سے اس سے یہ بھی بعید نہیں' وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔"

"میرا خیال تھا' تمہیں اس سے محبت ہے۔"

"اس میں کوئی شک نہیں' میری باتوں پر نہ جاؤ' قصور میرا تھا' میں خوفزدہ ہوں' میں نے خطا کی ہے اور وہ مجھ سے انتقام بھی لے سکتی ہے۔"

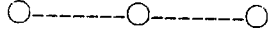
"اوکے' تو سنو! وہ اپنی خالہ کے پاس نہیں گئی۔ ہوٹل پرنس میں مقیم ہے وہ۔" فیاض نے دیپک سے نظریں ملائے بغیر کہا۔

"تمہارا............ تمہارا مطلب ہے' وہ تنہا نہیں ہے؟" دیپک نے لرزیدہ آواز میں پوچھا۔ "کس کے ساتھ رہ رہی ہے وہ؟"

"نام تو مجھے معلوم نہیں' بہرحال' مجھے یقین ہے کہ وہ بھی اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ زیادہ وقت تمہاری بیوی کے ساتھ گزارتا ہے۔"

"ان کا انداز؟ میرا مطلب ہے' ممکن ہے' وہ پرانے دوست ہوں!"

"انداز سے تو ایسا لگتا ہے' جیسے زندگی میں پہلی بار محبت سے آشنا ہوئے ہوں۔"



دیپک نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ساڑھے بارہ بجے تھے۔ وہ استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ "میرا نام دیپک پٹیل ہے' میری بیوی یہاں مقیم ہے؟" اس نے کلرک سے کہا۔

"جی ہاں۔" کلرک نے جواب دیا۔ "کمرا نمبر ۱۱۳۔"

"چابی دے دو مجھے' میں اس کی نیند خراب کرنا نہیں چاہتا۔"

خاصی ہچکچاہٹ کے بعد کلرک نے ڈپلی کیٹ چابی دی۔ دیپک سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کامنی کا کمرا پہلی منزل پر تھا۔ ۱۱۳ نمبر کمرے کے دروازے پر وہ ٹھٹکا۔ پہلے اس نے دستک دینے کے متعلق سوچا لیکن پھر چابی استعمال کر کے بڑی آہستگی سے دروازے کو دھکیلا۔ اندر تاریکی تھی۔ اس نے بڑی نرمی سے دروازہ بند کیا اور لائٹ آن کر دی۔

لیکن وہ نہ بستر میں تھے اور نہ قابل اعتراض حالت میں۔ وہ دونوں تو کمرے کی کھلی کھڑکی سے چودھویں کے چاند کو بچوں کی طرح تک رہے تھے۔ وہ آہٹ سن کر چونکے۔ دونوں نے ایک ساتھ پلٹ کر دیکھا' تب دیپک کو اندازہ ہوا کہ کامنی کے ساتھ کھڑا ہوا مرد اس کا بہترین دوست حمید ہے............ ہمی۔

"ہیلو دیپک۔" کامنی نے نرم لہجے میں کہا۔ "مجھے افسوس ہے کہ یہ سب کچھ تمہارے لئے بے حد مایوس کن ثابت ہوا ہو گا۔ پہلے سے فون کر دیتے تو ہم تمہارے شایان شان کوئی قابل اعتراض منظر پیش کرتے۔ اب اس سے پہلے کہ میں استقبالیہ کلرک کو فون کروں' اس کمرے سے نکل جاؤ۔"

دیپک نے حمید کو خونخوار نگاہوں سے دیکھا لیکن حمید بھی پلکیں جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھ آیا۔

"ذلیل............" دیپک نے اسے گالیاں سنا ڈالیں۔ "پشت سے وار کیا ہے تو نے۔" اس نے بڑی نفرت سے کہا۔

"دیپک!! احمقانہ اور گھٹیا باتیں مت کرو۔" کامنی نے اسے ٹوکا۔

"تم ادا فروش عورتوں سے بھی بدتر ہو۔" دیپک نے کہا اور مغلظات بکنے لگا پھر وہ کامنی کی طرف لپکا لیکن حمید درمیان میں آ گیا۔ دیپک کا ہاتھ اٹھا ہی تھا کہ حمید کا گھونسا اس کے جبڑے پر پڑا۔ وہ چیخ مار کر الٹا اور پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا۔

کچھ دیر بعد اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بستر پر دراز تھا۔ حمید کمرے میں موجود نہیں تھا البتہ کامنی کچھ دور کھڑی تھی۔ اس کا جبڑا دکھ رہا تھا اور پیٹ میں بھی تکلیف ہو رہی تھی۔ اسے کمزوری کا احساس ہونے لگا۔ حمید کے صرف ایک گھونسے نے اسے زمین چٹا دی تھی حالانکہ وہ حمید کو مار مار کر اس کا بھرکس نکال سکتا تھا۔ ایک بار ایسا ہو بھی چکا تھا۔

"کیوں سی؟ تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" اس کے لہجے میں بے بسی تھی' شکست خوردگی تھی۔

"وجہ تم جانتے ہو۔" کامنی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ "تم نے ڈولی پر ہاتھ............"

"میں نے کچھ نہیں کیا' یقین کرو کہ میں نشے میں تھا۔"

"یقین رکھو' میرے اور حمید کے درمیان بھی کچھ نہیں ہوا۔"

"جھوٹ بول رہی ہو تم' تمہارے جاتے ہی وہ ذلیل میرا ساتھ چھوڑ گیا۔"

کامنی نے بڑھ کر ڈریسر کی دراز سے تاش کی گڈی کا ایک بکس نکالا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔ "تم نے مجھ سے کہا تھا کہ ہمیشہ مجھ سے محبت کرو گے۔ اب پتا چلا کہ ہمیشہ تو مختصر ترین عرصے کو کہتے ہیں۔" کامنی نے نرم لہجے میں کہا۔ "یا شاید تمہیں اپنی باتیں یاد نہیں رہتیں' شاید تمہارے نزدیک وہ مکالمے ہوتے ہیں۔ زندگی تمہارے نزدیک ایک اسکرین پلے ہے۔ تمہارے خیال میں لوگ بھی وہی کچھ محسوس کرتے ہیں' جس کا مشورہ انہیں مصنف اور ہدایت کار دیتا ہے۔ تم دہری شخصیت والے شکاری ہو۔ ہم رنگ زمیں دام بچھاتے ہو............ اور اپنا دام تم خود ہی ہو۔ شکار کی پسند کا پیکر اختیار کر لیتے ہو۔ تمہاری بدقسمتی یہ ہے کہ ڈولی شکار ہونا ہی نہیں چاہتی تھی ورنہ کوئی گڑبڑ نہ ہوتی............ نہیں دیپک' مجھے کہنے دو کیونکہ یہ اس فلم کا آخری سین ہے۔ میں تمہیں زیادہ نہیں جانتی۔ جتنا تم نے چاہا صرف اتنا ہی جان سکی میں تمہیں لیکن جب میں تم سے ملی' ان دنوں میں تم سے بیک وقت محبت اور نفرت کرتی تھی۔ مجھے وجدانی طور پر علم تھا کہ تم کیا ہو'

کیسے ہو' میری نفرت کا سبب یہی تھا لیکن میں اپنی محبت سے ہار گئی۔ اور سنو دیپک! مجھے علم ہے کہ تم نے تاش کی گڈی نہیں جلائی تھی' تم نے وہ پتے خود پوسٹ کئے تھے۔"

دیپک نے باکس کھول کر دیکھا۔ اس میں اسی گڈی کے دونوں جوکر موجود تھے' جس کے باون پتے اس نے مختلف لوگوں کو پوسٹ کئے تھے۔ وہ حیران رہ گیا۔ کتنی بڑی حماقت تھی۔ اس نے وہ دونوں جوکر پوسٹ نہیں کئے' شاید اس لئے کہ ان میں ایک حمید کے نام تھا اور دوسرا کامنی کے نام' اور وہ حق داروں تک پہنچ گئے تھے۔

"سی' بھگوان کے لئے............"

"بھگوان کے لئے نہیں' دیپک پٹیل کے لئے کہو۔" کامنی کا لہجہ تلخ ہو گیا۔ "تم آپ اپنے بھگوان ہو۔ تم نے آپ اپنی دنیا تخلیق کی ہے۔ وہ خوفناک اور بھیانک دنیا ہے لیکن تاثر اچھا چھوڑتی ہے۔ دور سے خوشنما لگتی ہے' وہ لوگوں کو راستہ دکھاتی ہے' رہنمائی کرتی ہے ان کی۔ کم از کم تمہاری دنیا نے مجھے اور حمید کو راستہ دکھایا ہے' ہمیں اپنی طاقت کا احساس دلایا۔"

"سی' ہم پلٹ کر نہیں دیکھیں گے............ قدم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔" دیپک گڑگڑانے لگا۔

"یہ درست ہے' میں ماضی کو بھلا چکی ہوں۔ اور تم............ تم ماضی ہو۔"

"مجھے ایک موقع دے کر دیکھو۔"

"آدمی کبھی موقع ملنے کا محتاج نہیں ہوتا' وہ موقع خود پیدا کرتا ہے۔" کامنی نے حمید کے بارے میں کہی ہوئی دیپک کی بات اس کو لوٹا دی۔ "دیپک' اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔"

"تم جانتی ہو کہ طلاق نہیں لے سکتیں۔"

"یہ تمہاری بھول ہے۔ میں حمید سے شادی کے لئے اسلام قبول کر لوں گی۔ تمہارے اور میرے پھیرے خود بخود غیر موثر ہو جائیں گے۔"

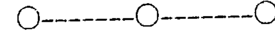
"اور میرا ایوارڈ............"

"میں اسی انتظار میں ہوں۔ میں تمہارے ایوارڈ کے امکانات ختم نہیں کرنا چاہتی۔ بس اب تم چلے جاؤ۔ میں آئندہ تمہاری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔"

"اوکے' مجھے کوئی پروا نہیں' تم محض ایک عورت ہو اور دنیا میں اس مخلوق کی کمی نہیں' میں جا رہا ہوں۔"

"گڈ لک۔" کامنی نے کہا۔

وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



دیپک گھر پہنچا تو اس کا برا حال تھا۔ گزشتہ چھتیس گھنٹے اس نے ایک قحبہ خانے میں گزارے تھے۔ اس عرصے میں اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ صرف شراب اور سگریٹ پر گزارا کیا تھا۔

"بیگم صاب مل گئیں صاب جی؟" اوم ناتھ نے پوچھا۔

"مل بھی گئی اور میں اسے بھول بھی گیا' تم بھی بھول جاؤ اداس ہونے کی ضرورت نہیں۔ بوتل کھولو اور جام بناؤ اب ہم آزاد ہیں۔"

"بھگوان۔" اوم ناتھ نے سرگوشی میں کہا اور وہاں سے کھسک لیا۔

دیپک اخبار پڑھتا رہا۔ سلمیٰ اور پریم راج اس پر کیس کرنے والے تھے۔ بھگوان! یہ کیا؟ کرنل مودی نے روپ کمار سے مصالحت کر لی۔ غلطیاں سبھی سے ہوتی ہیں۔ کرنل نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ غلطی صرف روپ کمار کی نہیں' میری بھی تھی۔ لہٰذا ہمیں اپنی غلطیوں کو بھول جانا چاہئے' لیکن دیپک کو کوئی پروا نہیں تھی۔ روپ کمار کو جو نقصان پہنچنا تھا' پہنچ چکا تھا۔

دیپک کو یاد تھا کہ آج ایوارڈ کے بیلٹ پیپرز پوسٹ کیے جائیں گے۔ وہ پیتا رہا اور اوم ناتھ اس کی حالت دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہا۔ دیپک کے چہرے کی سپیدی سے اسے تشویش ہو رہی تھی۔

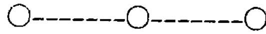
"دفع ہو جا یہاں سے۔" دیپک نے اسے ڈانٹ دیا پھر اس نے اخبار کا وہ صفحہ کھولا جس میں اس کا آخری اشتہار چھپا تھا۔ وہ اس کی ایوارڈ کے سلسلے میں خفیہ مہم کا اختتامیہ تھا۔

اراکین من مندر آرٹس اکیڈمی!

آپ کو آخری بار زحمت دے رہا ہوں' معذرت کے ساتھ۔ التجا ہے کہ بہترین آدمی کے بجائے بہترین پرفارمنس دینے والے فنکار کو ووٹ دیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی نے نشے میں آپ کو برا بھلا کہا ہے........... یا کسی کو نیچا دکھانے کی کوشش کی ہے........... یا دوسروں کو اسکینڈل میں ملوث کیا ہے۔ میری تاش کی گڈی والی مجبور حماقت کو بھی بھول جائیے۔ بات فن کی ہے تو اسے انسانیت کی نہیں' فن کی کسوٹی پر پرکھیے' بہت اچھے انسان کے لئے بہت اچھا فنکار ہونا ضروری ہے نہ بہت اچھے فنکار کے لئے بہت اچھا انسان ہونا۔ آپ کے ووٹ کی حق دار صرف پرفارمنس ہونی چاہئے۔

خلوص کیش' دیپک پٹیل (اداکار)

وہ اپنی تحریر پڑھ کر حیران ہوتا رہا۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اتنا اچھا لکھ سکتا ہے۔ اچانک اسے کھانسی آئی۔ وہ اشتہار پر خون دیکھ کر دہل گیا۔ کھانسی کا ایک اور جھٹکا۔ اخبار سرخ ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ کرسی سے ڈھے گیا۔ اوم ناتھ چیختا ہوا اسے سنبھالنے کے لئے لپکا۔



من مندر آڈیٹوریم روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ دیپک بارھویں قطار میں بیٹھا تھا' اسٹیج سے بہت قریب۔ اس کے ساتھ اندرا تھی' جو بہترین معاون اداکارہ کے ایوارڈ کے لئے نامزد کی گئی تھی۔ تقریب ٹھیک ساڑھے چھ بجے شروع ہوئی تھی۔

دیپک پہلے کے مقابلے میں بھاری ہو گیا تھا۔ اسپتال سے واپسی کے بعد اس کے وزن میں سات پونڈ کا اضافہ ہوا تھا۔ السر کے آپریشن کے بعد کا ایک مہینہ اس نے بڑی احتیاط سے بسر کیا تھا۔ اس دوران اس نے نہ سگریٹ پیا تھا اور نہ شراب۔ اس رات بھی اس کی جیب میں بوتل موجود تھی لیکن اس میں شراب نہیں بلکہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دودھ تھا۔ ابتدا میں تکنیکی نوعیت کے ایوارڈ دیئے گئے۔ وہ بور ہوتا رہا۔ بات صرف بوریت کی نہیں' اعصابی کشیدگی کی بھی تھی' جو اس کے لئے بہرحال مضر تھی۔ اس نے بوتل نکالی اور دودھ کے چند گھونٹ پی کر خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ ایوارڈ کی تقسیم کا سلسلہ آہستہ آہستہ اہم نوعیت کے ایوارڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

بات مصنف تک پہنچ گئی۔ بہترین مصنف کا ایوارڈ پریم راج کی فلم فرشتہ کو ملا پھر بہترین ہدایت کار کا ایوارڈ بھی فرشتہ کے ہدایتکار سلیم کو ملا۔ دیپک کا دل دھڑکنے لگا۔ فرشتہ کے لئے نامزد ہونے والے خوش قسمت ثابت ہو رہے تھے۔ بس دشواری یہ تھی کہ فرشتہ سے بہترین اداکاری کے لئے دو اداکار نامزد ہوئے تھے۔ دیپک خود اور پریم راج۔ اس وقت تک فلم کو پانچ ایوارڈ مل چکے تھے۔

اب بہترین معاون اداکارہ کے ایوارڈ کا مرحلہ تھا۔ اندرا بے چینی سے پہلو بدل رہی تھی۔ اس ایوارڈ کے لئے فرشتہ سے نامزدگی نہیں تھی' اس لئے دیپک بے فکر ہو گیا۔

اسے کامنی کا خیال آگیا۔ کامنی نے وعدہ نبایا تھا۔ اس نے آج مذہب تبدیل کیا تھا اور آج ہی شادی کی تھی۔ تقسیم ایوارڈ کے دن تاکہ اس کی ایوارڈ مہم متاثر نہ ہو۔ دیپک کو معلوم تھا کہ اگلے روز کے اخبارات میں خبر چھپے گی اور اس کے بعد اسے وضاحتیں کرنا پڑیں گی۔

پریم راج نے مایوس ہو کر اس کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ واپس لے لیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی پریم راج نے سلمٰی کو طلاق دے دی تھی۔

تالیوں کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ بہترین معاون اداکارہ کے لئے اندرا کا نام پکارا گیا تھا۔ فلم تھی جوگن۔ اندرا بہت خوش تھی۔ وہ ایوارڈ لے کر واپس نہیں آئی۔ شاید مبارک باد دینے والوں کے ہجوم میں گھر گئی تھی۔ دیپک خوش ہو گیا۔ یہ اچھا شگون تھا۔ وہ جس کے ساتھ بیٹھا تھا' اسے ایوارڈ مل گیا تھا.......... گویا.......... گویا..........

بہترین معاون اداکار کا ایوارڈ سندر دیس میں اکبر خان کو ملا۔ سندر دیس' روپ کمار کی فلم تھی اور یہ اسے پہلا ایوارڈ ملا تھا۔

بہترین اداکارہ کے ایوارڈ نے دیپک کو ہلا کر رکھ دیا۔ ششی کلا کو ایوارڈ ملنا حیرت انگیز تھا۔ اس نے بہت اچھی اداکاری کی تھی لیکن بنگال کی وہ فلم بری طرح فلاپ ہوئی تھی۔ اس ایوارڈ نے ثابت کر دیا تھا کہ اس بار اکیڈمی کے ممبروں نے صرف پرفارمنس کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ ششی کلا نو آموز بلکہ گمنام اداکارہ تھی۔

اب دیپک کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگیں۔ جسم میں سنسنی سی دوڑ رہی تھی۔ وہ اپنی قوتیں مجتمع کر رہا تھا۔ آڈیٹوریم میں خاموشی چھا گئی۔ بہترین اداکار کو ایوارڈ دینے کے لئے نریش کمار اور سرلا دیوی کو سٹیج پر بلایا گیا تھا۔ لوگوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا

تھا۔

دیپک ایک لمحے کے لئے فکر مند ہوا۔ اس خدشہ تھا کہ سرلادیوی اسے مورتی دیتے وقت کوئی نہ کوئی بے ہودہ بات ضرور کہے گی' لیکن پھر اسے خیال آیا کہ سرلادیوی کے نزدیک من مورت ایوارڈ بدبختی کی علامت ہے۔ اس لحاظ سے وہ اسے ایوارڈ ملنے پر خوش ہو گی۔ وہ کہے گا۔ سرلاجی' شکریہ بھگوان آپ کو سُکھی رکھے۔ آپ ہی نے مجھے سب کچھ سکھایا ہے' ورنہ میں آج یہاں کھڑا آپ سے یہ مورتی نہ لے رہا ہوتا۔ شکریہ سرلا جی شکریہ!

سرلا دیوی نے پانچوں نام دہرائے پھر خاموشی چھا گئی۔ سرلادیوی نے دانستہ زیادہ توقف کیا تھا تاکہ اس کا ٹی وی اسکرین پر نظر آنے کا دورانیہ بڑھ جائے۔ "مائی ڈیئر نریش۔ سرلادیوی نے سنسنی لہجے میں کہا۔ "پلیز' لفافہ بڑھاؤ ذرا۔"

پھر اس نے نام کا اعلان اتنے زور سے کیا کہ مائیک جھنجھنا اٹھا۔ دیپک کے قریب ہی کوئی شخص کھانسا۔ ایک شخص کو چھینک آگئی۔ کم از کم دیپک کو تو الیکٹرونک آلات کے شور کے سوا کچھ سنائی نہ دیا۔ تاہم اس کے وجدان نے اسے کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اب وہ نام دہرائے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ قریب بیٹھے ہوئے لوگوں نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔ پھر دیپک نے دوسری سمت کی تیسری قطار سے سفید بالوں والے ایک سر کو ابھرتے ہوئے دیکھا۔ وہ متعجب تھا کیونکہ وہ اورنگ زیب تھا جو آہستہ آہستہ اسٹیج کے بائیں جانب والی سیڑھیوں کی طرف جا رہا تھا۔

دیپک کا منہ کھل گیا۔ اس نے اپنے ذہن پر ایوارڈ ہارنے کی صورت میں اپنے ممکنہ رویے کا اسکرپٹ تو لکھا ہی نہیں تھا۔ اسے احساس تھا کہ ہال میں موجود تمام لوگوں اور ٹی وی کیمرے کی نظریں اس پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ بے ساختہ اور بلا ارادہ تالیاں بجانے لگا' پُرجوش جارحانہ انداز میں۔ اردگرد کے لوگ بھی تالیاں بجانے لگے۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اب بھی اپنی نشست پر نہیں بیٹھا ہے (حالانکہ وہ بیٹھ ہی نہیں سکتا تھا) تو وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آڈیٹوریم میں موجود ہر شخص کھڑا ہو گیا۔ تالیوں کی گونج سے در و دیوار ہلے جا رہے تھے۔ اورنگ زیب نے ایوارڈ وصول کر کے حاضرین کا شکریہ ادا کیا تو تالیوں کا وہ طوفان رکا۔

لیکن دیپک کے ہاتھ نہیں رکے۔ وہ سرخ ہو گئے تھے لیکن وہ مشینی انداز میں تالیاں پیٹ رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں اور اس کے رخسار بھیگ گئے ہیں لیکن وہ کچھ بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔

اگلی صبح مشہور خاتون صحافی رینا نے اپنے کالم میں لکھا۔ کل رات دیپک پٹیل نے اپنے سینئر ساتھی اور نگ زیب کو جس طرح دل کھول کر' کھڑے ہو کر داد اور تعظیم و تکریم دی' میں وہ منظر کبھی نہیں بھول سکوں گی۔ دیپک کا یہ شریفانہ انداز اور اسپورٹس مین شپ مثالی ہے۔ فلم انڈسٹری کے لوگوں کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے۔

======== ختم شد ========